والله يهدي من يشاء الی صراط مستقیم

کتاب استقامت

جو از تصنیفات اشهر العلما افضل الفضلا

زبدة المحققین والمدققین جناب حضرت

مولانا و مرشدنا مولوي کرامتعلی صاحب

جونپوری سے ہی

فرمایش سے جناب مولوي عبد الجلیل

صاحب کے احقر العباد نصیر الدین نے

کار پردازی سے منشي احمد علی خان کے

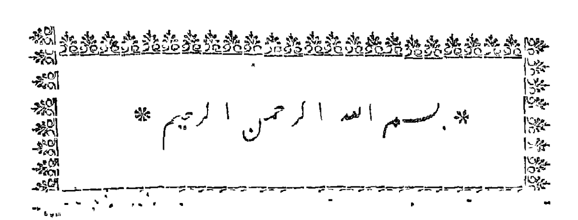
اپنے

مطبع رحمانی

میں سنه ۱۲۸۷ ہجری میں زیور طبع سے مزین کیا

گیزہ مضمون بیان کرتا ہی کہ اُسکے سمجھنے سے سبکوئی اپنے دین اور
ریعت اور مذہب پر پکا ہو جاویگا اور غیر مذہب کے فساد سے
نشاء اللہ تعالی محفوظ رہیگا اور اپنے فرزندون اور مریدونکو
س رسالہ پر عمل کرنیکی وصیت کرتا ہی اور اِس رسالہ کا
سارا مضمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع مین
ستقامت حاصل ہونیکے واسطے ہی اور یہی اصل مقصود
ہل اسلام کے سارے علوم کا ہی مثل فقہ اور عقاید اور تصوف
ور تفسیر اور حدیث اور تجوید اور قراءت اور معانی
ور لغت اور صرف نحو وغیرہ کے اور تھوڑا سا غور کرنے سے
یہ مضمون کھل جاتا ہی اگر کوئی میزان اور منشعب اور کافیہ اور *
شرح ملا اور صراح مین غور کرے تو بلا شبہہ اول سے آخر تک
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کا مضمون بھرا ہی
ور اُن علوم مذکورہ مین جو فقہ سے لیکے علم معانی تک ہی اتباع کا
ضمون کھلا کھلا ہی کچھ غور کرنیکی حاجت نہین مگر چونکہ دین
سلام کی صفت کرنے سے خود بخود کفر کی برائی اور ہجو ہو
اتی ہی اِس سبب سے کافر اور منافق لوگ جیسا کہ فقہ وغیرہ
لوم دینی سے دل سے ناراض ہین ویسا اِس رسالہ کے مضمون
سے دل سے ناراض ہوگے اور مومن لوگ باغ باغ خوش

* هو الهادی *



* بسم الله الرحمن الرحیم *

بعد حمد اور صلوۃ کے فقیر کرامت علی جونپوری از راہ خیر خواہی ہندوستان اور بنگالے کے سارے مسلمانوں کے عموماً اور خصوصاً مسلمانین ساکنان محلہ پتھانی تولہ و متھائی منڈی و چاندگانون وغیرہ محلون کے منضمات شہر اسلام آباد عرف چاتگام کے بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے اور دعای دلی محفوظ رہنے فتنہ و فساد و فریب اور مکر بدمذہبون سے اور ساری بلاؤن اور آفتون سے بچے رہنے کے دین اور شریعت اور مذہب کی حقیقت اور اوسپر مضبوط رہنے کیواسطے شریعت محمدیکی کتابون سے چنکے اس رسالہ استقامت مین ایک مقدمہ اور اکیس مضامین اور ایک خاتمہ مین ایسے

صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے منقول
ہو تاکہ تعریف بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ کی جیسا کہ اہل سنت
وجماعت کے جمہور علما کے نزدیک ثابت ہی اُسکو ہم اس
مقام میں اشعۃ اللمعات اور احیاء علوم الدین اور قول
ابی زرعہ اور حدیقۃ الندیہ اور ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفا
اور کتاب الباعث علی انکار البدع والحوادث سے لکھتے ہیں
وہ یہہ ہی کہ جو کچھ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قیامت تک
پیدا نکالا گیا سو وہ بدعت ہی لغت کی راہ سے سب اُسمیں سے
جو موافق ہی اُنکی سنت کے قاعدوں کے اور قیاس کیا
گیا ہی سنت پر سو وہ بدعت حسنہ ہی اُسکی صورت
یہہ ہی کہ وہ نیا نکلا ہوا کام نیک کام ہو اور فائدہ دینے والا ہو
مومنوں کو مانند منارہ بنانے اور کعبہ شریف کے گرد گرد
چار مصلا بنانے اور قرآن شریف میں عشر لکھنے اور نقطہ
دینے اور سورتوں کا نام لکھنے اور آیتوں کا شمار لکھنے کے
اسواسطے کہ اُنسے مسلمانوں کے واسطے کوئی ضرر اور
حرج نہ پیدا ہوا بلکہ ان کاموں میں مسلمانوں کو واسطے فائدہ
تام ہی * اور جب وہ نیا نکلا کام سنت کے مخالف ہو جیسا کہ
[illegible] کے ایام میں عبادت کرنا اور رسم کا ظاہر کرنا سو ایسا کام

ہو گئے اور مومنین مخلص اور منافق لوگ جدا ہو جاوینگے * مقدمہ
یہہ قاعدے اور پانچ تحقیقوں کے بیان میں پہلا چھہ قاعدے
سنو ان قاعدوں کو ہم شریعت کی کتابونکے مضمون بموجب
لکھتے ہیں تاکہ اگر کوئی شخص ان قواعد کے خلاف فتوا دے
تو لوگ اُس فتوا کا اعتبار ہرگز نہ کریں کیونکہ وہ فتوا
شریعت سے نہیں ملتا اور یہ قواعد جس کتاب سے ہمنے
لکھا ہی اُسکے مقام میں اُس کتاب کا ذکر کرینگے پہلا قاعدہ
یہہ کہ کسی کام کا بدعت ہونا نہونا اور درست نادرست ہونا
اپنی عقل سے کہنا اور غیر مجتہد کو قرآن حدیث سے
مسئلہ نکالنے کے اس امر کے بدعت ہونے نہونے اور درست
نادرست ہونیکا فتوا دینا حرام ہی بلکہ اس بات کو وہ نہیں
تلاش کرتے جیسا کہ قول السدید میں مختارات النوازل سے
لکھا ہی * دوسرا قاعدہ یہہ کہ جو کام کہیں سے یعنے تفسیر
حدیث فقہ اصول فقہ عقائد تصوف کہیں سے منقول نہو اُسکے
مکروہ ہونیکی دلیل یہی اُسکا غیر منقول ہونا ہی دوسری
دلیل طلب کرنیوالا جاہل ہی اور جب کسی دینی معتبر کتاب
میں منقول ہو تو گو کہ مخالف نہ ہو بس وہ منقول ہی * تیسرا
قاعدہ یہہ کہ بدعت صرف اُسی امر کو نہیں کہتے ہیں جو آنحضرت

جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے نہ دیا تھا
اس مضمون کے کہاں جانتے کو اسطے توضیح کے ایک مضمون کا
ترجمہ لکھہ دیتے ہین وہ یہہ ہی فرماتے ہین اور دوسرا قسم
اجماع کا وہ کہ اتفاق کیا امت محمد علیہ السلام کے مجتہدون نے
کسی زمانے مین کسی امر پر سو یہہ اجماع امت محمد علیہ السلام کے
خواص مین سے ہی اسواسطے کہ وہ ختم الرسل ہین اور انکے
بعد وحی آنیوالی نہین ہی اور اللہ تعالی نے فرمادیا * اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ * آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمہارے
دین تمہارا اور اسمین شک نہین کہ وہ احکام جو صریح وحی سے
ثابت ہوئے ہین سو نسبت حوادث واقعہ کے بہت
کم ہین یعنے مسائل شرعیہ کی جو نئی نئی صورتین نکلتی جاتی ہین
سو بے شمار ہین اور نسبت انکے قرآن شریف سے
جو مسئلے ثابت ہوتے ہین سو بہت کم ہین سو اگر ان
حوادث واقعہ کے احکام صریح وحی سے معلوم ہوے اور
اسکے احکام مہمل رہ جاوے تو دین کامل اور پورا ہونا تو
اسواسطے ضرور ہوا کہ مجتہدون کو واسطے دین کے
احکام قرآن شریف سے استنباط کرے اور نکالنے کا
اختیار ملے اماہی* یعنے اللہ تعالی نے اپنے احکام قرآن شریف مین

بدعت سیّئہ اور گمراہی ہی اور کُلّ بدعۃٍ ضلالۃ کا یعنے ہر
بدعت ہی سب گمراہی ہی اِسی ہی بدعت پر عمل کرے اور
لکھاے ہین اب اِس قاعدہ کی شرح مخالفوں کے رد مین سو
وہ یہ ہی کہ جو شخص کہتا ہی کہ سواے شارع کے بیان کے
جو امر کہ اُمت نے نکالا ہی سو سب بدعت سیّئہ ہی کیونکہ اگر
وہ امر دین کا ہوتا تو شارع اُسکا بیان کرتا کیونکہ دین کا
پورا کرنا شارع کا کام ہی اُمت کا کام نہین ہی اور اللہ
تعالی نے اپنے کلام پاک مین فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا
مین نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور یہود نصاری کے احبار
اور رہبان کے نکالے ہوئے احکام کہ جنکی مذمت قرآن شریف
مین وارد ہوئی ہی اور وہ احکام مردود ہین سو اُن احکام کے مردود
ہونے کو اِس اُمت مرحومہ کے نکالے ہوئے احکام کے بدعت
سیّئہ ہونے پر شاہد لاتا ہی سو ایسا شخص اہل سنت
و جماعت مین سے نہین ہی اور دین کے احکام سے نرا جاہل
ہی کیونکہ وہ شخص اجماع کا اور بہت سے احکام شرعیہ کا
منکر ہی اور امت محمد علیہ السلام کے خاصّہ کا منکر ہی اور اُمت
محمدیہ کو جنکو احکام نکالنے کی اجازت شارع نے دی ہی
برابر کرتا ہی یہود و نصاری کے احبار اور رہبان کے ساتھ

تو یہہ بات سچی نصیب ہوتی اور ایسے شخص کو استقامت
کہاں سے ہوگی اللہ تعالی ایسے برے اعتقاد سے
محفوظ رکھے اور توضیح میں اس آیت کا استفسار جماعہ لکھا
یہہ آیت چھٹے سیپارہ سورۂ مائدہ میں ہی آگے
آگے یہہ ہمارا ہی * الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا *
اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے
تمہارے اسلام دین تفسیر مدارک میں لکھا ہی کہ آج کے دن
پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا استطرح پر
کہ تمکو تمہارے دشمن کے خوف سے محفوظ رکھا اور تمکو
اُن پر غالب کیا جیسا کہ بادشاہ لوگ کہتے ہیں کہ آج ہمکو پورا
ملک ملا یعنی ہم جسسے ڈرتے تھے اُسسے محفوظ رہا پورا
کیا میں نے واسطے تمہارے جسکی تم محتاج تھے اپنی تکالیف
میں یعنی احکام شرعی تمکو پورا سکھا دیا حلال اور حرام کی
تعلیم کرکے اور شرائع یعنی احکام اسلام اور قیاس کے
قوانین اور قاعدوں کی توفیق دیکے * انتہی اور تفسیر بیضاوی
میں لکھا ہی کہ آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے
دین تمہارا مدد دیکے اور سارے دینوں پر تمہارے دین کو غالب
کرکے یا قواعد عقائد کے بیان کرکے اور اصول شرائع

بیان کرکے فرمایا کہ یہ جو قرآن شریف میں ہی سو یعنی
اور امت محمد علیہ السلام کے مجتہد لوگ جو فرماویں وہ بھی
سب کا سب میرا حکم ہی ہو اس میں امت پر بڑی کشادگی ہوئی
کہ انکو ہر مسئلہ کا جواب قیامت تک ملتا رہا اور کسو وقت میں
حیران نہوینگے تب ایسی نعمت کو عطا فرماکے فرمایا کہ آج کے دن پورا کیا
میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور کیا ایسی نعمت کا خزانہ
بالکل اپنے بانٹوں کے لیئے اس امت مرحومہ کے مجتہدوں کے
پاس جو میاں انبیای بنی اسرائیل کے تھیں سپرد کردیا
کہ تمکو قیامت تک اسمیں سے نکال نکال کے نعمت دیا کریں
اور پھر تمکو کسی کتاب اور کسی رسول کی انتظار نہ کرنا پڑے
بخلاف اگلی امت کے کہ انکے پاس ایسا بانٹ اور خزانچی نہ
چھوڑا وے لوگ نئے حادثہ کے واقع ہو سکے وقت میں حیران
ہوتے تھے اور خاتم النبی صلعم کی انتظار کرتے تھے * بوا سے
اس حکم کے بعد جو شخص بانٹوں اور خزانچیوں سے
نعمت نہ لیگا سو یہود و نصاری کیطرح سے حیران ہوگا بلکہ
اسے بھی بدتر اسکا حال ہوگا کہ وے لوگ تو خاتم
النبی صلعم کی انتظار کرتے تھے اور انکے آنیکی بشارت
سے اپنے دل کو تسکین دیتے تھے اور یہ شخص کہ

یا چھٹے طبقے کے فقہا سے[۳] منقول ہو یا حرمین شریفین کے
لوگوں کا جس پر عمل ہو یا[۴] اہل مدینہ کا جس پر اجماع ہو اُسکو
منقول سمجھو کیونکہ ان چار گروہ معتمد اکثر غیر منقول کا حکم
دیتے یا اُس پر عمل کرے یا اُس پر اجماع کرے تو فقہا اِن چارو
کی تابعداری اور موافقت کا حکم نہ دیتے سو تیسرے اور چھٹے
طبقے کے فقہا کی تابعداری کا حکم در مختار اور ردالمحتار میں
دیکھو اور اہل حرمین کے عمل کی موافقت کا حکم فتاوی قاضیخان
میں دیکھو اور اہل مدینہ کے جس پر اجماع کریں اُسکو سنت
جاننے کا حکم مدارج النبوۃ میں دیکھو اِس تیسرے قاعدے
کا مضمون اُسیکو فائدہ کریگا جو فقہ کا معتقد ہی اور جو شخص
فقہ کا منکر ہی اُسکو فائدہ نہی کریگا اور اُسسے ہمسے کچھ
کام بھی نہیں کیونکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا جیسا کہ
تیسرے مضمون میں فقہ کے منکر کا کافر ہونا معلوم ہوگا[۴] چوتھا
قاعدہ اِس زمانے میں کوئی مفتی نہیں ہی کیونکہ مفتی ہونیکی
شرط ہی مجتہد یا متبحر ہونا تو جو شخص مجتہد یا متبحر ہی وہی
مفتی ہی[۵] پانچواں قاعدہ یہہ کہ اِس زمانیکے مفتی پر جسے بسبب
ضرورت کے سوا پوچھنا درست ہی واجب ہی کہ استفتا کے
جواب میں فقہ کی عبارات بطور حکایت کے نقل کردے

یعنی اصول فقہ کے پہچاننے کی توفیق آدمی کو اور قوانین اجتہاد
کے پہچاننے کی توفیق دیکے * انہیں دونوں تفسیروں اور توضیح
کے مضمون سے اس امت کے مجتہدوں کو قیاس اور
اجتہاد سے مسائل فقہی نکالنے کی توفیق اور اختیار دینا ثابت
ہی * والحمد للہ علی ذلک * اب معلوم ہو جو اس سب کتاب کی
کے جو اس تیسرے قاعدہ کے اول سے یہاں تک مذکور
ہوئی اپنے عمل کا مشروع ہونا ثابت نہ کر سکے مثل فاتحہ
وسمبہ اور عرس وغیرہ بدعات کے تو اسکو اس عمل سے
سوائے توبہ کرنیکے کچھ چارہ نہیں کیونکہ بدعت سیئہ سے توبہ
کرنا واجب ہی جیسا کہ بیان ہوا ہی اور جو عمل کہ ان کشادہ
قاعدوں میں سے ایک سے بھی ثابت ہو مثل مولود شریف
اور قرآن شریف کے نقطے اور اعراب کے اور تسلیم
بعد اذان کے اور قیام واسطے داخل کے وغیرہ ایسے عملوں
کے جو بدعت حسنہ ہیں تو اس عمل کے بدعت کہنے سے سوائے
سکوت کے کچھ چارہ نہیں کیونکہ بدعت حسنہ سے توبہ کرنا
واجب نہیں ہی جیسا کہ بیان ہوا ہی باقی یہ مضمون یاد رکھنے
کے قابل ہی کہ معقول ہوتے نہ ہونے کا پہچاننا بھی مجتہد لوگوں
اور چوتھے طبقے کے فقہا کا کام ہی سو جو مسئلہ مجتہدوں

کرتے اور ملامت کرنیکو درست نجانتے جیسا کہ اشعۃ اللمعات
شرح مشکوٰۃ میں باب الامر بالمعروف میں اِسکی تصریح
ہی اب نصیحت سو پہلی نصیحت اِس زمانے میں بعضے لوگ
بڑی غلطی میں پڑے ہیں کہ کسی امر حادث فی الدین میں یعنے
جو دین کے کام میں یا کام نکالا ہی اُسکے درست یا نادرست یا
بدعت غیر بدعت ہونے میں جب فقہ میں اختلاف پاتے ہیں
تب اُس امر کے بدعت ثابت کرنیکے واسطے بدعت کی برائی
کے بیان کی حدیثیں اور قواعد طول طویل نقل کرتے ہیں
اور اُن قواعد پر قیاس کرکے اُس امرکو بدعت سیئہ باعدہ
ہونیکا آپ فتوا دیتے ہیں سو یہہ پہلے قاعدہ کے خلاف ہی اور
اُنکے مخالف لوگ جب اِس امر حادث فی الدین کا کچھ ذکر
کہیں نہیں پاتے ہیں تب اُسکے منع ہونیکی دلیل مانگتے ہیں سو یہہ
دوسرے قاعدہ کے خلاف ہی اور یہہ جو کہتے ہیں کہ اصل سب
چیزوں کی مباح ہی جب تک کہ اُسکی نہی نہ ثابت ہو تو اُنکا جواب
یہہ ہی کہ اول تو اہل سنت کے نزدیک اصل اشیا میں توقف
کرنا ہی اور دوسرے یہہ کہ شارع نے کہول کے فرمایا کہ جو
کام حادث فی الدین ایسا ہو کہ مصدر دین سے نہو یعنے
شریعت میں کہیں سے ثابت ہو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اُس مسئلہ کا مختلف اور متعلق ہونا بھی نقل کردے
اور فقہ کی کتاب میں جس قول کی ترجیح پاوے اُسکو لکھ دے
اور اگر ترجیح نپاوے تو ویسا ہی چھوڑ دے اور ہر ایک
پر عمل کرسکو برابر جانے پھر اگر وہ امر عبادت کے باب میں
ہی تو درست کہنے والیکے قول پر عمل کرے جیسا کے آخر الظہر کا
پڑھنا اور اگر کھانے کے باب میں ہی تو وسیع کرنیوالیکے قول پر
عمل کرے جیسا کہ طاؤس کا گوشت نہ کھانا اور اگر مستحب
اور حرام میں اختلاف ہی تو حرام کہنے والیکے قول پر عمل کرے
جیسا کہ حنفی کو رفع یدین نکرنا اسطرح سے جس کے قول پر
عمل کرنا موجب عداوت اور ترک کا موجب میں ہو اُسپر عمل
نکرے جیسا کہ داخل ہونے آنیوالے کیواسطے قیام کرنیکو کوئی منع
کرتا ہی کوئی درست کہتا ہی تو وسیع کرنیوالیکی بات پر عمل نہ کرے
جیسا کہ ردالمحتار کے کتاب الحظر والاباحۃ میں اس مضمون
کی تصریح ہی چھٹا قاعدہ اپنے اگلے بزرگوں کے مختلف
قول میں ایک کی خطا نپکڑے اور دوسرے کے قول کو ترجیح
نہ دے تاکہ دونوں کے قول کو نقل کردے اور علما کے اختلاف
کو رحمت سمجھے اور دونوں جانب کو سیدھی راہ پر سمجھے
اور مختلف اقوال پر احتساب کو لیے تعزیر کرنے اور انکار

آنحضرت صلعم کی اتباع اور محبت کی شان ہی ایسی ہے اسواسطے صحابہ لوگ اپنے شاگردوں سے جو وے بہ اور مجتہد تھے دعا پوچھتے تھے اور لوگوں کو انسے دعا پوچھنے کی ترغیب دلاتے تھے کیونکہ رسول اللہ صلعم کی صحبت کی برکت سے اور وحی اترنے کا زمانہ پانے کی برکت سے انکو ایمان کامل اور بڑی اخلاص حاصل تھی اور اپنے نام و نشان اور فخر کرنے اور اپنی بات کی پچ کرنے سے انکو اللہ تعالی نے پاک اور محفوظ رکھا تھا اسی سبب سے وے لوگ اپنے مجتہد شاگردونکی تقلید سے انکار اور شرم نہیں کرتے تھے کیونکہ وے لوگ جانتے تھے کہ انکی تابعداری عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری ہی کیونکہ یے لوگ انکے وارث اور نائب ہیں سبحان اللہ کیسا ہمارا دین خالص ہی کہ اس دین میں حس کا شرک مطلق باقی نہیں رہتا اللہ اور رسول کی فرمانبرداری اور رضا کیواسطے مجتہد لوگ صحابہ کی شاگردی کرتے تھے اور انکی روایت کی حدیث سے فقہی مسئلہ نکالتے تھے اور صحابہ لوگ انکے اجتہادی مسئلہ پر عمل کرتے تھے جیسا کہ عوارف المعارف کے تیسرے باب میں اسی مضمون کی تصریح ہی پھر درمختار اور اسکے حاشیہ ردالمحتار میں

کسی امر کا بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا جو کچھ کہ فقہ سے بالاتفاق
یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو سو معتبر ہی اپنی عقل کے خلاف
ہو یا موافق اور فتوا دینے والا بھی اتفاق اور اختلاف کا بیان
کر دے سوا ایسے مذکور لوگوں کا دلائل اور قواعد بیان کرنا
شیطان اور نفس کی پیروی کرنا اور سر دلوں کا پیشہ ہی
کیونکہ اُن دلائل اور قواعد میں اُس امر محدث یعنی نئے نکالے
ہوئے کام مذکور کا نام مذکور نہیں ہی تو آخر کو قیاس کر کے
ایک بات کہتے ہیں اور خود حرام میں پڑتے ہیں کیونکہ غیر مجتہد
اور غیر متبحر کو فتوا دینا حرام ہی ہاں جیسا کہ فقہ کی کتاب میں
ہی ویسا ہی نقل کر دے بشرطیکہ ٹھیک سمجھنا اُس کا جو کہے
سے زیادہ ہو جیسا کہ قول السدید المعبد میں مختارات
النوازل سے نقل کیا ہی تو یہ بھی فقہ بجانے کا سبب ہی اور
یہ حرکت اُسکی چوتھے اور پانچویں قاعدہ کے مخالف ہی اور
خلاصہ فقہ جاننے کا یہ ہی کہ دونوں فرقے اُس امر کا نام لے کے اُسکا
بدعت حسنہ یا سیئہ ہونا فقہ کی کسی کتاب سے نقل کر دیں
جو فرقہ نقل نہ کر دیگا وہ شیطان کی راہ پر ہی کیونکہ پانچویں
قاعدہ کا مخالف ہی اور جو فقہ سے ثابت ہو اُسی سے دل کی
اطمینان اور تسلی کا ہونا اور اُسی پر استقامت رکھنا

سبب سے ہے اور ہمارے صحابہ سب ہی راہبر ہیں اور
کے اختلاف میں رحمت ہے تو اس لیے اپنے مذہب پر استقامت
کرنا ہی آنحضرت صلعم کی پوری اتباع ہے اور اسکے خلاف
نا اپنے نفس کی اتباع ہے اور جیسا کہ اللہ تعالی کے سارے
احکام پر ایمان لانا اور اسکو قبول کرنا ضرور ہے اور
اعتراض کے فرض ہے ویسا یہ حکم بھی فرض ہے ہر حکم کا علم سوائے حضرت
وائے اللہ اور رسول کے کسیکو معلوم نہیں اگر کوئی اعتراض
کرے کہ کیا سبب ہے کہ بکری حلال اور سور حرام اور کیا
سبب ہے کہ وضو میں کہنی تک ہاتھ دھونا فرض ہوا اور
صبح کو دو رکعت فرض ہوئی اور ظہر عصر عشا میں چار رکعت
اور مغرب میں تین رکعت وعلی ہذا القیاس جتنے احکام کا کوئی
سوال کرے تو سب کا جواب ایک ہے کہ شارع کا حکم ایسا ہی ہے
اس کا سبب وہی جانے ہمکو حکم ماننے کا حکم ہے اسکے علم
ڈھونڈنے کا حکم نہیں اس لیے ایمانی مضمون یاد رکھیں اور یہ بات
یاد رہے کہ مقلد جو ایک مذہب پر استقامت اختیار
کرتے ہیں سو اپنے علم کی تحقیق کے حق ہونے کے سبب سے نہیں ہے
بلکہ اپنے امام کے علم کی تحقیق کے حق ہونے پر ظن غالب کے
سبب سے ہے تو استقامت کے یہی معنے ہیں کہ اگر کوئی شافعی

جو فقہا کے سات طبقے کا بیان کیا ہے اور ساتویں طبقے والوں
پر اوپر کے چھٹو طبقے والے فقہا کی تابعداری کو فرض لکھا
ہے سو یہہ تابعداری بھی عین رسول اللہ صلعم کی تابعداری
ہی غرض جنکی تابعداری میں رسول اللہ صلعم کی تابعداری
کی بو یہہ پاوینگے اُسکے دامن سے لگے رہینگے جیسا کہ محدثین
مفسرین متکلمین بیان کیے کہ حدیث اور قرآن کی لغت کے
مصنفوں کے دامن سے لگے رہینگے اور اسواسطے مدینہ کے لوگوں
کا اجماع جسکام پر دیکھیں لگے ہیں اُسکو حدیث جانیگے آنحضرت
صلعم کے فرمانے کے سبب سے اسکا بیان مدارج النبوۃ
میں دیکھو غرض جنکی تابعداری میں آنحضرت کی تابعداری
کی بو پاوینگے اُنکو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے اُنکی تابعداری
کرینگے سو آنحضرت صلعم نے جو ایک خط سیدھا کھینچ کے
اُسکو صراط مستقیم فرمایا اور داہنے بائیں جو خطیں کھینچا
اُسکو شیطان کی راہ بتایا سو صحابہ اور تابعین اور مجتہدین
اور ساتو طبقہ والے فقہا کی اور فقہی کتابوں کی وغیرہ
مذکور لوگوں کی تابعداری کرنیوالا صراط مستقیم پر ہے اور اُس
نا تابعداری سے منہہ موڑنیوالا شیطان کی راہ پر ہے اور
مجتہدوں کا اختلاف بھی صحابہ کی روایت میں اختلاف ہونیکے

عام لوگ اُس کتاب کو دیکھہ لیں گے اور عوام کیواسطے
اُسکا خلاصہ کفایت ہی اب اُسکا خلاصہ کیا ہوا ترجمہ سنو
مقدمہ میں فرماتے ہیں قولہ یعنے مصنف درمختار کا یہہ قول کہ
اختلاف یعنے مجتہدون کا اختلاف فروع میں یعنے فقہی مسئلوں
میں اللہ تعالی کی رحمت کے آثار میں سے ہی مطلق اختلاف کا
یہہ بیان نہیں ہی کیونکہ عقائد میں اختلاف کرنے سے تو مذہب
جدا ہو جاتا ہی اور موجب گمراہی کا ہوتا ہی اُسمین رحمت کا
آثار کس طرح سے ہوگا اور فقہی مسئلوں میں اختلاف موجب
رحمت کا ہی اسواسطے کہ اختلاف ائمہ ہدی یعنے د[illegible]
اماموں کا لوگوں کے. اسواسطے کشادگی کرتا ہی جیسا [illegible]
کے اول میں ہی [illegible] قول اشارہ کرتا ہی [illegible]
کیطرف جو لوگوں کی زبان پر مشہور ہی اور [illegible]
اختلاف اُمتی رحمة اختلاف [illegible] ہی
مقاصد حسنہ میں کہا کہ اس [illegible] بیہقی نے
سند منقطع کے ساتھہ [illegible] تعالی عنہما سے اس
لفظ سے فرمایا رسول [illegible] جناب نے تذکرنا اللہ
میں نے اُسکے موا[illegible] کو آجتک تلاش کرنے
کیواسطے عمر لگائی [illegible] اگر ہو و[illegible] کتاب

مذہب رفع یدین کے مسئلہ کو ترجیح نہ دے سکے اور کسی
حنفی عالم سے بحث کرنے میں لاجواب ہو جاوے تو رفع یدین
کو ہرگز نہ چھوڑے اور کہے کہ اس حنفی عالم کا علم
ہمارے علم سے زیادہ ہے ہمارے امام کے علم سے زیادہ
نہیں اور ہم اپنے علم کی تقلید نہیں کرتے ایسا اگر کریگا
کہ بحث میں کبھی ہار جاویگا اُسکا مذہب اختیار کر لیگا
تو کبھی استقامت حاصل نہ ہوگی تاکہ ایسی عقل والے کو
دین محمدی پر استقامت کا حاصل ہونا میسر ہوگا و علی ھذا القیاس
اگر حنفی عالم شافعی عالم سے لاجواب ہو جاوے تو رفع یدین کو
ہرگز اختیار نہ کرے اور وہی بات کہے جو اوپر مذکور ہوئی الغرض
دینی کتابوں سے یہی ثابت ہے کہ سب مذہب والے سیدھی
راہ پر ہیں اور سب اللہ تعالی کی رضامندی کے طالب ہیں
۴
دوسری بحث اب اس مقام میں ذرا اختصار کی وہ عبارت
جس سے کہ اجتہاد کو قوت ہوتی ہے اور اپنے اپنے مذہب
پر مضبوط رہنا امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے ثابت ہوتا
ہے اور یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اس زمانے میں جو لوگ
ہو الگنے ہیں سو شوا نہیں ہے تاکہ حنفی کے کلام کا نقل کر دیا ہے
سو اُس عبارت کا پورا ترجمہ اس مقام میں ضرور نہیں

سے ہر مذہب والے سب سیدھی راہ پر ہیں اور اگر اختلاف نہ ہوتا
اور عمل کرنیکا ایک ہی طریق ہوتا اور اُس طریق پر ہر ایک
کو چلنے کی طاقت نہ ہوتی تو بہت سے لوگ اُس طریق پر چلنے سے
محروم رہتے اور خطیب نے روایت کیا کہ ہارون رشید نے
امام مالک رحمہ اللہ سے کہا کہ یا ابا عبد اللہ ہم اِن کتابوں کو لکھیں
یعنے آپ کی تصنیفات کو لکھیں اور اسلام کے سارے
ملکوں میں اُسکو پھیلاویں اور ساری اُمت کو اُسی پر عمل کرنیکو
کہیں سو امام مالک نے کہا کہ یا امیر المؤمنین بیشک اختلاف
علما کا ایک رحمت ہے اللہ کی طرف سے اِس اُمت پر ہر کوئی
پیروی کرتا ہے اُس چیز کی جو صحیح ہے اُسکے نزدیک اور
وے سب کے سب سیدھی راہ پر ہیں اور وے سبکے سب
اللہ تعالی کو چاہتے ہیں انتہی پھر آگے رسم مفتی کے یعنے مفتی
کے مفتی یہ مسئلہ پر لکھنے کی شامی کے بیان میں فرمایا کہ بیشک
اصولی لوگوں کی رای اِس بات پر قرار پائی ہے کہ مفتی جو ہے
سو مجتہد ہی ہے یعنے فتوا دینا صرف مجتہد کا کام ہے لیکن غیر مجتہد
جسکو مجتہدوں کے قول یاد ہیں سو وہ مفتی نہیں ہے اور اُسپر واجب
ہے کہ جب اُس سے کوئی مسئلہ پوچھے سو مجتہد کے قول کو ذکر
کردے مثلا امام اعظم کے قول کو ذکر کردے بطریق حکایت کے

لدیئیں تو میری سنت ہمیشہ موجود رہیگی پھر اگر اس مسئلہ
کے بیان میں میری سنت نہو تو اسپر عمل کرو جو میرے اصحاب
نے کہا بیشک میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں آسمان پر
جس کسیکے قول پر عمل کروگے ہدایت کی راہ پاؤگے اور اختلاف
میرے اصحاب کا تمہارے واسطے رحمت ہی اس حدیث کو
اس جماعت محدثین لائے ہیں اس لفظ کے ساتھ کہ اختلاف
میری اُمت کا رحمت ہی لوگوں واسطے اور کہا ملا علی قاری نے
[illegible]وطی نے کہا روایت کیا اسکو نصر مقدسی نے حجت میں
[illegible]ی نے رسالہ اشعریہ میں بغیر سند کے اور روایت کیا
[illegible] کو حلیمی اور قاضی حسین اور امام الحرمین وغیرہم
[illegible] کہ یہہ حدیث مروی ہو حدیث کے حافظوں کی
[illegible] کہ ہم تک نہ پہنچی ہو اور سیوطی نے عمر
بن [illegible] کہا کہ وے کہتے تھے کہ اگر اصحاب محمد
صلی [illegible] نکرتے تو ہمکو کون چیز خوش
کرتی اسواسطے [illegible] اختلاف نکرتے تو رخصت
نہوتی بعد روایت [illegible] کے سبب سے دین میں
آسانی ہی اور ایک ایک [illegible] کرنے کا کوئی طریق ہی
سکے جو طریق میسر ہو آس[illegible]ت ہی اسی سبب

ہفتم کے مضمون کا ترجمہ لکھے ہیں اسواسطے کہ حضرت مجدد رضی
ہمارے مقتدا ہیں کیونکہ ہمارے پیران پیر میں سے ہیں بلکہ جتنے اہل سنت
و جماعت ہیں اگرچہ طریقہ مجددیہ میں داخل نہیں ہوئے ہیں
وے لوگ بھی سب کے سب حضرت مجدد کے کلام کو قبول
کرتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ ترجمہ یہ ہے فرماتے ہیں کہ
جو بات ہم پر اور تم پر لازم ہے یعنے واجب ہے پہلے یہ ہے کہ
درست کرنا اپنے عقائد کا موافق کتاب اور سنت کے اس
طور پر کہ علماء اہل حق یعنے اہل سنت و جماعت نے کتاب
اور سنت سے اس عقائد کو سمجھا ہے اور کتاب اور سنت
سے اسکو نکالا ہے اسواسطے کہ ہمارا اور تمہارا سمجھنا اگر
اہل سنت و جماعت کے علما کے فہم کے موافق نہ ہو تو وہ اعتبار
کے قابل نہیں ہے کیونکہ جتنے مبتدع اور ضال یعنے بدعتی اور
گمراہ لوگ ہیں وے سب کے سب اپنے احکام باطلہ کو یعنے
اپنی بدعت اور گمراہی کی باتوں کو کتاب اور سنت سے
سمجھے ہیں اور اسی سے نکالے ہیں اور حقیقت میں وہ
جھوٹھ ہوتی ہیں اور ان باتوں سے حق دین کا کچھ فائدہ نہیں
ہوتا اور دوسرے یہ ہے کہ احکام شرعیہ کا یعنے فقہ کا علم
حاصل ہو مثل حلال اور حرام اور فرض اور واجب کے اور

تو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے زمانہ میں موجود لوگوں کا جو فتوا
ہوتا ہے سو فتوا نہیں ہے بلکہ وہ مفتی کے کلام کو نقل کرتا ہے
تاکہ فتوا پوچھنے والا اُس پر عمل کرے اور مجتہد کے قول کے
نقل کردینے کا دو طریق ہے ایک یہہ کہ مجتہد کا قول اُسکو بطریق
سند کے یاد ہو یعنے اُسنے حسن اُستاد سے سنا ہے اُسکی سند
امام تک ملی ہو دوسرا یہہ کہ جو کتاب مشہور ہے اور عالم لوگ
اُسکو پڑھتے چلے آئے ہیں مانند محمد بن حسن کی کتابوں کے اور مانند
اُسکے جو کتابیں علما کے نزدیک معتبر اور عمل کے قابل ہیں یعنے
جیسا کہ ہدایہ شرح وقایہ وغیرہ ہے اُنہیں کتابوں سے امام کا
قول ذکر کردے اسواسطے کہ یہ کتابیں بجاے حدیث متواتر یا
مشہور کے ہیں انتہی قول السدید میں مقام کے فتوا
دینے کے حکم کے بیان میں مختارات النوازل سے ایسا ہی لکھا
ہے سبحان اللہ اس بیان سے کیسا دل کو تسکین ہوگئی اور
طرح طرح کی شک دفع ہوگئی اور معلوم ہوا کہ یہہ علما کا اختلاف
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے موافق ہے اور اسی اختلاف
میں اُمت پر رحمت ہے تیسری نصیحت ان سب مضامین
مذکور کی تائید کیواسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف
ثانی قدس سرہ کے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب صد و پنجاہ و

و جماعت کے فرقے سے جدا ہوگا یا فقہ کا منکر ہوگا یا چاروں مذہب
کا منکر ہوگا یا ایک شخص معین کی تقلید کو واجب نہ کہتا ہوگا
اُسکو جاہل اور گمراہ جانینگے اور جاہل لیوینگے کہ حقیقت میں
وہ شخص قرآن شریف اور تفسیر کے علم سے اور حدیث
شریف کے علم سے اور اُسکی شرحوں سے اور فقہ اور
اصول فقہ وغیرہ علوم دینی سے واقف نہیں ہی اور اگرچہ
اُسنے اُن علوم کو پڑھا ہوگا تو اُسنے سمجھا نہیں ہی اور وہ
شخص جہل مرکب میں گرفتار ہی یعنی وہ نہیں جانتا ہی اور جانتا
ہی کہ میں جانتا ہوں اسی سبب سے اپنے دین اور مذہب
کو بھی برباد کیا ہی اور جو اُسکی بات سنتا ہی اُسکا دین
اور مذہب بھی برباد ہوتا ہی اور ایسے شخص کی برائی ثابت
ہونیکے واسطے اعتقاد رکھنا بس ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام معجز نظام کے موجب ایسا شخص گمراہ اور جہنمی ہی
اور ایسا شخص جب تک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی
حدیثوں کی مخالفت نہ کریگا تب تک اُسکا مذہب درست نہوگا
اُن حدیثوں کا ہم شامل سا دینے ہیں اور اُنکا ترجمہ اور شرح
مختصر کرکے لکھتے ہیں اُن حدیثوں کو لوگ اُنکے مقام میں اشعۃ
اللمعات شرح فارسی مشکوٰۃ میں مع اُنکے معنے اور شرح

تیسرے یہہ ہی کہ احکام شرعیہ کے موافق عمل کرے اور چوتھے
یہہ ہی کہ تصفیہ اور تزکیہ نفس کا حاصل کرے جو صوفیہ کرام قدس اللہ
اسرارہم کے ساتھہ خاص کیا گیا ہی یعنے علم تصوف میں اُسکی
علاج اور اُسکا بیان ہی تو جب تک کہ عقائد کو درست نہ کرینگے
تب تک احکام شرعیہ کا علم فائدہ نہ کریگا اور جب تک کہ
عقائد درست نہو گا اور احکام شرعیہ کا علم ہوگا تب تک عمل
فائدہ نہ کریگا اور جب تک کہ یہہ تینوں میسر ہوگے یعنے جب تک
عقائد درست ہوگا اور احکام شرعیہ کا علم ہوگا اور اُس
علم کے موافق عمل نہو گا تب تک تصفیہ اور تزکیہ محال ہی اور
ان چار ورکن کے سوا اور ان چار ورکن کی پوری کرنے والی
جو چیزین ہیں اُنکے سوا منا سب ہی کہ وہ فرض کی پوری اور
کامل کرنے والی ہی اُسکے سوا جو کچھہ ہی سو سب فضول ہی اور
مالا یعنی یعنے بیفائدہ کے کام میں داخل ہی اور حدیث میں وارد
ہی کہ مرد کے اسلام کی خوبی میں سے ہی اُسکا ترک کرنا مالا
یعنی کو یعنے بیفائدہ کے کام کو اور اُسکا مشغول رہنا ہی اُس
چیز میں جو اُسکو فائدہ دے انتہی * اب اُمید ہی کہ اگر ہمارے
دینی بھائی لوگ اس مقدمہ کے ہمارے مضمون میں اور
ایک سو مضمونوں کے مضمون میں غور کرینگے تو جو شخص اہل سنت

رہتے کی اور پناہ کی جگہہ بنالیتا ہی اور اُسکی طرف پھرکے
جاتا ہی جسوقت کہ ظاہر ہوں فتنے اور کفر اور فساد والے غالب
ہوں یا یہہ بیان فرمایا آخری زمانہ کا دجال کے نکلنے کیوقت کا
جیسا کہ پناہ ڈھونڈھتی ہی پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر بیشک
دین پیدا ہوا ہی غریب اور ہوجائیگا اور قریب ہی کہ پھر ویسا
ہی ہوجاویگا جیسا کہ پیدا ہوا تھا سو خوشی اور تحفہ ہو جیو
غریبوں کو اور غریب لوگ وہی ہیں جو سنوارتے ہیں اُس
چیز کو کہ بگاڑ دیا ہی لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں سے
روایت کیا اِس حدیث کو ترمذی نے تیسری حدیث
اُسی باب کی دوسری فصل میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت ہی اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے * اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی
ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رواہ
الترمذی * بیشک اللہ تعالی جمع نہیں کرتا ہی میری اُمت کو
یا فرمایا اُمت محمد کو گمراہی پر اور یہہ ایک ایسی خاصیت
اور نعمت ہی کہ پروردگار تعالی نے اِس اُمت مرحومہ کو
اُسکے ساتھ مخصوص کیا ہی کہ جب پر اِس اُمت کے لوگ
اتفاق کریں وہ ... اور ... ہو اور ... رت اور

کے دیکھو یعنی پہلی حدیث مشکوٰۃ مصابیح میں باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ کی پہلی فصل کے آخر میں ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے* اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ
اِلٰی جُحْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ * بیشک ایمان سمٹ جاتا ہے اور
کھسکتا ہے اور پھر کے جاتا ہے مدینہ کی طرف کہ ایمان کا اصلی مقام
مدینہ ہے جیسا کہ پھر کے جاتا ہے سانپ اپنی بل کی طرف یہ
حدیث بخاری مسلم دونوں میں ہے دوسری حدیث اسی
باب کی دوسری فصل میں عمرو بن عوف سے روایت ہے
اُسنے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے * اِنَّ الدِّیْنَ
لَیَأْرِزُ اِلَی الْحِجَازِ کَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا وَلَیَعْقِلَنَّ
الدِّیْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِیَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ
اِنَّ الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ
وَهُمُ الَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ سُنَّتِیْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ * بیشک دین سمٹ جاتا ہے اور کھسکتا ہے اور
پھر کے جاتا ہے حجاز کی طرف جیسا کہ پھر کے جاتا ہے سانپ اپنی
بل کی طرف یہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک حجاز کہلاتا ہے اور
یعنی کام یاد آتی ہوئی تھا دین میں حجاز سے اور آسکو اپنے

عالماہیں اور جو شخص اکیلا پڑے جماعت سے اور سواد اعظم
یعنے مسلمانوں کی بھاری جماعت سے باہر ہو جاوے وہ
ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش دوزخ میں اس حدیث کو
روایت کیا ابن ماجہ نے ان چارو حدیث کے مضمون سے اہل
سنت و جماعت کے سوا سب فرقوں کا رد ہو گیا کیونکہ اہل
سنت و جماعت اجماع کی پیروی کرتے ہیں اور اہل سنت
و جماعت کی بھاری جماعت ہی اگر سارے گمراہ فرقوں کے لوگ
شمار کئے جاویں تو وے سب مل کے اہل سنت و جماعت
کے ایک اکیلے فرقے سے بہت کم ٹھہرینگے دال میں نمک برابر
بھی نہ ٹھہرینگے اور یہہ بات بدیہی ہی عیاں راچہ بیان اور
دوسرے یہہ کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک اور
اُنکی فقہ کی کتابوں میں حرمین شریفین کے لوگوں کی موافقت
کا بڑا اعتبار ہی اور باقی جتنے گمراہ فرقے ہیں وے سب حرمین
شریفین کا نام لینے سے جل کے خاک ہو جاتے ہیں اور
بعضے لوگوں نے جو اپنے بعضے رسالوں میں حرمین شریفین کے
لوگوں کی خیر خواہی سے اُنکی بعضی بدعت کا ذکر کر دیا ہی اور
اُسکے باوجود وے لوگ اُنکی موافقت کے معتقد ہے اور حق
یہہ ہی کہ حرمین شریفین کے لوگوں کے عبادات کے کام

احسان اللہ تعالی کا جماعت پر ہی اسی عبارت سے مراد
ہی حفظ اور نصرت اللہ تعالی کی یعنی حق تعالی اہل حق کو
خلق کی ایذا سے اور دین کے دشمنوں کے خوف سے
محفوظ رکھتا ہی اور احکام کے استنباط کرنے کی اور حق کے
دریافت کرنیکی توفیق دیتا ہی اور جب اصول اور عقائد میں
اختلاف کرتے ہیں اور متفرق ہوتے ہیں تب اللہ تعالی اپنی
حفظ اور عصمت اور شبہہ کو اُنسے دور کرتا ہی اور
عذاب سے بچاتا ہی اور اُنکے احوال کو فاسد کرتا ہی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم جس
طریق پر تھے اُس سے باہر کر دیتا ہی اور جو شخص اکیلا پڑے
جماعت سے اور سواد اعظم یعنی مسلمانوں کی بھاری جماعت
سے باہر ہو جاوے اور ڈالا جاوے اور جا پڑے آتش
دوزخ میں چوتھی حدیث اسی حدیث کے بعد روایت ہی
عبداللہ بن عمر سے اُسنے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے * اتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة * پیروی کرو تم لوگ بھاری جماعت کی
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں خواہش
دلائی اُس بات کی پیروی کرنیکی جسطرف بہت سے

سے اپنے ہی مذہب کے امام کے ساتھ اقتدا کرنے کو احتیاط
اور افضل ثابت کیا ہی اگرچہ دوسرے مذہب کے امام کے
ساتھ پڑھ لینا مکروہ نہیں ہی جب تک کہ وہ امام ہمارے مذہب
میں جو فرض ہی اُسکی رعایت کو ترک کرے یہ مختصر طور
خلاصہ کے لکھا جو چاہے اُس کتاب میں باب الامامہ میں اِسکی
تفصیل دیکھے سو بعضے نادان لوگوں نے اُس بعضے کے مضمون
کو نہ سمجھ کے حرمین شریفین کے لوگوں کی موافقت کو
ہمارے اعتبار سے ساقط ٹھہرایا بس اُن لوگوں کے گمراہ ہونیکی
یہی دلیل اور نشانی کفایت ہی ایسے گندے لوگ قدم بقدم
بدمذہب کے ہیں جو سنی مصلحت اب اِس مضمون کی تائید کو واسطے
اشعۃ اللمعات میں حضرت محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی
قدس سرہ نے جو مضمون لکھا ہی ہم اُسکی بجنسہ عبارت
لکھ دیتے ہیں وہ یہ ہی کہ باب اور فضائل مذکورہ میں جو عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت ہی اور اُسکے
شروع میں خط لنا کا لفظ ہی سو اُسکی شرح میں فرماتے ہیں
پوشیدہ نماند کہ افتراق اُمت بہفتاد و سہ فرقہ در حدیث صحیح
وارد شدہ است لیکن نہ بایں طریق کہ در مدارک گفتہ تاکہ
در موافقت گفتہ است کہ کبار فرق اسلام ہشت است

کے سوا دوسرے کام میں اگر کوئی کام مقرر ہوتا ہو تو مکروہ
ہی مگر اُس کام کو بدعت کہنا نہ کہنا بھی بڑے محقق اور معتبر
عالم کا کام ہی ہر ایک کو اُسکے بدعت کہنے میں جرأت کرنا
درست نہیں بسبب ادب مصالحتین احادیث اور وجہ کے
اور اہمال حرمین کے عبادت کے بعضے کام میں جو بعضے بڑے
لوگوں نے کراہت ذکر کیا ہی سو اُسکا یہ حال ہی کہ بعد بڑی
تحقیق کے وہ کام مکروہ نہیں ثابت ہوا مثلاً چار جماعت جو وہاں
ہوتی ہی اِسکو پانچ سوالوں سے نہیں بعضے بڑے معتبر
علما نے مکروہ کہا تو اُسکو بھی رد المحتار والے نے باب الامامت میں
اُڑا دیا ہی کیونکہ مدینے کی مسجد مسجد محلہ کی نہیں ہی اور اُس
مسجد کی جماعت کے لوگ معلوم نہیں ہیں تو مسجد محلہ کا حکم
اِن دونوں مسجدوں پر صادق نہیں آتا ہی بلکہ وہ دونوں
مسجدیں مانند مسجد شارع یعنی شاہ راہ اور سڑک کے
ہیں کہ اُسمیں کئی بار جماعت کے مکروہ ہونے پر اجماع ہی
یا حرمین شریفین کے لوگ جو اپنے مذہب کے امام کی
انتظار میں دوسرے مذہب کے امام کے ساتھ اقتدا نہیں
کرتے ہیں تو بعضے بڑے معتبر عالموں نے پہلی جماعت کے ساتھ
پڑھ لینے کو افضل کہا ہی مگر بعد بڑی تحقیق کے رد المحتار والے

مشهورهٔ معتمده که مبنا و مدار احکام اسلام بر آنها افتاده و ائمهٔ
فقهای ارباب مذاهب اربعه و غیرهم از آنها که در طبقهٔ ایشان
بوده اند همه بر این مذهب بوده اند و اشاعره و ماتریدیه که ائمه
اصول کلام اند تابع مذهب سلف بوده و بدلائل عقلیه آنرا
اثبات کرده و آنچه سنت رسول صلی الله علیه وسلم و اجماع
سلف بر آن رفته بوده موکد ساخته اند و لهذا نام ایشان اهل
سنت و جماعت افتاده اگرچه این نام حادث است اما مذهب
و اعتقاد ایشان قدیم است و طریقهٔ ایشان اتباع احادیث
نبوی صلی الله علیه وسلم و اقتدا با آثار سلف و حمل نصوص
بر ظاهر است مگر عند الضروره و عدم اعتماد بر عقول و آراء و
اهوای خود بخلاف دیگران مثل معتزله و شیعه و آنها که در
اعتقادات بر طریقهٔ ایشان نیستند بفلاسفه و اسیر سلاسل
آراء و اوهام ایشان بوده و مشائخ صوفیه از متقدمین و محققین
ایشان که استادان طریقت در زهد و عبادت و ریاضت و ورع
و سعی و توجه بجناب حق و تبری از حول و قوت نفس بوده اند
همه بر این مذهب بوده اند چنانکه از کتب معتمدهٔ ایشان معلوم
گردد و در تعرف که معتمد ترین کتابهای این قوم است و
شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی در رسالهٔ او

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸

و ناجیه و شیعه و جبریه و نجاریه و مرجیه و خوارج و شیعه و معتزله
بعد از آن معتزله را بیست فرقه ساخته و شیعه را بیست و
دو فرقه و خوارج را بیست و مرجیه را پنج و نجاریه را سه و جبریه
و مشبهه را تفریق که دو فرقه ناجیه اهل سنت و جماعت
اند و مجموع هفتاد و سه فرقه شد انتهی * اگر گوید چه گونه معلوم
شود که فرقهٔ ناجیه اهل سنت و جماعت اند و این راه راست
است و راه خدا است و دیگر همه راههای نار است و هر فرقه
دعوی میکند که بر راه راست است و مذهب وی باطل جوابش
آنکه این چیزی نیست که بمجرد دعوی تمام شود و برهان باید
و برهان حقانیت اهل سنت و جماعت آنست که این دین
اسلام به نقل آمده است و مجرد عقل بآن وافی نیست و
نقل از اخبار معلوم شد و بتتبع و تفحص احادیث و آثار متقدمین
گذشته که سلف صالح از صحابه و تابعین باحسان و من بعدهم همه
برین اعتقاد و برین طریقه بوده اند و این بدع و هوا در مذاهب
و اقوال بعد از صدر اول حادث شده و از صحابه و سلف متقدمین
هیچ کس بر آن نبوده و ایشان متبری بوده اند از آن و بعد
از حدوث آن رابطهٔ صحبت و محبت که بآن قوم داشتند
قطع کرده و رد نموده و محدثین اصحاب کتب ستة و غیرها از کتب

کہ حقیقت میں وہ رافضی تھا اور اقرار کر گئے وہ دہریہ جہاں پہنچے
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے پاس آیا اور
کہا کہ ہمارا ایک سوال ہے ہمنے عرب اور عجم کے ملک کے
سارے عالموں کے پاس اُس سوال کو عرض کیا کسی نے اُسکا
جواب نہ دیا اور یقین ہے کہ آپ بھی اُسکا جواب نہ دے
سکیں گے مگر چونکہ آپ بڑے مشہور اور نامی عالم ہیں
اسواسطے ہماری آرزو کس واسطے باقی رہ جاوے ہم
آپ سے بھی وہ سوال کرتے چاہتے ہیں اگر آپ اجازت دیں
تب حضرت مولانا شاہ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ جب ہمارے
سب عالموں نے جواب نہ دیا تو ہم بھی کہتے ہیں بلکہ ہم لکھ دیتے
ہیں کہ ہم تمہارے سوال کا جواب نہ دے سکیں گے مگر ہمکو بھی آرزو
ہے کہ اُس سوال کو ہم بھی سن لیں تب اُس دہریہ نے
کہا کہ یہہ شخص کافر ہے اور چاہتا ہے کہ دین محمدی میں داخل ہو
مگر اِس ہند کے ملک میں دین محمدی والے دو فرقہ ہیں اہل
سنت و جماعت اور شیعہ سو ہم جسکے پاس جاتے ہیں وہ
اپنی کتاب کھول کے اپنے مذہب کا حق ہونا اور دوسرے کے
مذہب کا باطل ہونا ہمکو سمجھا دیتا ہے اور ہمکو علم نہیں کہ دونوں کی
دلیل دیکھ کے ہم حق اور باطل کی تمیز کریں اِسی سبب سے

گفته است لولا المعرف ما عرفنا المعروف عقائد صوفیه که اجماع
دارند بران آورده که همه عقائد اهل سنت و جماعت است
می رباد ... و نقصان و مصداق این سخن که گفتم آنست
که کتابهای حدیث و تفسیر و کلام و فقه و تصوف و سیر و تواریخ
معتبره که در دیار مشرق و مغرب مشهور و مذکور اند جمع کند
و تفحص نماید و مخالفان سیر کتابها را بیارند تا ظاهر شود که حقیقت
حال چیست و تا گروه سواد اعظم در دین اسلام مذهب اهل
سنت و جماعت است * عرض ذلک من انصف بالانصاف
وتجنب عن التعصب والاعتساف والله یقول الحق وهو یهدی
السبیل انتهی * پانچویں نصیحت اب ایک مضمون بہت عمدہ
یاد رکھنے کے قابل ہی وہ یہہ ہی کہ اِس خاکسار کے مرشد کے
مرشد اور اُستادوں کے اُستاد حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز محدث دہلوی قدس الله تعالی سره نے ایک
دہریہ کے جواب میں حرمین شریفین کے لوگوں کے مذہب
کو اہل سنت و جماعت کے مذہب کے حق ہونے کی دلیل
ٹھہرائی ہی اور ہمنے اِس مضمون کو اپنے اُستاد مولانا
شیخ اسحق ابن بنت شیخ ولی الله ... محدث قدس
سره سے سنا اُنھوں نے فرمایا کہ ایک دہریہ آیا عالم زبردست

وغیرہ ملکوں کا حال پوچھنا شروع کیا اور پوچھتے پوچھتے اسکو
کلکتہ تک لے آئے اُنہے کلکتہ کا سارا حال بیان کیا تب حضرت
شیخ محمد ممدوح نے فرمایا کہ تمنے لکھنؤ بھی دیکھا ہی اور وہاں
کے بادشاہ کا دیوان خاص اور تخت بھی دیکھا ہی؟ اسنے کہا
کہ ہاں اور وہاں کا سب حال بیان کیا تب حضرت شیخ
محمد ممدوح نے فرمایا کہ اس پرانے شہر دہلی کو بھی تمنے
دیکھا ہی اور یہاں کا دیوان خاص اور تخت شاہی بھی دیکھا
ہی اُسنے کہا کہ ہاں دیکھا ہی تب آپنے فرمایا کہ یہاں کا
دیوان خاص اور تخت شاہی لکھنؤ کے دیوان خاص اور تخت
شاہی کی حویلی کو کہاں پہنچتا ہوگا کیونکہ لکھنؤ کے بادشاہ کا
بنا ہوا ہی تب اُسنے کہا کہ حضرت اصل اصل ہی اور
نقل نقل تب حضرت نے فرمایا کہ اصل اصل ہی اور نقل نقل
اسکی کیا دلیل ہی تب اُسنے کہا کہ یہ بات تو بدیہی ہی بڑا
تعجب ہی کہ آپ اتنے بڑے عالم مشہور ہو کے جاہلوں کی طرح سے
آپ بدیہی بات کی دلیل مانگتے ہیں تب آپنے فرمایا کہ میں
بھول گیا سچ ہی یہ بدیہی بات دلیل کی محتاج نہیں ہوتی اب
تم یہ کہو کہ دین مسلمانوں کا کس سے شروع ہوا ہی راجہ
بنارس سے یا بکرماجیت سے یا رام سے یا پتھورا سے یا کنس سے

ہم دین محمدی میں داخل ہونے سے توقف کرتے ہیں اور دل
میں سوچتے ہیں کہ اگر دین محمدی میں ہم داخل ہوئے اور پھر
گمراہ کے گمراہ رہے تو کیا فائدہ ہوا تو اگر ہمکو آپ سمجھا دیں
کہ کون مذہب حق ہی اور کون جھوٹھا تو ہم دین محمدی کو قبول
کر کے اسی حق مذہب میں داخل ہوں اور ہدایت پاویں
مگر ہمارے سمجھانے میں یہ شرط ہی کہ قرآن اور حدیث اور
تفسیر اور فقہ وغیرہ علوم اسلامیہ کی کوئی کتاب دکھا کے
ہمکو نہ سمجھائیے کیونکہ ہمکو علم نہیں ہم کیا جانیں گے کہ کتاب میں کیا
لکھا ہی اور آپ کیا کہتے ہیں سو حضرت مولانا شیخ محدث
ممدوح نے فرمایا کہ بالتحقیق کسی نے تمہارے سوال کا جواب
نہ دیا ہوگا کیونکہ تم پہلے بہت سارا ہی چھان لیتے ہو وہ جواب کہاں
سے دیگا سو اب تم سوال و جواب کا ذکر چھوڑ دو اب چونکہ
تم جہاں دیدہ ہو اور بہت شہر اور ملک کی تم نے سیر کیا ہی
اور عجائبات دیکھا ہی اسواسطے ہمکو تم سے کچھ ملکوں اور
شہروں کا حال دریافت کرنا منظور ہی اگر از راہ مہربانی کے
ہم سے سچ سچ بیان کر دیں تو دہریہ نے کہا کہ آپ پوچھئے
ہم بلا شبہہ سچ سچ سر و چشم بیان کرینگے سو حضرت مولانا
شیخ محدث ممدوح نے آستے روم شام بغداد کابل قندھار

ویسا دو مستری کے دینے والے نہیں پہچانتے اور یہ بھی دستور
ہے کہ اچھی چیز کے موجود ہوتے کوئی شخص بری چیز کو
قبول نہیں کرتا سو تم ہزاروں آدمیوں سے تحقیق کرلو کہ کون دین
اور مذہب ہے کہ جسے نبی لائے ہو وہ دین اور مذہب ہے کہ جسے
والوں کا ہے وہی دین اور مذہب حق ہے اور وہی اصل
ہے اور باقی سب نقل ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اصل
اصل ہے اور نقل نقل اب دیکھو کہ میں نے کوئی دینی کتاب
نہ کھولا اور اسکو بند کر دیا اور جواب شافی دیا اگر سمجھے سمجھا
ہو یہ سننے کے ساتھ ہی اُسکے ہوش اُڑ گئے اور لاجواب
ہو گیا اور کہا کہ ہمکو یقین ہوا کہ جو شخص آپکے پاس آویگا
تو وہ اپنا مذہب اور دین چھوڑ کے آپکا مذہب اور دین
اختیار کریگا یہ خاکسار کہتا ہے کہ اب زیادہ بحث اور تقریر
کی حاجت نہیں ہندوستان اور بنگالے کے جتنے اہل سنت
وجماعت ہیں سب حضرت مولانا ممدوح کے معتقد ہیں ہم
سب معتقد لوگوں کو اسلئے حضرت مولانا ممدوح کی یہ تقریر
بڑی دلیل ہاتھ لگی اب ہم لوگ سارے گمراہ فرقوں کا رد
اسی تقریر سے کیا کریں گے اور جو کوئی نہ مانیگا اُسکو بھی اُسی
دلیل مذکور کے نشان سمجھیں گے ایک شخص معین کی

یا تمہارا دل سے یا روشت سے سب اُنھنے کہا کہ بڑا تعجب ہی
آپ کو یہہ بات بھی معلوم نہیں کہ دین مسلمانوں کا خاتم النبی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوا ہی تب آپ نے فرمایا کہ
اِس بات کی دلیل کیا ہی تب اُنھنے کہا کہ یہہ بات بھی بدیہی ہی
کیونکہ مخالف موافق یعنی ہند و مسلمان یہود و نصاری شیعہ
سنی اور تمام جہان یہی بات کہتا ہی بڑا تعجب ہی کہ آپ اتنے
بڑے عالم ہوکے بدیہی بات کی دلیل مانگتے ہیں اور ہم آپسے
پہلے کہ چکے ہیں کہ بدیہی بات کی دلیل مانگنا جاہلوں کا کام ہی تب ۰
آپ نے فرمایا کہ یقین ہو لگیا اب تم یہہ کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی جا پیدایش اور دیس کہاں تھا اور اُنکو رسالت
کہاں ملی کلکتہ یا مرشدآباد یا بنارس یا دہلی ہیں تب اُسنے کہا
کہ بڑا تعجب ہی آپکو یہہ بات بھی معلوم نہیں محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا دیس مکہ مدینہ ہی تب آپ نے فرمایا کہ اسکی دلیل
کیا ہی تب اُسنے کہا کہ یہہ بات بھی بدیہی ہی آپ بدیہی باتکی
دلیل بار بار کس واسطے پوچھتے ہیں تب آپ نے فرمایا کہ
تمہارے کہنے سے کہاں گیا کہ دین محمدی کا دیس مکہ مدینہ ہی
اور اصل دین محمدی کی مکہ مدینہ ہی اور دستور ہی کہ ہر چیز کی
خوبی اور برائی اُس چیز کے دیس والے جیسا پہچانتے ہیں

گویا یوں کہا کہ ہم عبادت نہیں کرتے ہیں اللہ کے سوا کسی
کوئی کیسا ہی ہو ویسا ہی ہم تابعداری نہیں کرتے رسول کے
سوا کسی کی کوئی کیسا ہی ہو اور جو مقدمہ دین یا دنیا کا آپڑے
اُس مقدمہ کے فیصلے کیواسطے اُس مقدمہ کو ہم اُنکے سوا
کسی کے پاس نہیں لیجاتے اور اُنکے فیصلے اور حکم کی سوا
کسی کے فیصلے اور حکم سے خوش نہیں ہوتے کوئی ہو۔ بس اِنہی
دونوں توحید کے اِقرار اور تصدیق کو ارکان یعنی کھنبا ایمان
کہتے ہیں اور اِسی کو دین اور ملت کہتے ہیں اِن دونوں میں
سے ایک کے چھوڑنے سے ایمان کا چھٹ کر پڑتا ہے اور
یہی دین ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اور اُنکی اُمت
کے لاکھوں آدمی کا تھا اور یہی دین فرشتوں کا اور ہمارے
مومنوں کا ہے مگر ہمارے پیغمبر صلعم کو جب اللہ تعالی نے قرآن
شریف دیکے بھیج دیا اور اُس میں ہر مسئلہ اور ہر چیز کا
بیان تفصیل کے ساتھ کر دیا تب اُس قدیم دین میں رونق
اور آرایش زیادہ ہوگئی اور دین کو کمال اور پورا ہونا
حاصل ہوا تب اِس آرایش پانے اور کامل ہونے کے
بعد اُسی قدیم دین کا نام دین اسلام پڑا سو اِس رونق
زیادہ ہونے کے قبل ہو یا بعد دین ایک ہی رہا اور دین کبھی

صحابہ کا منکر ہو یا لا مذہب ہو یا رافضی ہو یا خارجی ہو یا
جو دیہ ہو یا دوسرا گمراہ فرقہ ہو سکو اسی نمبر سے لا جواب
کرینگے اب اکسو مضامین کو دل لگاکے سنو * پہلا مضمون اس
رسالہ کے مضمون سے اُسکو فائدہ ہوگا جو کورا بن کے
بیٹھے گا یعنی اپنے دادے باپ اور اپنے عمل اور اپنی بات کی پچ پکڑیگا
بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی پیروی کی
سبب سے سنیگا اور جو شخص کورا بن کے نہ سنیگا اُسکا
نفاق اور بھی زیادہ ہوگا کیونکہ اس رسالہ میں سے دین
اسلام کے مضمون بھرے ہیں تم سب لوگ جانو کہ نجات پانا
اور عذاب سے خلاص ہونا موقوف ہی کلمہ توحید کے اقرار
پر اور اُسکی تصدیق پر یعنی اُسکے مضمون کو دل میں یقین
کرتے پر اور اُسی کلمہ توحید کو کلمہ طیب بھی کہتے ہیں اور وہ
کلمہ توحید کا یہ ہی * لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ *
نہیں کوئی معبود بندگی کے لائق مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور اس کلمہ توحید میں دو توحیدیں
ہیں جیسا کہ مدارج النبوۃ میں ہی ایک توحید اللہ تعالی کی
رب ہونے میں یعنی اُسکو رب جاننا دوسری توحید
رسولی تابعیت میں یعنی تابعداری کے لائق فقط محمد رسول اللہ

کا یہ ہے ٭ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ ٭ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ
باوجود اپنی کبریائی اور بڑائی کے اور سارے مخلوق کی
عبادت سے استغنا اور بے پروائی کے وہ اسکا سزاوار
ہے کہ اُسکے سوا عبادت کے مستحق اور لائق کوئی نہیں وہ اپنے
وجود ہونے میں اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اور میں
گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے بندے
اور اُسکے رسول بھیجے ہوئے ہیں ٭ دوسرا مضمون اب جاننا
چاہئے کہ اللہ سبحانہ کے عبد تو بہت سارے مخلوقات ہیں
مگر آنحضرت صلعم کو جو مرتبہ عبدیت کا حاصل تھا اس کلمہ میں
اُسکی گواہی ہے اور مرتبہ عبدیت کا سارے کمال کے مرتبے
اوپر ہے اور محبوبیت کے مقام کے حاصل ہونے کے بعد تھا
اسواسطے اللہ سبحانہ نے معراج کی نعمت دینے کے بیان میں
پندرھویں سیپارہ سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ٭ سُبْحَانَ الَّذِیْ
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی
الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ ٭ پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندہ کو
راتی رات ادب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جس میں
ہمنے خوبیاں رکھی ہیں حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی

بدلا نہیں اور کبھی منسوخ ہوا اور یہی دین اسلام قیامت تک
رہیگا حضرت عیسی علیہ السلام جب آوینگے تب اسی دین
اسلام کو باقی پاوینگے تفسیر مدارک میں مجاہد سے یہ مضمون
روایت کیا ہے کہ اس سال سے دین کی حفاظت اور
دین کے منسوخ ہونے سے امن آگیا ہے اگر حضرت موسی
علیہ السلام زندہ ہوتے اور آنحضرت کی نبوت کا زمانہ پاتے تو
آپکی پیروی کرتے جیسا کہ مشکوۃ مصابیح کی حدیث سے اس
مضمون کو قریب ہی ہم لکھینگے انشاء اللہ تعالی کیونکہ حضرت
خاتم النبیین صلعم مبعوث ہوئے اور اُن پر قرآن شریف اُترا
تب دین کامل اور پورا ہو گیا اور دین کا نام دین اسلام ٹھہرا
اور جب تک دین اسلام ظاہر ہوا تب تک آپ کو
سب دین پورا تھا اور اب دین اسلام کے ظاہر ہونے کے
بعد اس نسبت سے کہ اسمین قرآن شریف اُترا اور
بہت سے احکام اور عبادت زیادہ ہو گئی ہیں دوسرا دین نام
ٹھہرا اسواسطے حضرت عیسی علیہ السلام آکے شریعت
محمدیہ کے موافق عمل کرینگے اور اپنی شریعت پر عمل نہ کرینگے اور
کلمہ شہادت میں بھی اسی مضمون کی گواہی ہے اور پانچوں وقت
باآواز مانند کلمہ شہادت اذان میں پکارنے کا حکم ہے کلمہ شہادت

نماز روزہ حج صدقہ فطرہ اور اعتکاف اور قربانی اور نذر اور
ایصال ثواب کے یعنی نفل عبادت کرکے کسی کو ثواب دینا
یا مثل زیارت قبر وغیرہ کے ہو خواہ معاملات کے قسم سے ہو مثل
نکاح اور طلاق اور بی بی میاں کی گذران اور بیع وغیرہ کے
خواہ مباح اور مکروہ اور حلال اور حرام کے قسم سے ہو مثل
کھانے پینے اور زیورات اور ظروف اور دوا اور رقیہ لینے
منتر کے خواہ منکرات کے قسم سے ہو اور جو کام آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے خلاف ہو اُسکے منع کی دلیل
یہی کتاب کرتی ہے کہ وہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
شریعت کی کتاب یعنی فقہ کی کتاب میں منقول نہو کیونکہ
ایسے کام کو بدعت کہتے ہیں اور جو کام فقہ سے ثابت ہو
بالاتفاق یا اختلاف کے ساتھ ثابت ہو وہ کام بدعت نہیں بلکہ
وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں داخل ہے
اور تفسیر اور حدیث اور تصوف اور عقائد میں جو مسئلہ
امر و نہی سے علاقہ رکھتا ہے وہ سب فقہ میں داخل ہے اور جو
منقول نہیں اُسکی برائی کی دلیل یہی ہے کہ وہ کام منقول
نہیں اس سے زیادہ کیا برائی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی شریعت کے سوا نئی شریعت نکالا اور رسول اللہ

قدس سرہ نے اپنے مکتوبات کی پہلی جلد کے مکتوب ستصد
و سیوم میں اداں کے کلمات کے معنے کے بیان میں * اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ * کے معنے یوں فرمایا ہی میں گواہی دیتا ہوں
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ کے رسول اور بھیجے ہوئے
ہیں اور اُس سبحانہ کی طرف سے عبادت کا طریقہ پہنچانیوالے
ہیں سو اُس تعالی کے جناب قدس کے لایق کوئی عبادت
نہوگی مگر وہی عبادت ہوگی جو اُنکے تابع اور رسالت کیطرف
سے یعنے اُنکے قول فعل تقریر سے یعنے اُنکی تعلیم سے سیکھی گئی
اور سکھی گئی اور اختیار کی گئی ہوگی اس سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی شخص یہود نصارا وغیرہ کے طور پر یا اُنکے درویشوںکے
طور پر یا ہندوں اور اُنکے جوگیوں اور گوشائیوں کے طور پر
یا اسلام کے فرقوں کے جاہلوں یا گمراہ درویشوں کے نکالے ہوئے
طور خلاف شرع پر کوئی عبادت کرے تو وہ عبادت اُس
سبحانہ و تعالی کے جناب قدس کے لایق نہیں ہی یہانتک کہ
جو عبادت کہ دین اسلام میں مقرر ہی وہ بھی اگر اُنکی تعلیم کے
خلاف ادا کی جاویگی تو وہ بھی اُس سبحانہ تعالی شانہ کے
جناب قدس کے لایق نہیں ہی اسطرح سے سارے کام کا
حال ہی! پھر خواہ وہ کام عبادات کے قسم سے ہو یا روزمرہ

قایل ہین اُنکی تابعداری اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تابعداری ہی اور چار و مجتہدوںکے امام ہونے پر اجماع ہی وے
یقینی نایب اور وارث ہین اُنکو نایب اور وارث نہ جاننا
اجماع سے انکار کرنا اور قطعی حکم سی ہوناہی اور اُنکی تابعداری
سے انکار کرناعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
سے انکار کرنا ہی اور اُنکے دین مین رخنہ ڈالنا ہی اِسیواسطے
اماموںکی تابعداریکو شارع نے یعنے اللہ ورسول نے واجب
کیا ہی اور مذہبکو اماموں نے جو کچھ تفہیم کیا ہی اور لکھا ہی اُسکا
نام شریعت ہی اور شریعت پر عمل کرنے اور اُسپر
مضبوط رہنے کی راہ اور قاعدہ کا نام جو اماموں نے مقرر کیا ہی
مذہب ہی اور علم شریعت کو فقہ کہتے ہین اور اہل سنت
وجماعت کی ساری فقہی کتابین شریعت کی کتاب ہین
تو جو لوگ چار و مذہب مین سے ایک مذہب کے مقید نہین
اور ایک امام کی تقلید کو اپنے اوپر لازم نہین کرتے ہین
اور فقہ سے انکار کرتے ہین یا اپنے عمل کی دلیل فقہ سے
نہ لاکے دو سندوںکی بات اور عمل سے دلیل لاتے ہین بے سب
لوگ حقیقت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری
سے اِنکار کرتے ہین اور اِسی دین اور شریعت اور ا

صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ کیا غیر منقول کام جیسے خطبہ
پڑھتے ہیں یا قرآن پڑھتے ہیں ہاتھ اٹھانا یا فاتحہ رسمی یا مردے کا
سوم دسواں بیسواں چہلم وغیرہ کرنا اور منقول کام
جیسے قرآن شریف کا نقطہ اور اعراب دینا اور کسی نفل
عبادت کا ثواب میت کو بخش دینا الغرض جب مومن
نے اقرار کیا اشہد ان محمدا رسول اللہ تو اسکے یہی معنی ہوئے
کہ ہم انکو اللہ تعالی کا رسول جانتے ہیں جو انہوں نے حکم کیا ہے
اسکو ہم مضبوط پکڑینگے اور جسے منع کیا ہے اسکو ہم چھوڑ
دینگے اور جیسا کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں لائق معبود
ہونے میں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ویسا ہی
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطاع اور متبوع یعنی تابعداری
کیا گیا ہوئے میں اکیلے ہیں کوئی انکا شریک نہیں اور اصالۃً
کوئی دوسرا تابعداری کے قابل نہیں اور اگلے نبیوں کی پیروی
جو ایسے عمل ہیں کرتے ہیں جیسا کہ فرمائی اور منع کرتے ہیں اور
عاشورہ کا روزہ رکھتے وغیرہ ہیں سو وہ بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے سے کرتے ہیں اگر وے فرماتے تو
نہ کرتے باقی رہا نیابۃً یعنی انکا نائب سمجھکے تابعداری
کرنا سو نیابۃً حقیقۃً انکو نائب اور وارث بیشک تابعداری کے

نہیں سو عالم بھی نہیں اور وارث بھی نہیں سو جو لوگ کہ پڑھے
ہیں وے لوگ عقائد تصوف سے تابعداری کی نصیحت و ارشاد
کریں اور جو پڑھے نہیں ہیں سو ان عالموں سے دریافت کر لیں
جو نبی کے وارث ہیں اور ایسے ہی عالم کو اپنا مرشد بھی مقرر
کریں مگر یہہ اعتقاد برقرار رکھیں کہ اصالۃً تابعداری سوا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کی درست نہیں پس
جس شخص میں انکی تابعداری کی باتیں پاویں اسکی تابعداری
کریں اور جس میں نہ پاویں اسکو چھوڑ دیں اور اگر کسی
شخص کو اپنا مرشد بنا چکے ہیں پھر اس شخص میں تابعداری
کے علامات نہیں پاویں تو اسکو چھوڑ دیں کچھ اس سے اکاج
نہیں ہوا ہی کہ اسے وہ چھوڑ نہیں سکتا اور اگر اس
شخص کو نہ چھوڑینگے اور اسکو بھی تابعداری کے لایق جانا
کرینگے تو کلمہ توحید کی مخالفت ہوگی اور دوسری توحید کہ ر
کے اعتقاد میں خلل آجاویگا بس اسکو دین کا جو نقصان ہوگا وہ
جس شخص میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی بو
پاویگا اسکے دامن سے لگا رہیگا اور جسمیں نہ پاویگا اس سے
نفرت کریگا اور بھاگیگا اور اسکے حال کی زبان کہا کریگی
* بیت * من کہ ہستم کہ بہرم تو باشد ہوس مرا * این بس کہ

مذہب جو مقصود تھا وہی مرشدی کے قائل ہیں اور نہیں تو نہیں* تیسرا مقصود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بالعداری کی کمائیاں اور اسکی حقیقت قرآن مجید اور حدیث شریف اور فقہ عقائد تصوف سے دریافت ہوئی ہی سو قرآن مجید اور حدیث شریف سے دریافت کرنا تو مجتہد کا کام ہی اور فتوا دینا بھی مجتہد کا کام ہی اور مقلد پر واجب ہی کہ امام کے قول کو قبول کرے اور فقہ عقائد تصوف جو ہی سو سب مسلمانوں کے واسطے ہی اور حقیقت میں حدیث اور قرآن کے معنے جو اللہ اور رسول کی مراد کے موافق لکھے گئے ہیں اسکو فقہ کہتے ہیں اور فقہ جو ہی سو وہی شریعت کی کتاب ہی اور اسکا منکر کافر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری تابعداری کی تفصیل اور تصریح فقہ میں ہی اور اسکو علم احکام بھی کہتے ہیں اور عقائد تصوف بھی وہ میں داخل ہیں اور فقہ کی شاخ ہیں سب فقہ میں سے جو مسائل کہ ظاہر شریعت سے علاقہ رکھتے ہیں اسکو علم احکام کہتے ہیں اور جو باطن شریعت سے علاقہ رکھتے ہیں انکو اسرار کہتے ہیں اور جو شخص علم احکام علم اسرار دونوں سے واقف ہی وہی عالم ہی اور وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث ہی اور جو دونوں سے واقف

دوسرا ایک شخص مرشد کیا جاتا ہی نہ وے چالیس تن کبھی
کم ہونے ہیں اور نہ سے زیادہ ہو سوا اس مضمون کو اشعۃ اللمعات
شرح مشکوۃ میں اور مدارج النبوۃ میں دیکھو اور چار
رکن کا بیان جو حضرت مجدد کے مکتوب سے مقدمہ میں لکھا ہی
اُسی چار رکن کو جس میں پاؤ پایا سب رسول اللہ صلعم کی
تابعداری کی ہو اُسی شخص میں ہی اور ایسا ہی شخص مرشد بنے
قابل ہی ایسے شخص کے وجود کو غنیمت جانئے اور ایسے
شخص کو اپنا مرشد بناوے اور جو شخص ایسا خیال کرے کہ
جو شخص ہمارے سوا لوں کا جواب دیگا اور ہمارے دل کی
تشفی کر دیگا اُس سے ہم مرید ہونگے تو وہ شخص وسوسہ شیطانی
میں گرفتار ہی اس وسواس سے توبہ کرے اور جس میں
چار رکن پاوے اُسکو مرشد بنا لیوے انشاء اللہ تعالی
اُسیوقت اُسکو ایمان کامل حاصل ہوگا کیونکہ اُسنے رسول اللہ
صلعم کے نائب کو حاکم مقرر کیا اور یہی ایمان کی نشانی ہی
اس بات کا بیان عوارف المعارف میں اور پانچویں سیپارہ
سورہ نساء کی آیت * فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموک
فیما شجر بینهم الایة * کی تفسیر میں دیکھو اعتقاد کے درست
ہونیکے سبب سے رسول اللہ صلعم کی صحبت اور اُنکا قول سا

ارسفال مکافات و ھو حجۃ ہم * یعنے میں کیا کروں جو آپ کی
مجلس میں سے کہ کہانیکی آرزو کروں میرے واسطے بہی
بڑی نعمت ہی کہ آپ کہاکے جو اپنا پس خوردہ کہیے کہ ٹہیکرے
میں ڈالدیں اور کتا اُسکو کہا جاوے اور میں اُس ٹہیکرے کو
چاٹوں اسی دین کے دوستوں کے سبب سے صحابہ لوگ تابعین
لوگوں سے جو مجتہد تھے دوا پوچہتے تہے اور اُنکو معرفت کے دقایق
اور حقایق اسے معرفت کی باریک باتیں اور حقیقتیں
معلوم کرتے تہے عوارف المعارف کے تیسرے باب میں
اسکی تصریح ہی پس جس کا یہہ حال ہی وہی سچا مومن ہی
اور ولی کامل ہی اور وہ اخیار ابدال قطب غوث کی خدمت
پانے کے قابل ہی اور جنہیں تو کچھ نہیں اور ایسے لوگ جن میں
رسول اللہ صلعم کی تابعداری کی بو پائی جاوے ہر زمانے میں
سیکڑوں موجود رہتے ہیں اور قرآن شریف میں اولیاء اللہ
کی شناخت یہی فرمایا ہی کہ وے لوگ مومن متقی ہوتے ہیں
اور اولیا لوگوں میں سے پانچ سو اخیار ایسے نیک لوگ تمام روی
زمین پر پھیلے ہوئے اور چالیس تن ابدال ملک شام میں ہمیشہ
موجود رہتے ہیں جب چالیسوں میں سے کوئی مرتا ہی تب اُن
پانچسو میں سے اُسکو عوض کیا جاتا ہی اور اُن پانچ سو میں بھی

کے میں پناہ مانگتا ہون اللہ کے پاس اُسکے غصہ اور اُسکے رسول
کے غصہ سے راضی ہوئے ہیں ہم اللہ سے کہ وہ ہمارا رب ہی
اور راضی ہوئے ہیں ہم اسلام سے کہ وہ ہمارا دین ہی اور
راضی ہوئے ہیں ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وے ہمارے
رسول ہیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم
ہی اُس مالک کی کہ محمد کی ذات کا باقی رہنا اُسکی قدرت
کے ہاتھ میں ہی اگر ظاہر ہون تمھارے پاس موسے پیغمبر علیہ السلام
اور تم لوگ اُنکی تابعیت اور پیروی کرو اور مجکو چھوڑ دو تو
بیشک تم لوگ گمراہ ہو سیدھی راہ سے اور اگر موسی زندہ
ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو بیشک میری پیروی کرتے
روایت کیا اِس حدیث کو دارمی نے اور اِسی دوسری توجیہ
کے سبب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ظاہر کرنے کے
واسطے مہاجرین اور انصار کے روبرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا
کہ تم لوگ مجکو خبر دو کہ اگر میں دیدوں بعضے امور دینی آسانی کا حکم خلاف
شرع نکالوں تو اُسوقت تم لوگ کیا کروگے سب لوگ چپ رہے
جب دوسری اور تیسری بار یہی بات کہا تب بشیر بن سعد نے
کہا کہ اگر تو ایسا کرے تو تجکو ہم ایسا سیدھا کریں جیسے کوئی تیر کو
سیدھا کرتا ہی جیسے تجکو مارپیٹ کے ٹھیک کرین سب حضرت

تقریر سے لاکھوں صحابہ کی کیسی تشفی ہو گئی اور بد اعتقادی کے
سبب سے ابو جہل کا کیا حال ہوا * چوتھا مضمون اب اس
دوسری توحید کی تعلیم اور تاکید کا بیان سو مشکوۃ مصابیح میں
باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کی دوسری وصل کے اخیر میں
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ انہوں نے کہا کہ عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلعم کے پاس ایک نسخہ
توریت میں کا لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلعم یہ ایک نسخہ ہی
توریت میں سے پھر چپ رہے آنحضرت صلعم پھر عمر رضی اللہ
عنہ نے پڑھنے شروع کیا اور منہہ مبارک رسول اللہ صلعم کا بدلتا
جاتا تھا مارے غصہ کے سب کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روویں تجہ پر
رونے والی عورتیں اپنے مرنے کو یا کہ اس ورطہ اور صورت سے
جس میں تو پڑا ہی خلاص پاوے اور عالموں نے کہا ہی کہ یہ ایک
بولی ہی کہ اس کے بولنے کی عادت جاری ہی اور اسکے معنے
مراد نہیں ہوتے ہیں جیسے بات کرتے ہیں اُسکی بات پر تعجب
سے غرض ہوتی ہی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعجب کر کے کہا
کہ تو نہیں دیکھتا ہی وہ حالت جو رسول اللہ صلعم کے منہہ مبارک
پر ظاہر ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلعم کے منہہ
مبارک کی طرف دیکھا اور کہا الٰہی عذر کرتے اور استغفار

آیت اور حدیث کوئی پڑھتا ہی تو اُسکو نہیں مانتے اور یہی حال تھا
اہل سنت و جماعت کے مخالف سارے فرقوں کا الغرض حضرت
عمر اور امام لوگ کتب مخالف رسول کے کہنے والے تھے مگر
اُسی دوسری توحید کی تعلیم کے واسطے خاص لوگوں سے حضرت
عمر نے کہا کہ اگرچہ میں خلیفہ ہوں اور میری اتباع بھی نیابتہً
واجب ہی مگر پھر بھی جب میں خلاف کروں تو مجھکو بھی چھوڑ دو
کیونکہ میں اصالۃً اتباع کے قابل نہیں ہوں اور اماموں نے بھی
اِسی بات سے اپنے مجتہد شاگردوں سے ایسی بات کہا اور تصوف
کی کتابوں کا چونکہ اصل مقصد اتباع ہی اِسواسطے وے لوگ اُسی
مبحث کو زور سے اِس قسموں کو طرح طرح سے لکھتے ہیں اور
حضرت مرشد برحق حضرت سید احمد قدس سرہ کے زمانے میں
چونکہ دو قسم کے لوگ تھے ایک گروہ علم حدیث کے درس
و تدریس کو فضول جانتے تھے اور اُسکی قدر کچھ نہیں سمجھتے
تھے اور ایک گروہ فقہ پر عمل کرنے اور ایک شخص معین کی
تقلید کرنے کے منکر تھے اور چاروں مذہب کو بدعت کہتے تھے سب
دونوں فرقوں کی ہدایت کے واسطے اب ایسا مضمون
لکھا کہ دونوں فرقے راہ پر آئیں اور اپنی اپنی افراط تفریط سے باز آ
کے اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے موافق اِس بات میں

عمر نے کہا انتم اذاً انتم اب تم لوگ تمہین ہو یعنے تمہاری
استقامت اور مضبوطی کی کون برابری کرسکتا ہی یعنے اب
تمہین لوگ تو میرے دلی دوست اور دین کے کامون مین میری
مدد کرنیوالے ہو تمہارے سوا ایسا مضبوط کون ہی اس قصہ کو
عوارف المعارف کے پانچویں باب مین لکھا ہی اور اسی ادب
کے نگاہ رکھنے کو واسطے مجتہد امام لوگ اپنے شاگردون کو جو
مجتہد تھے فرماتے تھے کہ تم لوگ ظاہر کتاب اور سنت پر عمل
کرو اور حسب ہمارے کلام کو دیکھو کہ کتاب اور سنت کے خلاف
ہی تب عمل کرو کتاب اور سنت پر اور ہمارے کلام کو دیوار سے
مارو اس قصہ کو عارف صمدانی قطب ربانی عبدالوہاب شعرانی
قدس اللہ سرہ نے میزان شعرانیہ مین لکھا اور کہا کہ یہہ بات
اسواسطے کہا کہ امت لوگ احتیاط کرین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب نگاہ رکھنے کو کہا تا کہ کوئی آپکی شریعت
مین کچھ زیادہ نکرے انتہی * اس مضمون کو نسیم السحر مین مین
دیکھو سن لا مذہب لوگ امام لوگونکی اس بات کو سنا کے چاہاون
کہ گمراہ کرے ہمین سو یہہ انکا برا دھوکھا اور فریب دینا ہی بلکہ
حقیقت مین اسمین انکا رد ہی کیونکہ لا مذہب لوگ اپنے
گمراہ کرنیوالون کی باتکو ہرگز نہین چھوڑتے بلکہ آنکے خلاف جو

کیونکہ اس طرح کی تقلید میں سیکڑوں مصلحتیں ہیں اور
عقائد کے دلکو اطمینان ہوتی ہی اور اُنکا دل پراگندہ اور پریشان
نہیں ہوتا اگر اس طرح کی تقلید کے سوا کوئی تقلید اختیار کرے
مثلاً جب جسکی تقلید کو جی چاہے تب اُسکی تقلید کرے یا
چاروں مذہب کی تقلید کرے یا اپنی طرف سے کوئی مسئلہ
نکالے اور اُسکی دلیل اپنے مذہب کی کسی کتاب سے
نہ دے سکے اور ہوا سے اپنی بات پر اڑا رہے تو یہہ بات شارع
کے نزدیک بہتر اور خوب نہیں ہی کیونکہ یہہ بات خلاف اجماع
کے ہی اور ایسا کرنا شریعت کے حد سے باہر کرنا ہی اور
دین میں کھیل کرنا ہی الغرض جیسی تقلید غیر مجتہد کیواسطے
بہتر اور خوب ہی ویسی تقلید عہد رسول اللہ صلعم کی اتباع
ہی لیکن جسکو اجتہاد کی لیاقت ہی وہ شخص پیغمبر صلعم کے
محدود ملک سے ایک ہی شخص کے علم میں منحصر نہ تھے موقوف
اور ختم جاننے کیونکہ اس میں دوسرے مذہب کا باطل سمجھنا
ہی سابقہ علم نبوی تمام عالم میں پھیل گیا ہی اور بموجب مقتضیات
وقت کے ہر کسی کو پہنچا مثلاً جسوقت رسول اللہ صلعم رفع ید
کرتے تھے اُسوقت کی حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کو پہنچی اور
جسوقت میں اُس صلعم نے رفع یدین کو ترک کیا اُسوقت کی

اپنا عقیدہ درست کریں اس مضمون کو شرح کے ساتھ ہم
ہندی میں لکھتے ہیں وہ مضمون فارسی زبان میں جو صراط المستقیم
کے دوسرے باب کی دوسری فصل کی ہدایت اولی کی
تیسری تمہید میں لکھا ہے سو یہ ہے اسکا ترجمہ بجنسہ ہم شرح
کر کے لکھتے ہیں اور جو شرح ہم لکھینگے سو اسکا مضمون موجود
ہے جسکو شک ہو وہ عالموں سے دریافت کر لے اب دل لگا کے
سنو فرماتے ہیں۔ اعمال میں تابعداری کرنا چار مذہب کی
کہ تمام اہل اسلام میں رایج ہے بہتر اور خوب ہے لیکن ایمان
میں تقلید درست نہیں ہے بلکہ حال کو خود پہچان کے تصدیق
کرنا شرط ایمان کی ہے اور اعمال میں غیر مجتہد پر ایک مجتہد
معین کے مذہب کی تقلید جو واجب ہے سو انہیں چار و مجتہد و کے
مذہبون میں سے ایک مذہب کی جس طور سے کہ سارے
اہل اسلام میں رائج ہے کہ اپنے اپنے امام کے مذہب کی تقلید
کرتے ہیں اور دوسرے امام کے مذہب کے مسائل پر کچھ
اعتراض نہیں کرتے اور ان چار مذہب کے سوا پانچوین
مذہب کو حق نہیں جانتے اور پانچوین مذہب کی تقلید کو درست
نہیں جانتے اور اسی پر سارے اہل اسلام کا اجماع ہے اور
اسطرح کی تقلید اور اجماع شارع کے نزدیک بہتر اور خوب ہے

کی اس عبارت مذکور کو لامذہبی کی بات سمجھتے ہیں چنانچہ
عبد الجبار جو لامذہب تھا اُسنے اس عبارت کا ترجمہ غراب
کیا ہی سو اُسکو چھوڑتا جاتا ہوں * بیت * چشمہ بد اندیش کہ برکندہ باد
عیب نماید ہنرش در نظر * پانچوان مضمون مسلمانون جو
سوچو کہ جب حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت امیر
المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور چارو امام رحمۃ اللہ
علیہم اصالۃً تابعداری کے قابل نہین تو دوسروں کی کیا حقیقت
ہی اور آنحضرت صلعم کی پوری پوری تابعداری وہی کریگا
جسکو اللہ اور رسول کی محبت کا جوش ہوگا فرمایا اللہ تعالی
نے تیسرے سیپارہ سورہ آل عمران میں * قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ * تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو
اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ تعالی نے
اٹھائیسوین سیپارہ سورہ حشر میں * وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا * اور جو دے تم کو رسول سو
لے لو اور جسے منع کرے سو چھوڑ دو عین العلم کے ساتوین
باب مین ان آیتون کے ذکر کے بعد فرماتے ہین سو ان نصوص کے
لینے ان آیتو کے صاف صاف حکم کے موجب دین کی راہ مین
اصل اور صرف اور مقصود اصلی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی

حدیث امام اعظم رحمہ اللہ کو پہنچی اور بعد اسکے کہ حدیث کی
کتابیں تصنیف ہوئیں اُن سب عالموں کا جمع ہونا ظاہر ہو گیا لیسے ظاہر
ہوگا کہ دو لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہوا جس مسئلہ میں
کہ حدیث صحیح اور صریح جسکے معنے صاف صاف کھلے کھلے ہیں
غیر منسوخ پاوے تیسے دوسرے سئے کا اعتبار نہیں تاکہ
اُس شخص میں اس قدر لیاقت ہو کہ صحیح صریح غیر منسوخ کو
وہ خود پہچانتا ہو اور ظاہر ہے کہ اسقدر پہچاننے والے میں درجہ
کمال باکثر قوت استنباط کی ہو گی تو ایسے ہی شخص کو
فرماتے ہیں کہ اُس مسئلہ میں کسی مجتہد کی اتباع نکرے کیونکہ
اُس مسئلہ میں وہ خود مجتہد ہے اور مجتہد کو دوسرے کی تقلید
درست نہیں مگر اس زمانہ میں ایسا شخص کمیاب ہے اور
اہل حدیث کو پیشوا اپنا جانے اور دل میں اُنکی محبت رکھے
اور انکی تعظیم کو لازم جانے کیونکہ وے لوگ پیغمبر صاحب کے
علم کے حامل ہیں اور ایک قسم کا فائدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی مصاحبت کا حاصل کر کے مقبول جناب رسالتمآب
کے ہوئے ہیں اور مقلد لوگ تعظیم اور توقیر مجتہدوں کی بخوبی
جانتے ہیں آسکے جبر وار کرنے کے محتاج نہیں ہیں انتہی ●
جن لوگوں کی استعداد فاسد ہے وے لوگ صراط المستقیم

النبوۃ کے نویں باب میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت کی علامات اور نشانیوں کا بیان کیا ہے سو اُس میں سے
ہم جا بجا سے چنکے بطور نمونہ کے تھوڑا سا لکھتے ہیں* چنانچہ مضمون
مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ علامات اور نشانیاں محبت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہیں اُن میں سے بہت
بڑی نشانی یہہ ہے کہ اُنکی اتباع اور اقتدا کرنا اور اُنکی سنت
کو عمل میں لانا اور اُنکے طریقہ پر چلنا اور اُنکی چال سیکھنا
اور اُنکی شریعت کے حدون پر ٹھہرے رہنا اور جم جانا اور
اُنکے دین کے احکام سے تجاوز نکرنا فرمایا اللہ تعالی نے *
قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ الخ * تو ٹھہرایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنی متابعت کو دلیل اور نشانی خدا کی محبت کی
اور محبت خدا اور رسول کی ایک ہی اور لازم ہے ایک دوسرے کو
منقول ان مضمون اور منافع یعنے صحابہ سے جو آثار محبت آنحضرت
صلعم کے وارد ہوئے ہیں اُن میں سے تھوڑا سا بیان یہہ ہے
کہ اُحد کی لڑائی کے روز جب شور ہوا اور غل پڑا کہ آنحضرت
صلعم شہید ہوئے اور بہت سی عورتیں مدینے کی چلانے لگیں
تب انصار میں سے ایک عورت اپنے بھائی اور بیٹے اور شوہر
اور باپ کے ساتھ آئی جو سب مارے گئے تھے اور وہ عورت

سیرت یعنی خصلت اور چال کی پیروی کرنا ہی دین اور دنیا
کے سارے کاموں میں اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیروی کرنا عادت کے جو کام ہیں مثل کھانے پینے سونے
وغیرہ کے اُنکو عبادت کر دیتا ہی جب اُن کاموں کو بطور مسنون
کے ادا کرے اور روشن کرتا ہی باطن کو یعنی سینہ کو اور
سینہ کی روشنی سعادت یعنی نیک بختی اور بہشتی ہونیکو
واجب کر دیتی ہی اور یہہ پیروی کرنا بندہ کو اپنا بندہ ہونا یاد دلاتا
ہی یعنی شریعت کی پیروی کرنے سے بندہ اپنی تئیں بندہ جانتا
ہی اور اُسکے نفس کا سرکش دور ہو جاتا ہی اور بندے کو
ریاضت کے قبول کرنے کے نزدیک کر دیتا ہی کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی چال بالکل ریاضت ہی ریاضت ہی
ریاضت معنی گھوڑیکو فرمان بردار کرنا اور رنج کھینچنا یہاں یہہ
مراد ہی کہ ایسے محنت کے کام کرنا کہ نفس فرماں بردار اپنے
مولا کا ہو جاوے اور جو شخص کہ چھوٹا ہوا پھرتا ہی اور بے قید
رہا کرتا ہی ہواے نفسانی کی پیروی میں کہ جو چاہتا ہی سو کرتا ہی
اور شرع کی تابعداری کو خاطر میں نہیں لاتا اور حلال اور
حرام میں فرق نہیں کرتا تو وہ شخص مانند چارپائے کے ہی اسبات کو
جو ہمنے کہا ہی سو اسکو خوب یاد کر رکھو امانت ہی * اور مدارج

اصحاب محمد کے محمد کو صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ
عنہ کا جان نکلنے لگا تب اُنکی عورت چلائی اور کہا واحزناہ
ہائے بڑا غم ہی اور ایک روایت میں ہی کہ کہا واکرباہ ہائے
بڑا غم ہی تب بلال نے کہا واطرباہ غداً القی الاحبہ محمداً
وحزبہ واہ کیا خوشی ہی کلھہ ملاقات کرینگے ہم دوستونکی
جو محمد اور اُنکے گروہ ہیں آٹھواں مضمون اور محبت نعمت کے
دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور جسقدر نعمت کی اطلاع ہوتی ہی
اُسیقدر محبت کو قوت ہوتی ہی اور یہہ محبت نعمت دینے
والیکے احسانکے دیکھنے سے پیدا ہوتی ہی اور یہہ محبت حسن کے
دیکھنے سے بھی پیدا ہوتی ہی بقدر حسن کے اور محبت جو ہی سو
محب کو متابعت کیطرف کھینچتی ہی کیونکہ محبت بالذات
مقتضی اتفاق اور اتحاد کی ہی یعنے محبت کے سبب سے آدمی
خود بخود محبوب کی موافقت کرتا ہی اور چونکہ متابعت محبت
سے پیدا ہوتی ہی اس سبب سے محب کو طاعات اور عبادات
کے بجالانے میں کچھ گرانی اور رنج نہوگا بلکہ اُسکے بجالانے
میں قلب کو غذا اور روح کو آرام اور خاطر کو سرور اور
آنکھہ کو ٹھنڈک ہوگی اور بڑی لذت سمانی سے اُسکو
یہہ طاعت اور عبادات کا بجالانا بہتر رنگ معلوم ہوگا خصوصاً

پہنچاتی تھی کہ اُنہوں سے کس کے سامنے آئی ہے اور اُنہیں سے جسکو زمین پر پڑا دیکھتی تھی پوچھتی تھی کہ یہہ کون ہے لوگ کہتے تھے کہ تیرا بھائی ہے اور تیرا باپ اور تیرا بیٹا اور تیرا زوج ہے وہ عورت اُن لوگوں کی طرف التفات نہیں کرتی تھی اور کہتی تھی پیغمبر خدا کہاں ہیں لوگ کہتے تھے کہ آگے ہیں یہاں تک کہ گئی اور آنحضرت کے پاس پہنچی اور آپکے کپڑے کا کنارہ پکڑ لیا اور کہا میرے باپ اور ماں آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ یہ سب لوگ جو مرے ہیں انکی مجکو کچھہ پروا نہیں جس وقت کہ آپ سلامت ہیں اور جب مکے کے لوگوں نے زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو حرم سے باہر نکالا تاکہ اُنکو قتل کریں تب ابو سفیان بن حرب نے اُس سے کہا کہ ای زید میں تجکو قسم دیتا ہوں کہ بھلا تو دوست رکھتا ہے کہ اس وقت تیری جگہہ پر محمد صاحب ہوتے کہ ہم اُنکی گردن مارتے اور تو اپنے بال بچوں میں ہوتا تب زید نے کہا کہ قسم خدا کی میں اس بات کو دوست نہیں رکھتا ہوں کہ اس وقت محمد اسی جگہہ پر ہوں اور اُنکے ہاتھہ میں ایک کانٹا چبھے اور میں اپنے بال بچوں میں ہوں تب ابو سفیان نے کہا کہ آدمیوں میں کسیکو نہ دیکھا میں نے کہ کسیکو ایسا دوست رکھتا ہو جیسا کہ دوست رکھتے ہیں

بہت سے حد مارا گیا تھا اور اُس سے کئی بار یہہ فعل واقع
ہوا تھا سب اُسکو بعضے لوگون نے لعنت کی تب آنحضرت
نے فرمایا لَا تَلْعَنُوْهُ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُسکو لعنت نکرو
اسواسطے کہ وہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اُسکے رسول
کو اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ اصل محبت وہی میل اور
انجذاب ہی یعنے آنحضرت کی طرف جھکے پڑنا اور کھنچے جانا ہی
اگرچہ متابعت مین کچھ تقصیر اور کمی ہو اور یہہ بھی معلوم ہوتا
ہی کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا کافر نہین ہی جیسا کہ اہل سنت و جماعت
کا مذہب ہی ولیکن جاننا چاہئے کہ عاصی کے دلمین اللہ تعالی کی
محبت ہمیشہ رہنے کی یہہ شرط اور قید ہی کہ وہ عاصی گناہ ہوجانے پر
نادم اور شرمندہ رہے یا اُسپر حد قایم کیا جاوے تاکہ اُسکے
گناہ کو اُتار دے بخلاف اُسکے کہ جسکو گناہ ہوجانے پر ندامت اور
شرمندگی نہو کیونکہ ایسے شخص کی واسطے یہہ خوف ہی کہ بار بار
گناہ کرتے کرتے اور اُسپر اصرار اور ہمیشگی کرتے کرتے کہیں
طبع اور رین کے مرتبہ مین پہنچ جاوے یعنے دلمین مورچہ لگ
جاوے اور سارا دل سیاہ ہوجاوے اور اُسکے دل پر مہر
لگ جاوے اور اُسکا ایمان نکال لیا جاوے والعیاذ باللہ
دوسرا ان مضمون اور آنحضرت صلعم کی محبت کی نشانیون مین

تب آنحضرت کے ساتھ رہنے کا تصور کریگا جیسا کہ حدیث مین
آیا ہی مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ
جس شخص نے کہ زندہ کیا یعنے بجا لایا میری سنت کو بیشک
اُسنے مجکو دوست رکھا اور جس شخص نے مجکو دوست
رکھا وہ شخص میرے ساتھ جنت مین ہوگا تو ان مضمون اور
حقیقت مین محبت آنحضرت کی نور اور روشنی ہی اور گناہ
تاریکی ہی اور نور تاریکی کا دور کرنیوالا ہی یعنے جسکو آنحضرت
کی محبت ہوتی ہی اُسکے پاس گناہ نہین آتا اور علما نے کہا
ہی کہ حبیب کی متابعت سے افضل اور اشرف کوئی مقام
نہین ہی ولیکن جاننا چاہیے کہ یہہ جو مذکور ہوا سو محبت کے اقسام
مین سے بڑا قوی اور بڑا کامل قسم ہی اور جو شخص متابعت
کی صفت کے ساتھ موصوف ہی وہ شخص کامل المحبۃ اور
عالی مرتبہ ہی یعنے وہ شخص پوری محبت والا اور بلند مرتبہ والا
ہی اور جو شخص کہ بعضے امور مین متابعت کے مخالف ہی تو وہ
شخص ناقص المحبت اور دنی الدرجہ ہی یعنے وہ شخص محبت
مین ناقص اور درجہ مین نیچا ہی ولیکن محبت کے اصل نام اور
اُسکے ساتھ موصوف ہونے سے باہر نہین ہی جیسا کہ آنحضرت
نے فرمایا اُس شخص کے حق مین جو شراب پینے کے

اور حاضر پاتے ہیں اور ہمیشہ اس درگاہ میں حاضر رہتے ہیں اور
اس معاملہ میں ان لوگوں کو حضرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے
ساتھ مشارکت اور مشابہت ہی کیونکہ یہ لوگ آنحضرت کے
احوال اور اعمال اور اقوال سے مطلع ہیں اور آنحضرت کی
مصاحبت اور مجالست اور مکالمت سے آپ کے ساتھ خاص
کیے گئے ہیں یعنے انکو آنحضرت کی صحبت میں رہنا اور آپکے ساتھ
بیٹھنا اور بات کرنا حاصل ہی اتنا فرق ہی کہ ان لوگوں کو باطنی
صحبت حاصل ہی اور ظاہری صحبت سے مہجور اور جدا ہیں
اور قبر شریف کے زائروں اور اس پاک جگہہ کے حاضروں کو
جو فائدے حاصل ہوتے ہیں ان میں سے یہ باطنی صحبت کا حاصل
ہونا بڑا بزرگ فائدہ ہی اور فی الواقع جب دن رات ذکر
شریف میں گذریگی تب آنحضرت تو اللہ تعالی کے خلق کے
ساتھ متخلق ہیں موافق مضمون اس آیت کے * فاذکرونی
اذکرکم * آنحضرت بھی ان لوگوں کو یاد کرینگے اور صلوۃ اپنے
درود جو بڑا وسیلہ آنحضرت کے قرب کا ہی سو اس علم شریف
کا حریص ایک بزرگ سے نقل ہی کہ اُسنے کہا کہ علم حدیث
کے تحصیل کرنے اور اس علم کی خدمت کرسکنے بڑی باعث
اور سبب جو اس دلا سوالی یہ لفظ ہی * قول رسول اللہ

سے اُنکی ذکر اور یاد کی کثرت ہی یعنے اُنکو بہت یاد کرتا ہی
اسواسطے کہ محبت کرنا محبوب کے لوازمے میں سے ہی
مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ جو شخص کہ کسی چیز کو دوست رکھتا
ہی اُسکا ذکر بہت کرتا ہی اور بعضے نے بیان کیا ہی کہ محبوب کا
ذکر ہمیشہ کرنیکو محبت لازم ہیں اور یہ سعادت علم حدیث
کی خدمت میں اور علم سیر اور تواریخ نبوی کی کتابوں کے مطالعہ
سے حاصل ہوتی ہی اور علم حدیث والونکو اُس جناب کے ساتھ
ایک ایسی نسبت خاص اور آسانی مخصوص حاصل ہی کہ
دوسرونکو حاصل نہیں ہی کہ ہمیشہ احوال اور صفات شریفہ
ذکر اُنکی زبان کا اور ورد اُنکے جان کا ہی اور اُنکے احوال کی
معرفت اور شناخت کے سبب سے ایک تعین اور تشخص
اُنکی ذات با برکات کا کہ وہ ذات با برکات کسی ہی حدیث
والونکو حاصل ہی اور ہمیشہ جمال شریف کا نقشہ اُنکی نظر
میں ملحوظ اور اُنکی آنکھ میں گزارتا ہی اور اُنکی صورت
خیالیہ کے ساتھ علم حدیث والونکے باطن کا پیوند مضبوط ہوتا ہی
اور وہ صورت خیالیہ اُن کے باطن سے متصل ہوتی ہی اور
جب آنحضرت کا نام شریف مذکور ہوتا ہی سب اُسکی امت
دلمیں پاتے ہیں اور اُس نام والیکو دلمیں مشاہدہ کرتے ہیں

بتا ہو اور جس امر کا بیان اور حکم اپنے قدیم بزرگوں اور
اُستادوں سے جسنے کلمہ توحید اور دین پایا ہے سن چکا ہے
اور اُس امر میں سواد اعظم یعنے ساری جماعت کا اور دین
کے درس حرمین شریفین کے علما کا اُسپر اتفاق پاتا ہے اُس
امر میں ایسا ہرگز نکرے بلکہ اُس امر میں استقامت رکھے یعنے
اُسپر مضبوطی کے ساتھ جما رہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بارہویں
سیپارہ سورہ ہود میں فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ سو تو
سیدھا چلا جا جیسا کہ تجکو حکم ہوا اور جسنے توبہ کی تیرے ساتھ
یہ تھا ایک مذہب کا اختیار کرنا اور اپنے اپنے مذہب پر مضبوط
رہنا اور وضو غسل تیمم روزہ نماز حج زکوٰۃ اور سارے احکام
شرعی جو معروف ہیں کہ اُنکے بجا لانے میں استقامت مطلوب ہے
بخلاف تعزیہ داری اور رسمی فاتحہ کے جسکا نام فاتحہ رکھنا
بھی جہالت ہے وغیرہ بے اصل رسموں کے جو لڑکا پیدا ہوتے اور شادی
اور غمی میں رائج ہیں کیونکہ ایسی بے اصل رسمیں نہ تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور نہ اُنکے وارثوں
اور نائبوں سے اور نہ دین کے درس میں ایسی رسموں کا
نشان ہے کیونکہ اِن رسموں کے برتنے میں اتباع ہے الغرض
جو کام مشروع ہیں اُنہیں کی تعلیم آنحضرت صلعم نے کیا ہے

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم * جیسے ہر حدیث میں یہہ لفظ آتی ہے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اس لفظ کے
سننے کے ساتھ ہی اُنکی بات سننے کے شوق سے دل اُنکی
صورت مثالیہ کی طرف متوجہ ہوتا ہی اور بار بار یہہ حال حاصل
ہونے سے ایک طور کی باطنی صحبت حاصل ہوتی ہے گیارھان
حصوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں
میں سے اُنکی توقیر اور تعظیم کرنا ہی اُنکے ذکر کیوقت میں اور
خضوع اور خشوع اور انکسار یعنی عاجزی اور فروتنی اور [illegible]
کا ظاہر کرنا ہی اُنکے اسم شریف کے سننے کے وقت اور جو شخص
کہ سب کو دوست رکھتا ہی اُسکا نام سننے سے فروتنی اور عاجزی کرتا ہے
پھر جا کمال کھتا ہی کہ اس مضمونکے یہہ معنی ہیں کہ عین غصہ کی حالت میں
جب کوئی اُنکا نام مبارک لے مثلاً کہے صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ تب
فی الفور غصہ ٹھنڈا ہو جاوے اور کہے اللہم صل وسلم علیہ جیسا
کہ یہہ عادت عرب میں جاری ہی یا جب کسی شخص سے سنا کہ
اس چیز کے کھانے سے یا اس کام کے کرنے سے آنحضرت نے
منع کیا ہی تب اُسیوقت اُسکو ترک کرے یا پیچھے سے تحقیق
کرتا رہے بعد تحقیق کے جو سنت سے ثابت ہو اُسپر عمل
کرے اور یہہ اُس مقام میں ہی کہ جسکا بیان اور حکم کبھی نہ

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ اے ایمان والو مت کرو اپنی آوازیں
نبی کی آواز سے اونچی یہہ آیت پڑھتے تھے اور کہتے تھے واجب ہے
چپ رہنا انکی حدیث کے پڑھتے وقت جیسا کہ واجب ہے چپ
رہنا انکی بات سننے کے وقت اس مضمون کے بعد مدارج
النبوۃ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام شریف
سننے کے وقت انپر صلوۃ یعنی درود بھیجیں جو کلام ہے سو اپنے
باب میں آویگا سو اس کلام کا اصلی وہیں باب در اس مقام
کے وصل کے بعد کے ساتوین وصل میں جو فائدہ لکھا ہے اسکا
خلاصہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے
باب میں اختلاف ہے کہ فرض ہے اگرچہ تمام عمر میں ایک بار ہو یا مستحب
موکد اور یہہ ہے کہ فرض ہے اور بعضے نے کہا ہے کہ بہت درود بھیجنا
واجب ہے بغیر قید عدد معین کے اور تیسرا مذہب یہہ ہے کہ
انکا نام شریف جب جب لیں تو ہر بار درود بھیجنا واجب
ہے اور علما نے ایسا ہی کہا ہے کہ صحیح تر یہی ہے اور صواب میں ایسا ہے کہ اسی
بات کا قائل ہے طحاوی اور ایک جماعت حنفی لوگوں کی اور
حلیمی اور جماعت شافعی لوگوں میں سے اور قاضی ابو بکر
بن العربی بھی جو مالکیہ میں سے ہے کہا کہ یہی احوط ہے ایسا ہی کہا ہے
زمخشری نے پھر بہت دلیلیں اور قولیں ذکر کرکے کہا ہے کہ اگر

اُنھون کامون مین استقامت کا حکم ہی عوارف المعارف کے
تیسرے باب مین فرماتے ہین کہا ابو علی جرجانی نے ہو طالب
استقامت کا اور طالب کرامت کا مت ہو اسواسطے کہ تیرا
نفس خواہش کرتا ہی کرامت کے طلب کرنے مین اور تیرا رب
تجھسے استقامت طلب کرتا ہی اور یہہ بات جو ابو علی جرجانی نے
ذکر کیا سو تصوف کے باب مین بڑی اصل ہی اور یہہ ایسا امر
اور بھید ہی کہ اسکی حقیقت سے بہت سے سالک اور طالب
لوگ غافل ہین انتہی اور استقامت کے بھید و نکات بیان عوارف
المعارف مین دیکھو اور صحابہ لوگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے وفات کے بعد یہہ حال تھا کہ جس وقت کہ آنحضرت کا ذکر کرتے
تھے روتے تھے اور خشوع کرتے تھے اور اُنکے رونگٹے کھڑے ہو
جاتے تھے اُس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نہایت تعظیم اور ہیبت
اور جلال کے سبب سے اور ایسا ہی حال تابعین اور
اُنکے بعد والون کا اور قتادہ رضی اللہ عنہ کا یہہ حال تھا کہ جب
آنحضرت کا نام سنتے تھے تب روتے تھے اور نالہ اور
اضطراب کرتے تھے اور عبد الرحمن بن مہدی کا یہہ حال تھا کہ جب
حدیث پڑھتے تھے تب لوگونکو چپ رہنے کا حکم کرتے تھے اور سورۂ
حجرات کی یہہ آیت پڑھتے تھے * یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں میں سے
اُس شخص کی محبت رکھنا ہی جو اُسے علاقہ رکھتا ہی اُنکے
اہل بیت میں سے سلام اللہ علیہم اور اُنکے صحابہ میں سے جو مہاجرین
اور انصار ہیں رضی اللہ عنہم اور عداوت اور دشمنی رکھنا
اُس شخص کے ساتھ جو عداوت رکھتا ہی اِن بزرگوں کے ساتھ
اور اُنکو گالی دیتا ہی اور جو شخص کہ اُنکو دوست رکھتا ہی تو اُسکے
دوست کو دوست رکھنا ہی اور اُسکے دشمن کو دشمن رکھنا
ہی اور فرمایا آنحضرت نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
علیہما السلام کے حق میں یا اللہ میں دوست رکھتا ہوں اِنکو سو
تو دوست رکھ اِنکو اور فرمایا کہ جس شخص نے دوست رکھا
اِنکو سو اُسنے بیشک دوست رکھا مجھکو اور جسنے کہ دوست
رکھا مجھکو سو بیشک اُسنے دوست رکھا اللہ تعالی کو اور
جسنے دشمن رکھا اِنکو بیشک اُسنے دشمن رکھا مجھکو اور
جسنے دشمن رکھا مجھکو اُسنے دشمن رکھا اللہ تعالی کو اور
فرمایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے حق میں وہ میرے گوشت
کی ٹکڑا ہی غصہ میں لاتی ہی مجھکو وہ چیز کہ غصہ میں لاتی ہی اُسکو اور
اُسامہ بن زید کے حق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
کہ دوست رکھ تو اُسکو ای عائشہ اسواسطے کہ میں دوست

کہیں کہ ایک بار فرض ہی اور اُس کا زیادہ کہنا واجب ہی اور
ہر بار درود بھیجنا مستحب ہی تو یہہ بھی ایک صورت رکھتا ہی
اور محب عاشق کے حال کے لایق یہہ ہی کہ اِس مستحب کو بجاے
واجب کے جانے اور درود بھیجنے میں اپنی تقصیر اور کوتاہی اور
کمی کرنے میں راضی نہو اور درود کے فائدونکی اطلاع کے باوجود
طالب سے بہت تعجب ہی جو درود میں نہایت کوشش کو
خرچ نکرے اور باقی درود شریف کے بعضے فائدے خاتمہ میں لکھیں
گے انشاء اللہ تعالی بارہواں [۱۲] مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی محبت نشانیوں میں سے اُنکی ملاقات کے شوق کا
زیادہ ہونا ہی کیونکہ سب حبیب اپنے حبیب کی ملاقات کو دوست
رکھتا ہی یہاں تک کہ بعضے علما نے کہا ہی کہ محبت کہتے ہیں حبیب
کی ملاقات کے شوق کو اور اِسیواسطے صحابہ لوگ کا یہہ
حال تھا کہ جب اُنکو شوق بہت زیادہ ہوتا تھا اور اُنکو محبت کا
جوش بیقرار کرتا تھا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ملازمت کا قصد کرتے تھے اور اُنکے جمال کے مشاہدہ سے اُنکی
بیقراری دوا کرتے تھے اور اُنکی ہمنشینی کے ساتھ اور اُنکی
طرف نظر کرنیکے ساتھہ لذت لیتے تھے اور اُس [۱۳] صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ملاقات سے برکت لیتے تھے تیرھوان مضمون اور

رکھتا ہی اُن سب چیزوں کو جنکو وہ محبوب دوست رکھتا ہی
اور سلف کی یعنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی یہی
چال تھی یہانتک کہ مباح چیزوں میں اور نفس کی خواہش
اور چاہت کی چیزوں میں بھی یہی چال تھا انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے چاروں
طرف کدو کو تلاش کرتے تھے اس سبب سے ہمیشہ کدو کو
دوست رکھتے تھے اور حضرت امام حسن اور عبد اللہ بن عباس
او عبد اللہ بن جعفر سلمی کے پاس جو آنحضرت کی خادمہ تھی
آتے تھے تاکہ وہ اُن لوگوں کو وہ کھانا طیار کر دے جو آنحضرت کو
١٥
پسند تھا شمائل ترمذی کی حدیث میں تمام قصہ دیکھو غرض یہان
مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں
میں سے علما اور صلحا اور سنت کے متابعوں کا دوست رکھنا
ہی اور جاہلوں سے یعنے جو لوگ دنیا کے سارے کام میں
ہوشیار ہیں اور دین کے مسئلوں میں جاہل بنے رہتے ہیں اُن
جاہلوں سے اور فاسقوں اور اہل بدعت سے دشمنی
رکھنا ہی اور جو شخص کہ اُنکی شریعت کے مخالف ہی اُس سے
مخالفت کرنا ہی فرمایا اللہ تعالی نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ مجادلہ
میں لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ

رکھتا ہوں اُسکو اور ہمارے اصحاب کے حق میں فرمایا اُنکو نم
ہدف نشانہ نہ بناؤ یعنے اُنکو برا کہو کیونکہ جو شخص کہ دوست
رکھتا ہی اُنکو سو میری دوستی کے سبب سے اُنکو دوست
رکھتا ہی اور جو شخص کہ عداوت رکھتا ہی اُنکے ساتھ سو میری
دشمنی کے سبب سے اُنکو دشمن رکھتا ہی اور جسنے ایذا دیا
اُنکو سو بیشک اُسنے ایذا دیا مجکو اور جسنے ایذا دیا مجکو بیشک
اُسنے ایذا دیا اللہ تعالی کو اور جسنے ایذا دیا اللہ تعالی کو نزدیک
ہی کہ پکڑے اُسکو اللہ تعالی اور عذاب کرے اور فرمایا کہ ایمان
کی نشانی انصار کا دوست رکھنا ہی اور نفاق کی نشانی اُنکا
دشمن رکھنا ہی اور فرمایا جسنے دوست رکھا عرب کو سو اُسنے
میری دوستی کے سبب سے اُنکو دوست رکھا اور جسنے
دشمن رکھا عرب کو سو اُسنے میری دشمنی کے سبب سے
اُنکو دشمن رکھا ۱۴ چودھواں مضمون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی محبت کی نشانیوں میں سے اُنکی اُمت پر شفقت کرنا ہی
اور اُنکی نصیحت یعنے خیرخواہی کو لازم کرلینا ہی اور اُنکے مصالح
یعنے بھلائی کے کام کے درست کرنے میں اور اُنکے فائدہ پہنچانے میں
اور اُنکے ضرر کے دفع کرنے میں کوشش کرنا ہی اور حقیقت
میں جو شخص کہ کسیکو دوست رکھتا ہی تو وہ شخص دوست

پھر آیا اور کھڑا ہوا اور اپنے باپ سے کہا کہ تو اپنی زبان سے
کہہ کہ میں سب لوگوں سے کمزور اور ذلیل اور حقیر اور خوار
زیادہ ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لوگ سب
لوگوں سے زیادہ عزت والے اور زور والے ہیں اور اگر
تو نہیں کہتا ہے تو میں تیرا سر کاٹتا ہوں تب اُسنے بیٹے سے کہا کہ
تو سچ کہتا ہے اور ایسا کریگا بیٹے نے کہا ایسا ہی کرونگا آخر کو
اُسکی زبان سے ایسا ہی اقرار کرایا تب چھوڑا اور حویصہ
اور محیصہ دو بھائی تھے اُنمیں کا چھوٹا بھائی ایمان لایا تھا اور اُسکو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہود کے قتل پر جو اُس وقت
میں بڑا مفسد تھا تعینات کیا تب اُسکے بڑے بھائی نے کہا کہ کیا
تو ایسے مرد کو قتل کریگا کہ جسکی نعمت کے آثار سے ہم لوگوں کے
پیٹ کی چربی ہے یعنی ہم لوگوں کے نوکر رکھی ہے تب اُسنے کہا کہ وہ
کیا چیز ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں کہ تجھکو قتل
کروں تو اُسی ساعت تجھکو قتل کرتا ہوں تب اُسکا بڑا بھائی
اُسکے پاس سے چلا آیا اور دل میں انصاف کیا اور کہا کہ کیا
اچھا دین ہے جو تو نے اختیار کیا ہے اور یہ سب محبت رکھتا ہے
١٦
بعد اُسکے وہ بھی مسلمان ہوا سولہواں مضمون اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانیوں میں سے محبت قرآن کی

اللہ و رسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او
عشیرتھم ط تو پاوے گا کوئی لوگ جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر او
پچھلے دن پر دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہوا اللہ کے او
اُس کے رسول کے اگرچہ وے اپنے باپ ہوں یا اپنے بیٹے یا اپنے
بھائی یا اپنے گھرانے کے اور ایسی جماعت اصحاب کی ہیں
رضی اللہ عنہم کہ اُن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
رضا کے واسطے اپنے باپ اور بیٹے اور بھائیوں اور دوستوں کو
قتل کیا اور عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی درگاہ کے مخلصوں میں سے تھا اور اُسکا باپ منافقوں کا
رئیس اور سردار تھا اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اپنے باپ کا سر لاؤں اور
چونکہ اُس منافق یعنی عبداللہ بن ابی نے کہا تھا لئن رجعنا الی
المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل یعنی اگر ہم پھر گئے مدینے
کو تو نکال دیگا عزت والا وہاں سے بے قدر لوگوں کو اور
اُس منافق نے اعز یعنی زوروالے سے اپنی تئیں مراد لیا تھا
اور اذل یعنی کمزور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
کو مراد لیا تھا اور اس کہنے کے بعد مدینہ کی طرف رجوع کیا تب
اسکا بیٹا عبداللہ تلوار کھینچے ہوئے مدینہ کے دروازہ

محبوب کے کلام سے بالا کہ محبوب کا کلام محب کے مقصود کا غایت اور انتہا ہی اور یہ پاک دلوں کی صفت ہی جو ایمان کے نور سے روشن ہیں * بیت * جمال شاہد قرآن نقاب انگاہ بکشاید که دار الملک ایمان را بیابد خالی از غوغا * اور حقیقت میں مصداق اور معیار خدا اور رسول کی محبت کی قرآن اور حدیث کی محبت ہی کیونکہ کلام محبوب کا محبوب ہی اور عیب اور بڑا افسوس ہی کہ ناچ باجے اور کھیل تماشے کی محبت کلام اللہ کی محبت سے زیادہ ہو اور ایسا ہونا فساد قلب اور خرابی باطن کی نشانی ہی

۷۱ تیرہواں مضمون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری محبت اور اسکے کمال کی نشانی دنیا میں زہد کرنا یعنی دنیا سے بے رغبتی کرنا ہی اور فقر یعنی محتاجی کا اختیار کرنا اور محتاجوں کی صفت کے ساتھ موصوف ہونا ہی اور بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص کہ مجھکو دوست رکھتا ہی اُسکی طرف فقر بہت زیادہ پہنچتا ہی اُس پانی کے ریلے سے جو اونچی طرف سے نیچی طرف کو بہتا ہی

۸۱ انتہا رہواں مضمون ان سب مضمون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور اُنکی محبت کی حقیقت کھل گئی اب یقین ہی کہ مومن کامل ان سب

ہی کہ اُسکو وے اللہ تعالی کے پاس سے لائے ہین اور
اُس قرآن سے وے ہدایت پانے والے اور ہدایت کرنے
والے ہین اور اُسکے موافق اپنی چال بنایوالے ہین جیسا کہ
حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کَانَ خُلُقُہُ اَلْقُرْاٰن اُنکی خلق
اور چال قرآن ہی اور قرآن کی محبت اُسکی تلاوت کرنا ہی
اور اُسپر عمل کرنا اور اُسکے سمجھنے مین کوشش کرنا اور
اُسمین تدبر اور غور کرنا اور اُسکی حدون کے پاس ٹھہرنا
یعنے اُسکی حد سے تجاوز نہ کرنا اور سہل تستری رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ نشانی محبت خدا کی محبت قرآن کی ہی اور نشانی
محبت قرآن کی محبت پیغمبر کی ہی اور نشانی محبت پیغمبر
کی محبت سنت کی ہی اور نشانی محبت سنت کی محبت آخرت
کی ہی اور نشانی محبت آخرت کی بغض یعنے دشمنی دنیا کی ہی
اور نشانی بغض دنیا کی یہ ہی کہ دچیز نہ کرے یعنے جمع نہ کر
رکھے مگر وہ توشہ کہ جسکو آخرت مین پہنچاوے یعنے صدقہ
دے اور نیک کام مین خرچ کرے کہ قیامت تک اُسکے ساتھ رہے
اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اُنھون نے کہا
کہ اگر پاک ہون دلین تو قرآن سے صبر اور آسودہ نہین ہوتے
ہین یعنے قرآن سے جی نہین پھر جاتا اور کیونکر آسودہ ہوگا محب

دھوکھے کے مثل سمجھا کرتے ہیں اللہ جل شانہ کی کمال عنایت
یہہ ہی کہ ساری تکلیفات شرعیہ اور تمام عبادات دینیہ میں یعنے
اپنے بندوں پر جیسے احکام جاری کیا ہی ویسے احکام میں نہایت آسانی
اور حد درجے کی سہولت کی مراعات فرمایا ہی مثلاً دن رات
کے آٹھہ پہر میں سترہ رکعتیں نماز کی تکلیف دیا ہی کہ اُن سبہ
ہوں کے ادا کرنیکا وقت ایک ساعت یعنے ایک گھنٹہ تک بھی
نہیں پہنچتا ہی اور اسکے ساتھہ نماز میں قرآن پڑھنا جسقدر آسان
ہو سکے اُتنی قدر پر کفایت کیا ہی اور اگر قیام میسر نہ ہو تو
بیٹھہ کے پڑھنا درست کیا ہی اور بیٹھنے بھی نہ سکے تو لیٹ کے
پڑھنے کا اشارہ کیا ہی اور جب رکوع اور سجدہ نہ کر سکے
تب اشارہ سے پڑھنا سکھایا ہی اور طہارت میں یعنے وضو
غسل میں اگر پانی کے استعمال کی قدرت نہو تو تیمم کو اُسکا
خلیفہ اور قایممقام کیا ہی اور زکوٰۃ چالیسواں حصہ یعنے چالیس
میں سے ایک فقرا اور مساکین کو دینا مقرر کیا ہی اور اُس
دینے کے واسطے بھی یہہ قید لگا دیا ہی کہ جب مال بڑھنے والا ہو یعنے
سونا چاندی جب نصاب زکوٰۃ کو پہنچے اور اُسپر سال بھر گذرے
اور انعام یعنے گائے بھینس بکری بھیڑ دنبے اور اونٹ میں
قید لگا دیا ہی کہ جب وے سب چر کے کہانے ہوں تب زکوٰۃ

مضامین یہ کہ سبب کے بعد اتباع سنت مین جو سب مضبوط ہو جاوے گا
اور بدعت سے نفرت کرے گا اور اُسکو استقامت حاصل
ہوگی اب اتباع سنت مین جو آخرت کے ثواب کے سوا
سہولت اور آسانی بھی ہی پہلے اس بات کا بیان سو حضرت
شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس سرہ پہلی جلد کی بات
کے مکتوب صد و نود و یکم مین فرماتے ہین سعادت ابدی اور
نجات سرمدی یعنے ہمیشہ کی نجات مربوط ہی یعنے علاقہ رکھتی ہی
اور موقوف ہی سید انبیا کی متابعت پر صلوات اللہ تعالی
و تسلیماتہ سبحانہ علی اجمعہم عموما وعلی افضلہم خصوصا اگر فرضا
ہزار برس عبادت کی جاوے اور ریاضتین اور محنتین سخت
سخت اور مجاہدے اور کوشش سخت سخت بجا
لائی جاوین تو اگر وہ سب عبادتین اور ریاضتین اور مجاہدے
اُن بزرگوارون یعنے نبیون کی متابعت کے نور کے ساتھ
منور اور روشن ہون تو اُنکو ایک جو برابر بھی خرید نہین کرتے
ہین اور خواب مین کہ صبح اسی غفلت اور بیکاری ہی سوا ان
مقبولون کے حکم سے جو بامور ہین خواب کرنے اور سورہنے ہین
سو اُس خواب کے ساتھ اُن ریاضتون اور مجاہدون کو برابر
نہین ٹھہراتے ہین اور اُنکو پشت پر میدان کے سراب اور

مناسبت ہی ان دونون مین بڑا فرق ہی پھر اسکے ساتھہ
جو فرق کہ حلال اور حرام کی راہ سے دونون مین ہوتا ہی سو جدا ہی
اور پروردگار جل جلالہ کی رضامندی اور نارضامندی کے
خیال کرنے سے دونون مین جو تمیز پیدا ہوتی ہی سو علحدہ ہی
اور ایک ریشمی لباس ہکو جو حرام کیا تو کیا دہشت ہی کیونکہ
کئی قسمون کے زیب دار اور زینت والے کپڑون کو اسکی
عوض مین حلال کیا ہی اور پشمینہ لباسونکو مطلقاً مباح کیا ہی جو
ابریشم کے لباسون سے کئی درجے چڑھہ کے بہتر ہین ساتھہ
اسکے ابریشم کا لباس عورتون کے واسطے مباح کیا ہی کہ
اسکا فائدہ بھی پھیر پھار کے مردونکے واسطے ہی اور ایسا ہی
حال سونے اور چاندی کا ہی کیونکہ عورتون کا زیور بھی مردون کے
فائدے کے واسطے ہی اگر کوئی بے انصاف شخص باوجود
اس سب آسانی اور سہولت کے سنت کی اتباع اور
پیروی کو متعسر اور متعذر جانے یعنے مشکل اور دشوار جانے
اور سنت کی پیروی مین اسکو بہت سے عذر اور حیلے اور
بہانے سوجھین تو وہ شخص مرض قلبی یعنے دل کے مرض مین مبتلا
ہی اور باطنی بیماری مین گرفتار ہی اسکی دلیل یہہ ہی کہ بہت
سے کام ہین کہ تندرست لوگونکو اسکے کرنے مین بڑی آسانی

فرض ہوا اور تمام عمر میں ایک بار حج کو فرض کیا اُسکے ساتھ اُسیکے
فرض ہونیکے واسطے شرط لگا دیا ہی کہ جب زاد و راحلہ یعنے
کھانے کا سامان اور سواری کا مقدور ہو اور راہ میں امن بھی ہو
تب حج فرض ہوا اور جو چیزیں مباح کیا ہی اُسکے دایرہ کو کشادہ
کیا ہی چار عورتیں نکاح کے ساتھ اور سرّی لونڈیاں جتنی
چاہے مباح کیا ہی اور طلاق کو عورتوں کے بدلنے کا وسیلہ
کیا ہی یعنے جب عورت مرد میں فساد برپا ہوا اور گذران نہو سکے
تب اُسوقت طلاق سے دونوں کی مشکل آسان ہوجاتی ہی اور
کھانے اور پہننے اور لباس وغیرہ سامان میں زیادہ چیزوں کو
مباح کیا اور تھوڑی چیزکو حرام کیا ہی اور حرام جو کیا ہی تو اُسکو
بھی بندونکی مصلحتوں کیواسطے حرام کیا ہی اگرچہ ایک شراب
بے مزہ پر ضرر کو حرام کیا ہی لیکن کتنے ہی شربتوں اور پینے
کی چیزونکو جو بہت ہیں خوشگوار اچھے لذیذ اور مزہ دار اور پر نفع
ہیں اُس حرام بد مزہ پر ضرر شراب کی عوض میں مباح کیا ہی
گلاب کا عرق اور دارچینی کا باوجود اس قدر خوشگواری
اور مزہ داری اور خوشبوئی کے اتنے فائدے رکھتا ہی کہ
اُسکو کہاں تک لکھیں جو چیز کہ ناسخ اور بد مزہ اور بدبو اور
بدخوئی ہو مستی بر اور پر خطر ہی اُسکو اُس خوش کے ساتھ کیا

ہر مومن کلمہ گو کے ساتھ ایک مجلس میں ہونا ایک دسترخوان
پر ہونا ایک رکابی میں ہو کھانا پینا شریعت میں درست ہے اس سے
جو شخص نفرت کرے یا جسکا دل گھبراوے وہ دل کے مرض
میں مبتلا ہے یا ہر مومن کلمہ گو کا جنازہ پڑھنا درست ہے فاسق
ہو یا متقی اگر اسکو کوئی شخص درست جانے تو وہ دل کی
بیماری میں گرفتار ہے یا منی کا نجس جب شریعت کے حکم کے
موافق پاک کیا جاوے سو پاک کر چکے بعد اُسمیں کھانے
پینے کو کسیکا دل قبول نکرے یا وہ دردہ حوض یا تالاب یا گڑھے
کا پانی جب تک کہ اُسمیں نجاست کا رنگ بو مزہ نہ آجاوے
پاک ہے اُس پانی کو اگر کسیکا دل قبول نکرے یا تیمم سے
پاک ہونے کو دل قبول نکرے یا ایک شخص خاص کی عیادت
کی عبادت شریعت کی کتاب سے مثل جامع الرموز کے موجود
ہے سو ایک شخص معین کی عیادت کو اُسکا دل قبول نکرے
یا اپنے محلہ اور گھر کی مسجد کو چھوڑ کے عیدین کی نماز کیواسطے
عیدگاہ میں جانے کو اُسکا دل قبول نکرے یا ایک مسئلہ فقہ
کی کتاب سے نکالتا ہے مگر اُس مسئلہ کی حدیث نہیں ملتی
یا قرون ثلثہ یعنے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کیوقت
میں اُس مسئلہ کا نشان نہ تھا مگر فقہ کی کسی معتبر کتاب

ہوتی ہی اور دوئی کا بیچ کمزور لوگونکو ترسے مشکل معلوم ہوتے
ہیں اور مرض دلی سے مراد ہی آسمان سے یعنی اللہ تعالی کے
پاس سے جو احکام اُترے ہیں اُن پر دلکے یقین کا ہونا ایسے
لوگ جو تصدیق کہ رکھتے ہیں سو تصدیق کی صورت ہی وہ
تصدیق کی حقیقت نہیں ہی یعنے ظاہر میں تصدیق ہی باطن میں
نہیں اور اسکو نفاق کہتے ہیں تصدیق کی حقیقت کے حاصل
ہونے کی نشانی احکام شرعیہ کے بجالانے میں آسانی کا ثابت
ہوجانا ہی ودونہا خَرْطُ الْقَتَادِ یعنے بغیر اسکے سخت مشقّت ہی
اور حالے کو برا جانتا ہی فرماتا اللہ تعالی نے پچیسویں سپارہ
سورہ شوری میں * كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ *
اَللّٰهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ * وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ *
بھاری پڑتا ہی شریک والونکو جس طرف تو بلاتا ہی اُنکو اللہ
چن لیتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اُسکو
جو رجوع لاوے اور معلوم ہی اُسپر جو پیروی کرے سیدھی راہ
کی اور اپنے اوپر لازم کرلے متابعت مصطفی کی علیہ وعلی آلہ
الصلوات والتسلیمات اَتَمُّہَا وَاَکْمَلُہَا انتہی * اس آخر کے
مضمون سے معلوم ہوا کہ اگر شریعت کے ایک حکم کو بھی کبھی
آدمی کا دل قبول نکرے تو اُسکے دل میں ایمان کی بیماری ہی مثلا

سب کام بدعت ثابت ہوتے ہیں مگر جس شخص کا وہ شخص معتقد ہی اُسکو اُس بدعت کے کام میں مبتلا دیکھکے اُس کام کے بدعت ہونیکو اُسکا دل قبول نکرے مانکہ دلمیں سمجھے یا زبان سے بھی کہہ کہ سچ ہی فقہ اور حدیث سے اس کام کا بدعت ہونا تو ثابت ہی مگر حضرت فلانے بھی تو بڑے بزرگ تھے اُنکے کام کو ہم کس طرح سے بدعت جانیں تو اس صورت میں وہ شخص دل کی بیماری میں گرفتار ہی کیونکہ ان سب کاموکے کرتے میں آسانی ہی اور کرنے میں طرح طرح کی مشکل ہی اور ایسے کاموکے ترک کرنیکا حکم ہی سوا ان سب حکموکی آسانی اُسکے دلمیں سخت مشکل معلوم ہوتی ہی اور اس آسانی سے اُسکے دلکو چین نہیں ہوی اور اس آسانی کے اُلٹے کام میں اُسکے دلکو تسکیں اور چین ہوتی ہی اور یہہ کھلا نفاق ہی وعلی ہذا القیاس اسیطرح سے سارے احکام شرعی کے قبول نکرنے سے نفاق ثابت ہوتا ہی جسطرح سے کسی عورت کو پردہ میں رہنا اور پردہ کا لباس پہرنا مشکل معلوم ہوتا ہی تو اُسکا بھی یہی حال ہی اور سنت کی اتباع کو مشکل جاننے والوکے حق میں جو اُس آیت کو لکھا جو مشرکون کے حق میں ہی تو اسکی یہہ وجہ ہی کہ ایسے لوگ نفس کے تابع ہیں اور نفس اللہ تعالی کے ساتھہ شریک

میں اس مسئلہ کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہی جس طرح بعد
اذان کے سلام کہنے کا بدعت حسنہ ہونا در المختار اور اسکے
حاشیہ رد المحتار سے ثابت ہی اور داخل شخص کو واسطے
کھڑے ہو جانیکا مستحب ہونا حاشیہ مذکور سے ثابت ہی
سو اس مسئلہ کے حق ہونے کو اسکا دل قبول نکرے اس
مضمون کی شرح ویسویں مضمون میں آویگی انشاء اللہ تعالی
یا فقہ پر عمل کرنیکو اسکا دل قبول نکرے تو اسکے دل میں بیماری
ہی یا ازروی فقہ اور حدیث کے جو کام صاف بدعت معلوم ہوتا
ہی مثل قبر و پر روشنی کرنے اور شامیانہ کھڑا کرنے اور
عرس کرنیکے یا میت کو صدقہ اور کسی نفل عبادت کا ثواب دینے
کو واسطے جو تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ رسمیں اور
تو ارمی نکال کے اسکا نام فاتحہ رکھ لیا ہی اور ان سب بدعت
کے کاموں کی سند کہیں سے نہیں ملتی نہ معتبر کتاب سے نہ غیر
معتبر سے اور جب تک لوگونکی بنائی ہوئی عبارت اس رسمی
فاتحہ کو واسطے نہ پڑھی جاوے اور کوئی چیز مثل کھانا پانی کے رکھکے
یا اللہ اسکا ثواب فلانے کو دے تب تک اسکے دلکو تسلی
اور چین نہیں ہوتی ہی تو وہ شخص دل کے مرض میں گرفتار ہی
اور ایک شخص ایسا ہی کہ وہ سمجھتا ہی کہ شریعت سے

* بیت * بے حکم شرع آب خوردن خطا است * وگر خون بفتوی
بریزی روا است * یہ مضمون حضرت مخدوم قدس سرہ کے
قول کی کیسی تائید اور شرح کرتا ہے سچ ہے سو سالنے ایک مت
صوفیوں نے سومت اِسطرح سے اُن لوگوں میں بھی جہاں تا
کفر کی کوئی رگ باقی ہے جو چھہ تک کو مانتے ہیں بالچھ تک کے
آثار ہیں سب پرستی یا بعضی بعضی کفر کی رسم کرتے ہیں یا
سانپ وغیرہ کے کاٹنے میں ایسے منتر سے جھڑواتے کے
روادار ہوتے ہیں جس میں شیطانوں کی دہائی اور مدد مانگنے کی
لفظ ہوتی ہے یا غیر اللہ کے پوجنے کی جگہ کے ستانے اور توڑنے
میں یا کسی خلاف شرع وغیرہ حکم شرع کا جاری کرنے میں یا عقائد
اسلام کے خلاف جو عقیدہ رکھتا ہے اُسکے کافر کہنے میں ڈرتے
ہیں کیونکہ یہ اسلامت نہیں ہے بلکہ استقامت کے یہ معنے
ہیں کہ عُزّیٰ جو ایک درخت تھا اور اسکو بت پرست پوجتے تھے
اور اُسکے پاس ایک گھر سا بنا تھا جب اُسکے توڑنے کو خالد
ابن ولید رضی اللہ عنہ گئے سب اُس میں سے ایک بڑھیا نکلی
اُنھوں نے اُس گھر کو بھی توڑا اور اُس بڑھیا کو بھی قتل کیا اور
اُس درخت کو بھی جلا دیا جب آنحضرت کو اِس بات کی خبر دیا
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکا شیطان

ہوئے چاہتا ہی اور نفس پر شریعت کی تابعداری بڑی بھاری
ہی اور نفس کے اسی شرک کے توڑنیکے واسطے نبی لوگ
بھیجے گئے اور شریعتیں مقرر ہوئیں سو جو لوگ شریعت کے
حکم کو قبول نہیں کرتے اور اپنے نفس کے حکم کو قبول کرتے ہیں
سو مشرک ہیں کہ اللہ تعالی کا شریک دوسرا کو ٹھہراتے ہیں اور
بنو قریظہ کے قتل اور خونریزی میں جو علی مرتضی اور زبیر حواری
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے رضی اللہ عنہما تمام روز اور
تھوڑی سی رات تک مشغول تھے اس قصہ کے نقل کے بعد
مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں اور بعضی طبیعتیں ناقص اور ٹیڑھی
ایسی ہیں کہ سبب جہاں کے ناکارہ کے ملک میں رہنے اور
انکی ہمسایگی کے سبب سے کوئی رنگ کفر کی ابھی تک انمیں
باقی ہی کہ اس سبب سے خونریزی کا مکروہ اور ناخوش رکھنا
انکی طبیعت میں بیٹھ گیا ہی یہاں تک کہ اگر انکو کوئی شخص
ذبح کرنیکی تکلیف دے تو ذبح نکر سکینگے اگرچہ جانور مردار
مرجاوے اور بعضے درویشوں میں بھی یہہ مضمون دیکھا جاتا
ہی شاید کہ انپر ایسا کوئی حال وارد ہوا ہو کہ انکے سبب سے
انکو معذور رکھ سکتے ہیں ولیکن یہہ بات بعید از نظر
یکسر جہل کے نہیں ہی اور جہال سے دور نہیں ہی اتباع چاہتی ہی

ہی سو ہم بجا لاوینگے اُسکے مرنے کے بعد اُسکے بجا لانے کی تدابیر کا حکم
ہیں تو ہم نے اِس بڑی بات کا خیال کرکے اپنے عقیدہ کو کسو اسطے
جواب کریں جزاہم اللہ تعالیٰ جزاء الخیر اور نقل ہی کہ سوا اسکا
ایک جوان دین کے جوش کے سبب سے ایک تبر لیکے بت
توڑنیکو بتخانے میں گھسا اور داہنے ہاتھ سے اُس بت کو
تبر مارا اُسیوقت اُسکا داہنا ہاتھ پتھر ہو گیا اُسنے کہا استغفر اللہ
بت کو کیا طاقت ہی جو میرے ہاتھ کو پتھر کریگا جو کرتا ہی سو اللہ
کرتا ہی ہم بت کو توڑتے ہیں پھر توڑینگے پھر بائیں ہاتھ سے
بت کو تبر مارا بایاں ہاتھ بھی پتھر ہو گیا تب کہا استغفر اللہ
بت کو کیا طاقت ہی جو کرتا ہی سو اللہ کرتا ہی ہم پانون سے اس
بت کو توڑینگے پھر داہنے پانوں سے بت کو مارا وہ بھی پتھر
ہو گیا تب کہا استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہی جو کرتا ہی سو
اللہ کرتا ہی ابھی بایاں پانون تو ہی ہم اُسی سے اس بت کو توڑینگے
اور بائیں پانوں سے بت کو مارا وہ بھی پتھر ہو گیا تب کہا
استغفر اللہ بت کو کیا طاقت ہی جو کرتا ہی سو اللہ کرتا ہی ہم سر سے
بت کو توڑینگے پھر سر سے الا اللہ کہہ کے ایک ٹھکر مارا بت بھی
چکنے چور ہو گیا اور اُسکا ہاتھ پانون بھی درست ہو گیا سبحان اللہ
کیا استقامت ہی اسکو استقامت کہتے ہیں اِسی مضمون پر

مار اگیا اسے وہ قیامت تک نہ پوچھا جاویگا اور نقل ہی کہ ایک
قاضی متدین کے پاس ایک درویش آیا اُسکے لب کے بال
خلاف شرع بڑھے تھے قاضی نے کہا کہ تو اپنے لب کے بال کتر ڈال
اُسنے کہا میرے بال زندہ ہیں قاضی صاحب نے کہا آنحضرت
صلعم نے اسکے واسطے حکم فرمایا ہی کہ کم کرو مونچھون کو اور
چھوڑ دو داڑھی کو سو تو اپنے مونچھ کے بال کتر ڈال اُس
درویش نے نہ مانا تب قاضی نے اپنے ایک بیٹے کو حکم دیا
وہ مقراض لیکے گیا جب اُسکی مونچھ کترنے چاہا تب درویش
نے اُسکی طرف نگاہ کیا فی الفور وہ مرگیا تب قاضی صاحب نے
دوسرے بیٹے کو بھیجا اُسکا بھی ایسا ہی حال ہوا اسیطرح سے
قاضی صاحب کے آٹھ بیٹے جوان اور عالم مرگئے تب قاضی صاحب
خود مقراض لیکے اُٹھے اور درویش کو پچھاڑ اُسکے سینہ پر
بیٹھ کے اُسکی مونچھ کے بال کتر ڈالا بالوں میں سے خون جاری
ہوا مگر قاضی صاحب نے بہر کیف چھوڑا جب قاضی صاحب
حکم شرع کا بجا لا چکے تب درویش نے کہا کہ اگر آپ فرماویں
تو آپ کے سب بیٹے زندہ ہوں قاضی صاحب نے کہا ہمارے
بیٹوں کو اللہ تعالی نے مارا ہم کو ہرگز اعتقاد نہین کہ تو نے مارا
اور یہہ بھی اعتقاد نہیں کہ تو جلاویگا تو مردہ کے تئیں تکفین کا جو حکم

کہ وے لوگ جنات کے قائل نہیں ہیں تو کسی کی بڑی بڑی
حویلی ہیں جسمیں لوگ جنات کے رہنے کا شبہہ دلاتے ہیں
اکیلے یا اپنے بال بچے لیکے رہتے ہیں اُنکے پاس شیطان پھٹکتا بھی
نہیں مثل مشہور ہی کہ چوب حرم را اکرم مسی ود دوہم مسلمان
تو چوب حرم نہیں بلکہ ایمان کے سبب سے برتے کرتے ہیں
ہم لوگ کسواسطے ڈر جاویں اور حویلی کو کسواسطے چھوڑ جاوینگے
جس حویلی میں جن ہوگا اُسکو بھگاکے ہم رہینگے اسطرح سے بہت
سی باتیں کتاب سے نکال کے عالم لوگ عوام کو سمجھا کے
اُنکے عقیدہ کو پاک کرکے استقامت کی تعلیم کریں اور حق
یہہ ہی کہ جسکو اخلاص حاصل ہی وہ اللہ تعالی کے سوا کسی سے
نہیں ڈرتا اسکا بیان رادالمثنوی میں دیکھیں اور بعضے جاہل
لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ صاحب وعمرو کے نام لیکے افسوں
کرنے سے جادو بیماری دفع ہوتی ہی اسکا کیا سبب ہی تو جواب
اُسکا وہ مضمون جو طب نبوی میں معتبر کتابوں سے حاصل کرکے
لکھا ہی بس ہی اور وہ مضمون یہہ ہی اور جاننا چاہیے کہ افسوں
پھونکنا سانپ کا یا نظر کا جب درست ہی کہ اُسمیں نام اللہ
صاحب کا ہووے اور اُسکے معنی معلوم ہوں اور جس افسوں میں
نام حق تعالی کا نہووے اور اُسکے معنی بھی معلوم نہوں تو وہ افسوں

ساری باتوں کو خیال کرو مثلاً جنات کا آسیب ہونا گھر میں یا آدمی
میں شریعت سے ثابت ہی مگر اُسکے دفع کے واسطے قرآن شریف
پڑھنا یا اذان کہنا بھی ثابت ہی اور دعائیں بھی ہمارے دین میں
موجود ہیں اور جنات کا آسیب بھی بہت کم ہوتا ہی جب کوئی
دیندار عالم پکا کہے کہ یہ جنات کا آسیب ہی تو البتہ ہو سکتا ہي
اور ممکن ہي کہ وہی عالم دعای مشروع سے اُسکو دفع بھی کر دیگا
تو اپنی رای سے وسواس کرنا اور ہر بیمار کو آسیب اعتقاد
کرنا اور باوجود دعای مشروع کے یہ اعتقاد کرنا کہ جنات کو
بغیر عاملوں کے کون دفع کر سکتا ہي اور عوام لوگ عاملوں کو
جانتے ہیں جو ایسے ایسے عمل خلاف شرع کو عمل میں لاتا ہی اور
جیسا کہ اللہ تعالی کے نام پاک سے مدد مانگنا ہوتا ہی
ویسا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور
عزرائیل علیہما السلام وغیرہ کے نام سے مدد مانگتا ہی
یا حاضرات کرتا ہی اور جنات کو حاضر کرتا ہي تو ایسا اعتقاد رکھنا
بھی استقامت کے خلاف ہی اور حقیقت یہ ہی کہ اکثر
وسواس سے آسیب کا خوف دلمیں جم جاتا ہی اور استقامت
والے کے پاس آنے سے جنات بھی ڈرتے ہیں دیکھو انگریز
لوگ باوجودیکہ اُنکو استقامت نہیں ہي مگر اس سبب سے

باتوں سے کیا ثابت ہی حق تعالی اس اعتقاد سے انکو توبہ نصیب
کرے ہزاروں مسلمان اس مرض میں اور اسطرح کے وہم
میں گرفتار ہو رہے ہیں بلکہ یہاں تک درجہ پہنچا ہی کہ اگر کوئی ہندو
اُسے کہے کہ تم جاپ اور بات کرو تو تم اچھے ہو جاؤ گے تو اُسکے
سعی کرنے کو موجود ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ کافر ہو ویگا
تو وہ کرنیوالا ہووےگا ہمیں کیا کام ہی یا اللہ اور یہ نہیں سمجھتے
ہیں کہ کفر کرنیوالا اور کفر کروانیوالا اور کفر پر راضی ہونیوالا یہ
سب کے سب کفر میں برابر ہیں اور اسطرح بعضے لوگ نظر کے
واسطے اور بیماری کے واسطے کالی بھی اور صدقہ چوراہے میں
اُتارا کرکے رکھواتے ہیں اور بعضے لوگ حشکا اور دہی
چوراہے میں اُتارا کرکے رکھتے ہیں اور بعضے کالے کتے کو دودھ ملا کر
کھلاتے ہیں اور انکے سوای طرح طرح سے اور واہیات کرتے ہیں
پس مسلمانوں کو چاہئے کہ ان باتوں سے پرہیز کریں اور کبھی
بدویں اور جاہلوں کے کہے میں نہ آجاویں اور نظر وغیرہ کے واسطے
وہی علاج کریں جو شرع میں درست ہو عبداللہ بن مسعود نے اپنی
بی بی کے گلے میں کوئی گنڈا پڑا دیکھا اُس سے پوچھا کہ یہ کیسا
گنڈا ہی بی بی نے کہا کہ میری آنکھ میں دکھ رہتا تھا سو روز
سے فلانے یہودی نے یہ گنڈا مجھے بنا دیا ہی اُس روز سے

کرنا درست نہیں ہی کیونکہ جو بات ہی اُس میں کفر کا مگر بعضے جاہل
یہہ کام کرتے ہیں کہ بعضے ناموں کو کہ جن ناموں کے معنے معلوم
نہیں ہیں حق تعالیٰ کا نام پاک اُس سے ملا کر پڑھا کرتے ہیں تا
کہ لوگ جانیں کہ اُسنے یہہ افسوں اللہ کے نام سے کیا ہی سو
ہرگز اِس طرح کا افسوں مسلمان کو کرنا چاہئے کیونکہ شیطان کا
معمول ہی کہ بیماری کی شکل بنا کر آدمی کے بدن میں گھس جاتا
ہی اور بعضے وقت بچھو اور سانپ بنکر کاٹ کھاتا ہی * پھر
جب اُسکے نام کے افسون اور منتر پڑھے جاتے ہیں تو اُسکے بدن
سے نکل جاتا ہی اور خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ بھلا میرے نام
کے ذکر کرنیوالے بھی جہان میں ہیں اور یہہ کمال بے مروتی ہی
کہ ویسے لوگ ہر وقت میرا نام لیا کریں اور میرے بھگت بنے
رہیں اور میں اُسوقت بھی اُنکے کہنے سے نہ بھاگ جاؤں پس
احمق لوگ جانتے ہیں کہ فلانے عامل سے اور اُسکے افسوں
کرنے سے ہمکو بڑا فائدہ ہوا ہی یہاں تک کہ ہمارے جورو بچے اچھے
ہو جاتے ہیں غرض اعتقاد اُنکا اُن افسون گروں پر کامل ہو جاتا ہی
یہاں تک کہ اُنکو عالم اور بزرگ جانتے ہیں اور اہل حق کو
باطل اور جھوٹا کہنے لگتے ہیں بلکہ بعضے وقت آپس میں بیٹھ
کر کہتے ہیں کہ یہ عالم لوگ ظاہر کا علم پڑھے والے ہیں اِنکو علم

مجکو اس سے کچھ کام نہین اور مین اُس طرف التفات نہین
کرتا چونکہ دنیا کے کام کی تعلیم کی واسطے بھیجے نہین گئے تھے
اسواسطے یہہ بات فرمایا اور نہین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے دانا تر ہین دنیا اور آخرت کے سارے کام مین یہہ
مضمون اشعۃ اللمعات مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
مین دیکھو اور قرآن شریف مین جو کچھ ہی اور آنحضرت کے
اور صحابہ کے قول وفعل تقریر مین جو کچھ ہی سو سب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی اور شریعت اور طریقت کے
مجتہد اماموں نے جو اجتہادی مسائل نکالا ہی وہ بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہی کیونکہ وے لوگ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور نائب ہین اور اُنکو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بات کا اختیار دیا ہی اور
فقہ کی معتبر کتاب مین جس کام کو بدعت حسنہ لکھا ہی تو اُسکو
فقہا نے موافق اصول اور قواعد سنت کے پاکے اور سنت پر
قیاس کرکے بدعت حسنہ لکھا ہی اور یہہ بات اشعۃ اللمعات
مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل کی دوسری
حدیث کی شرح مین دیکھو تو جسکو فقہا نے بدعت حسنہ
لکھا ہی اُسکو بدعت مذمومہ کہنا درست نہین کیونکہ فقہا کا

میری آنکھ اچھی رہا کرتی ہی عبد اللہ نے کہا کہ شیطان تیری
آنکھ مین کونچہ دیتا تھا جب تجھ سے اُسنے شرک کروالیا اُس
زور سے تیرے پاس سے نہین آنا بس لازم تھا تجھکو کہ تو وہ
کہتی کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے * أَذْهِبِ الْبَاسَ
رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً
لَا يُغَادِرُ سَقَمًا انتہی * وبیسوان مضمون ات تعلیم اور غیر
۱۶
تعلیم کی حقیقت سو وہ یہہ ہی کہ جس امر کی تعلیم کیواسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے نبی کر بھیجا وہ امر
دین کا ہی اُسکی تعلیم مین آنحضرت نے کچھ باقی نہ رکھا یہان تک
کہ پیشاب اور پاخانہ پھرنے کا طریقہ بھی تعلیم کیا اُس سنت
تعلیم کا بیان فقہ مین کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المیراث
تک ہی اور عقائد اور تصوف بلکہ تفسیر بھی فقہ مین داخل ہی
سو فقہی مسائل مین تعلیم کے خلاف اور تعلیم سے زیادہ کچھ
کرنا حرام ہی اور اُسکو بدعت کہتے ہین اور جس امر کی
تعلیم کیواسطے اُنکو اللہ تعالی نے نہین بھیجا وہ امر دنیا کا ہی
جیسے زراعت اور درزی گری اور باورچی گری کرنا وغیرہ
ہی اُس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اختیار دیا
اور فرمایا تم لوگ دانا زیادہ ہو اپنے دنیا کے کامون مین یعنے

ساتھ قرآن شریف پڑھنا ادا دیا جیسا کہ حرمین شریفین میں منع
جاری ہی غرض ہم لوگوں کو لازم ہی کہ اپنے علم کو حد تک کہ
فقہ کے موافق ہو معتبر جانیں اور یہ جو چال ار بہت سے آدمی کو
جو ایک ساتھ قرآن شریف پڑھاتا ہی تو سند کے اسی قول
بموجب کیونکہ پچاس یا سو آدمی کو ایک ایک کر کے سبق دینا
بہت مشکل ہی اور مدینہ منورہ کے لوگ جس کام پر اجماع
کریں اُسکو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کہا ہی
اس مضمون کو مدارج النبوۃ میں سند کے ساتھ لکھا ہی تو یہ
بھی تعلیم میں داخل ہوا سو اُن سب تعلیمی کاموں میں زیادہ کم
کرنا درست نہیں جیسے وضو میں کہنی تک دھونے کی تعلیم ہی
اُس میں کمی زیادتی درست نہیں اور وضو میں عضو کے دھونے
کا کم مقدار ایکبار ہی اور زیادہ مقدار تین بار تو کیا ہی پانی
کم ہو ایک بار سے کم دھونا درست نہیں اور کتنا ہو پانی
زیادہ ہو تین بار سے زیادہ دھونا درست نہیں یا بہت کو کسی
نیک عمل کے ثواب پہنچانے کی اسقدر تعلیم پائی جاتی ہی کہ
یہ صدقہ فلانے کے واسطے ہی یعنے اسکا ثواب فلانے کی واسطے
ہی یہ مضمون ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور ردالمحتار اور
شرح عقائد نسفی اور مدارج النبوۃ اور حدیث کی

لکھا ہے پیغمبر صاحب کی تعلیم ہی گو کہ ہم اسکی دلیل پاویں
اور دلیل پانا ہمارے علم کا قصور ہی اور گو کہ قرون ثلثہ یعنی
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ کے بعد وہ کام ظاہر
ہوا ہو جیسا کہ اذان کے بعد سلام کہنا سات سو اکاسی ہجری
میں ظاہر ہوا اور اسکو درالمختار اور ردالمحتار میں بدعت
حسنہ لکھا ہی تو بدعت سیہ میں چونکہ رسول اللہ صاحب کی تعلیم کا
اثر پائے ہیں اسواسطے اسکا بھی ادب کرتے ہیں جیسا کہ یہ
مضمون ہم اوپر لکھ چکے جس مقام میں یہ بات لکھا ہی من کی سنم
کہ برہم تو باشد ہوس مرا الخ * اور اہل سنت و جماعت کے
عقائد کی کتاب تمہید میں لکھا ہی لیکن بدعت حسنہ جس طرح سے بہت
سے آدمی کا جمع ہوکے ضیافت اور دعا کے ساتھ قرآن شریف کا
پڑھنا جب تک کہ قرأت کے حد سے باہر نہ نکل جاوے اور
قرآن شریف کا بہت سے آدمی کا جمع ہوکے پڑھنا یعنی ضیافت اور دعا کے اور تیس پارہ قرآن شریف کا لکھنا اور
اذان کہنا دعا اور ضیافت کے طور پر جب تک کہ اذان کے
حد سے باہر نہ نکل جاوے تو یہہ بدعت ہی لیکن دونوں کام
بدعت حسنہ ہی کہ توبہ کرنیکو واجب نہیں کرتا ہی انتہی * ضیافت
کے معنے ایک روش پر پڑھنا یعنی لحن مقرر کرکے اسی لحن کے

فقہ کی معتبر کتاب میں لکھا ہو اُسکو بعینہ نقل کردیتے ہی رابعہ ٣٠
کو ہرگز دخل نہ دے تا کہ حرام میں پڑنے سے محفوظ رہے پس ان
مضمون مسلمان بھائیو انصاف کرو کہ یہ سب مضامین جو مذکور
ہوئے اگر یہ سب مضامین کسیکو پسند آویں تو یقین جانے
کہ دین اسلام کے سوا اور اہل سنت و جماعت کے سوا دوسرے
دین اور مذہب کی رگ کا شبہہ اُسکے دلمیں باقی رہ گیا
ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمیں نا تو پہر
چلنا جسکو مشکل معلوم ہو اور سنت کی پیروی
میں اُسکو بہت سے عذر اور حیلے سوجھیں
تو وہ شخص بلاشبہ دلکی بیماری میں گرفتار ہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں جو کام درست تھا جیسے ذبح کرنا
اُسکو جو شخص مکروہ جانے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جو اُنکے
دین میں حلال ہی جیسے گائے کا گوشت کھانا اُسسے اُسکا دل
گھناوے تو یقین جانے کہ ابھی تک اُسکا دل پاک نہیں ہوا
اور بڑی شرم کی بات ہی کہ چمار لوگ اپنے دین کی خباثت
کے سبب سے مردار اور سور کھاتے ہیں نہیں گھناتے اور
نہ کسی سے شرماتے ہیں اور بھنگ لوگ اپنے دل کی خباثت
کے سبب سے ناحق خون کرنیکو مکروہ نہیں جانتے تو ہم لوگ

کتابوں میں دیکھو تو اس امر میں تعلیم سے زیادہ جو کریگا سو
درست ہوگا اسی مضمون پر سارے مسئلوں کو قیاس کرو
اب جو کوئی شخص تعلیمی کام میں تعلیم سے زیادہ کام نکالے
تو جب تک اُس کام کا منقول ہونا ثابت نکرے تب تک
وہ نکالا ہوا کام حرام ہے اور جو کوئی اُس کام کا منقول ہونا
ثابت نکرکے اپنی عقل سے دوسرے دوسرے منقول کام پر
اپنے نکالے ہوئے غیر منقول کام کو قیاس کرے اور اُس
نکالے ہوئے کام کرنے کا فتوا دے تو حرام ہے جیسا کہ قول
اسدید المعید میں مختارات النوازل سے لکہا ہے کہ فتوا دینا
حلال نہیں ہے مگر جسکو اجتہاد کا رتبہ حاصل ہو اور ایسا ہی
جسکو اس قدر علم حاصل ہو کہ علما کے اقوال کے درمیان میں
فرق کرسکے اور اُن میں ایک کے قول کو دوسرے کے قول پر ترجیح
دے سکے یعنے اُسکو صحیح اور قوی کہہ سکے اور جو اس
زمانے میں حاجت کے سبب سے شریعت میں مقرر ہو گیا ہے
سو یہہ حکم ہے کہ بس شخص کو ایسا علم اور لیاقت حاصل ہو کہ
مسئلہ سمجھے میں اُسکا ٹھیک سمجھنا زیادہ ہو اور چوک جانا کم ہو
تب وہ شخص حکم کو فقہ کی معتبر کتاب سے نقل کردے انتہی
یعنے اگر کوئی شخص فتوا پوچھے تو اُس استفتاست کا جواب جو

ساتھ ان بزرگوں کو احوال اور مواجید کے ساتھ مشرف کریں
تو شریعت عظمیٰ جانتے ہیں اور اگر احوال اور مواجید انکا دین
اور سنت کے التزام میں اور عزیمت کے اختیار کرنے میں
لیے لوگ سستی پاویں تو اس احوال کو یہ لوگ پسند
نہیں کرتے اور اُس مواجید کو یہ لوگ نہیں چاہتے اور اُس
ہستی میں سوائے خدا کے کچھ نہیں جانتے اسواسطے کہ ہر چیز
اور جو گمان ہستی کے اور فنا ہستی ہو جانے کے بعد شہودی کے
ظاہر ہے اور مکاشفات مثالی ہے جو عالم مثال میں ہے غور
اور خیال اور خواب میں کشف ہوتا ہے اور علوم توحید کے
بہت دکھتے ہیں، لیکن سوائے خدائی اور رسوائی کے اُسکا
نتیجہ نہیں رکھتے اور سوائے شُبہ اور دوری کے اور محروم
رہنے کے اُنکو کچھ نہیں ملتا انتہی * احوال کے معنی دل کے حال
مثل محبت انس حیا اتصال وغیرہ کے اور مواجید وجد کی
جمع ہے اسکا بیان رسالہ التقوی میں دیکھیں اور انکو دوست
وسعت و کرامت میں فرماتے ہیں اور اس طریقہ عالیہ کے بزرگوں نے
احوال اور مواجید کو تابع احکام شرعیہ کے کیا ہے اور اذواق
اور معارف یعنی ذوقوں اور معرفتوں کو خادم علوم دینیہ کا مقرر
کرکے جواہر نفیس شرعیہ کو لڑکوں کے طور پر وجد اور حال کے عوض

ایسے پاک دین کی تعلیم پاکے دیچ کو کس واسطے مگر وہ جانیں
اور دین اسلام کے حال سے کس واسطے گئے اور وہیں اور اگر
صوفی کہیں سے اللہ رسول کی محبت اور استقامت نہ حاصل کریں
تو ہمیں کونسا کام کیا اور شریعت اور طریقت کا بھی خلاصہ
ہی کہ مثل صحابہ کے ہوکے مسلمان بن جاویں یہی اصل مسلمانی اور
درویشی ہی صحابہ کی چال کے سوا اگر کوئی درویشی جانے
تو وہ درویشی نہیں وہ کافری ہی اور صحابہ لوگ سارے
مرشدوں اور نبیوں کے مرشد کے مرید ہیں اگر وے لوگ
درویش نہیں ہیں تو اُنکے ناموں کے مرید کمبخت کیسے درویش بنیں
گے اور تصوف میں تو احوال اور مواجید کا بیان ہی سو اُسمیں
کھول کے بیان کیا ہی کہ جو حال اور وجد کہ اُسکی گواہی قرآن
حدیث نہ دے سو باطل ہی اور رسالہ قدسیہ کیمیا عوارف المعارف
وغیرہ میں یہ مضمون جابجا لکھا ہی اس مضمون کے تو سمجھ میں
آجائے کیواسطے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی
کے مکتوب کو ہم نقل کرتے ہیں دل لگا کے سو مکتوب دویست
وسی و ہشتم میں فرماتے ہیں طریقہ نقشبندیہ کے بزرگوں
نے قدس اللہ تعالی اسرارہم متابعت سنت سنیہ کا التزام
اور عزیمت کو اختیار فرمایا ہی اگر اس التزام اور اختیار کے

ذات مقدس پر تک لگا کے اسم ذات کی ذکر میں مشغول
رہیں تا کہ معاملہ جہالت کی طرف کھینچے اور کام حیرت سے
جا ملے انتہی * یعنے اُس سبحانہ کی معرفت سے اپنے تئیں جاہل
جانا اور حیرت میں پڑنا یہی کمال معرفت ہی جیسا کہ اوپر کئی بار
مذکور ہوا اور منتہی کی واسطے ہی اور مبتدی کی واسطے
توجہ ذکر میں مراقبے رہنے کی تاکید کیا ہی کہ وے صد و پنجاہ و ششم
میں پھر آگے فرماتے ہیں اسواسطے کہ ملاحظہ اسما اور صفات
کا ایسا سبب ہوتا ہی کہ احوال کے ظاہر ہونے کا باعث اور
وجدوں کے ہونیکا واسطہ ہوتا ہی ایسا ہوگا کہ احوال اور
مواجید میں احتمال خطا کا بہت ہی اور اشتباہ یعنے مشابہ اور
مشکل ہوجانا باطل کا حق کے ساتھ اس مقام میں بہت
زیادہ ہی انتہی * یعنے وجد اور حال بقراری اور بیہوشی کی
حالت ہیں اسوقت کی سمجھ اور حرکات کا اعتبار نہیں ہوتا اور
ایسے وقت میں اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہیں رہتا جیسا کہ
ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے سینگی
لگایا تھا سو غلبہ کی حالت میں اُس خون کو پی گئے تھے اگرچہ بسبب
مغلوب ہوجانیکے آپ پر مواخذہ نہیں ہی مگر سالکوں کی حالت جس میں
آداب شرعی اور اتباع سنت کے التزام کا بالکل لحاظ رہتا

اور مویدین کے ساتھہ عوض نہین کرتے ہین اور ساتھہ ترّہات لطیفہ
باطل بات صوفیہ کے مغرور اور فریفتہ نہین ہوتے ہین اور
جو احوال کہ ممنوعات شرعیہ اور بدعت سیّئہ کے حالت کے
ارتکاب سے حاصل ہو اُسکو قبول نہین کرتے اور نہین چاہتے
ہین یہی سبب ہی کہ سماع اور رقص کو درست نہین کہتے
ہین اور ذکر جہر کی طرف متوجہ نہین ہوتے انتہی * اس بات
کی حقیقت یہہ ہی کہ نقشبندیہ طریقہ کا اصل مقصد سکون ہی
جس مین آداب شرعی اور اتباع سنت کے التزام کا بالکل
لحاظ رہتا ہی اور وجد اور حال بیقراری اور بیہوشی کی حالت
ہین اسوقت کی سمجھہ کا اعتبار نہین ہوتا اور ایسے وقت مین
اکثر آداب شرعی کا لحاظ نہین رہتا اور وجد اور حال مین
احتمال خطا کا بہت ہی اور اشتباہ باطل کا حق کے ساتھہ اس
مقام مین بہت زیادہ ہی اسی مضمون کو حضرت مجدد قدس
سرہ نے اس مکتوب مذکور مین فرمایا اور مکتوب دویست
و شصت و چہارم مین فرماتے ہین اپنے کام پر متوجہ رہین یعنے
الله سبحانہ کی ذکر مین لگے رہین اور الله تعالی و تقدس کے
اسم ذات کی ذکر مین بے ملاحظہ اسما اور صفات کے
استعمال کرین یعنے اسما اور صفات کا ملاحظہ کرکے صرف

اس حدیث سے اس ملک میں کہیں مصر ہیں اور نہ جمعہ کی شرطیں ہیں
اور اس بات میں وے لوگ سارے اہل سنت و جماعت کے
خلاف ہیں چنانچہ ہر ملک دار الاسلام ہے اس مضمون کو
... اکثر ہیں اور ... ایسا لکھتے ہیں دیکھیں اور امیر اور
قاضی بھی موجود تھا اس مضمون کو جامع الرموز اور مراقی الفلاح
میں دیکھیں اور تصوف سے انکار کرتے ہیں اور مرید ہونے
سے منع کرتے ہیں اور عید میں اور جمعہ پڑھنے والے اور مرید
ہونے والے کو کافر کہتے ہیں اور اشرافون میں انکا عقیدہ خارجیوں کا
ہے چنانچہ تیسرے بار کو کافر کہتے ہیں اس کے بارہ کی رکعتیں پڑھنے
باوجودیکہ ان دونوں گروہ کا ردکہ مطلب سے کئی بار آچکا ہے مگر
اب تک اہل سنت و جماعت کے علما کی بات نہیں سنتے
سارے عالموں کی ایک راہ ہے اور ان دونوں فرقوں کی دوسری
راہ ہے اور یہ دونوں فرقے عرصے سے شریفوں میں اپنا مذہب
چھپاتے ہیں اور اگر پکڑ پڑتے ہیں تو اپنے مذہب سے توبہ
کرتے ہیں پھر بعد اس ملک میں آنے کے اس توبہ سے
توبہ کرتے ہیں اور شہر چاٹگام میں ایک فرقے بدمذہب کے
نکلے ہیں کہ مردے کے ایصال ثواب کے واسطے کچھ رسمیں
اور لوازمے مقرر کرتے ہیں اور اعمال عبادت کا ثواب پہنچانے کے

ہی عامہ کی حالت سے بہت افضل ہی اور یہی بات نقشبندیہ
طریقہ کا اصل مطلب ہی جیسا کہ ارباب ذوق پر ظاہر ہی کہ وجد اور حال
اور وجد اور عامہ اور سالکوں کے بیچ راز التوحید مثل دیکھتے ہیں
اور نقشبندیہ طریقہ کا سلسلہ چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ سے ملتا ہی اور انکو سالکوں کی حالت میں ہمیشہ راز التوحید
میں دیکھتا تھا اسواسطے نقشبندیہ طریقہ میں سالکوں کی حالت
کے پوشیدہ ہونے کے سبب سے وجد اور حال اور سماع اور
رقص سے منع کرتے ہیں انتہی * اکیسواں مضمون اس ملک
میں جو مسلمان گمراہ ہوئے ہیں سو انکی یہ تفصیل ہی ایک فرقہ
ایسے ہیں کہ فاتحہ کو حرام جانتے ہیں اور فقہ پر عمل کرنے سے
انکار کرتے ہیں اور اپنے تئیں اہل حدیث کہتے ہیں مگر حنفی مذہب
پر عمل نہیں کرتے کہ آپس میں کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام حنیف تھے سو انکی طرف نسبت کرکے
ہم اپنے تئیں حنفی کہتے ہیں اور دوسرے گروہ حاجی شریعت اللہ
اور دودو میاں کے گروہ کے ہیں کہ وے اس ملک میں عیدین اور
جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ملک
دار الحرب ہی اور اس ملک میں امیر اور قاضی نہیں ہی جو
شریعت کے احکام کو جاری کرے اور اقامت جمعہ کی کرے

اور سارے جہان کے علما کے خلاف سے نبیوں شخص ہیں اور
اصل اُس عداوت کی یہہ ہی کہ اس گروہ کا بڑا سردار
مخلص الرحمان وجودیہ ہی اور وہ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون
کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو جہل کو ایک
کہتا ہی اور سبکو خدا کہتا ہی نعوذ باللہ منہا اور ایسے بات
کہنے سے کلمہ طیب سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے
اور سارے حرام و حلال سے انکار لازم آتا ہی اور سارے
احکام شریعت کے مٹ جاتے ہیں جو کوئی چاہے اِس بات کو
اُن لوگوں سے پوچھ کے تحقیق کر لے اور اُس بڑے سردار
کے بیٹے نے نور محمد سارنگ کی مسجد واقع شہر جالکام میں دو چار
روز کا عرصہ ہوتا ہی کہا ہی کہ کُتّا بھی اللہ ہی اور بلّی بھی اللہ ہی
نعوذ باللہ منہا پھر باوجود اس گندے مذہب کے اہل سنت کا
مذہب چھوڑ کے تفضیلیہ اور معتزلہ اور الحادیہ کا مذہب بھی
اختیار کیا ہی چنانچہ یہہ بات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی
اور تفضیلیہ مذہب بھی رفض کی شاخ ہی سگ زرد برادر
شغال ان دونوں مذہب کی مثال میں مشہور ہی اور یہہ
سب گندہ مذہب جو اُسنے اختیار کیا ہی سو اُسکے رسالہ خطرات
سے صاف صاف ظاہر ہی اب ہم کو اُسکے گندے مذہب کے

واسطے جو لفظ شرح عقائد نسفی اور ہدایہ وغیرہ میں منقول
ہی اُسپر قناعت نہیں کرنے اور اپنی بنائی رسمیں اور
لوا مولوی سند بنا نہیں سکے اور اِس رسم کا نام فاتحہ رکھہ لیا
ہی اور یہہ نام بھی غلطی ہی کیونکہ شرع لغت میں سواے سورہٴ
فاتحہ کے کسی چیز کا نام فاتحہ نہیں آتا ہی اور لغت میں فاتحہ کے
معنے کھولنے والی اور اُس فاتحہ کو لوگ فاتحہ رسمیہ بھی کہتے
ہیں اور وے لوگ اس فاتحہ رسمیہ کے ضروری ہونیکا دعوا
کرتے ہیں یہاں تک کہ بغیر اس فاتحہ رسمیہ کے کھانیکو
حرام کہتے ہیں اور اہل سنت وجماعت کے علما کی بات نہیں
سنتے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہیں
یہاں تک کہ اُنسے دنگا اور فساد کرتے ہیں اور مولوی محمد
انوار اللہ سلمہ اللہ تعالی واعانہ نے شوارق نامہ میں اس
جہان فاتحہ کا رد بڑی خوبی کے ساتھہ لکھا ہی اور ایصال ثواب
کو خوب ثابت کیا ہی اور مکہ معظمہ کے مفتی اور مدرس اور سارے
علماے اُس رسالہ کی بہت تعریف کیا ہی اور سب نے اُسکے
صحیح ہونے پر دستخط کیا ہی سو اُن دونوں گمراہ فرقوں کی
طرح سے یہ گمراہ فرقے بھی مکہ معظمہ کے علما کی بات قبول نہیں
کرتے اور اِس گروہ کے سردار صرف دو تین شخص ہیں

اور سارے جہان کے علما کے خلاف سے تینوں شخص ہیں اور
اصل اس عداوت کی یہہ ہی کہ اس گروہ کا بڑا سردار
مخلص الرحمان خود بن ہی اور وہ موسی علیہ السلام اور فرعون
کو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو جہل کو ایک
کہتا ہی اور سبکو خدا کہتا ہی نعوذ باللہ منہا اور ایسے بات
کہنے سے کلمہ طیب سے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے
اور سارے حرام و حلال سے انکار لازم آتا ہی اور سارے
احکام شریعت کے مٹ جانے ہیں جو کوئی چاہے اس بات کو
اُن لوگوں سے پوچھ کے تحقیق کرلے اور اُس بڑے سردار
کے بیٹے نے نور محمد ساکن کی مسجد واقع شہر چاٹگام میں دو چار
روز کا عرصہ ہوتا ہی کہا ہی کہ کُتا بھی اللہ ہی اور بلّی بھی اللہ ہی
نعوذ باللہ منہا پھر باوجود اس گندے مذہب کے اہل سنت کا
مذہب چھوڑ کے تفضیلیہ اور معتزلہ اور الحادیہ کا مذہب بھی
اختیار کیا ہی چنانچہ یہہ بات اُسکے رسالہ خطرات سے ظاہر ہی
اور تفضیلیہ مذہب بھی رفض کی شاخ ہی سگ زرد برادر
شغال ان دونوں مذہب کی مثال میں مشہور ہی اور یہہ
سب گندہ مذہب جو اُسنے اختیار کیا ہی سو اُسکے رسالہ خطرات
سے صاف صاف ظاہر ہی اب ہم کو اُسکے گندے مذہب کے

واسطے جو لفظ شرح عقائد نسفی اور ہدایہ وغیرہ مین منقول
ہی اُسپر قناعت نہین کرتے اور اپنی نئی رسمین اور
لوازموں کی سند بنا نہین سکے اور اِس رسم کا نام فاتحہ رکھہ لیا
ہی اور یہہ نام بھی جعلی ہی کیونکہ شرع لغت مین سواے سورۂ
فاتحہ کے کسی چیز کا نام فاتحہ نہیں آتا ہی اور لغت مین فاتحہ کے
معنے کھولنے والی اور اُس فاتحہ کو لوگ فاتحہ رسمیہ بھی کہتے
ہیں اور وے لوگ اس فاتحہ رسمیہ کے ضروری ہونیکا دعوا
کرتے ہیں یہاں تک کہ بغیر اِس فاتحہ رسمیہ کے کھانیکو
حرام کہتے ہین اور اہل سنت وجماعت کے علما کی بات نہین
سنتے اور اہل سنت کی جماعت سے انکار رکھتے ہین
یہاں تک کہ اُسے دنگا اور فساد کرتے ہیں اور مولوی محمد
انوار اللہ سلمہ اللہ تعالی وابقاہ نے شوارق کتب مین اس
جہان فاتحہ کا رد بڑی خوبی کے ساتھہ لکھا ہی اور ایصال ثواب
کو خوب ثابت کیا ہی اور مکہ معظمہ کے مفتی اور مدرس اور علماے
نے اُس رسالہ کی بہت تعریف کیا ہی اور سب نے اُسکے
صحیح ہونے پر دستخط کیا ہی سو اُن دونوں گمراہ فرقوں کی
طرح سے یہہ گمراہ فرقے بھی مکہ معظمہ کے علما کی بات قبول نہین
کرتے اور اس گروہ کے سردار صرف دو تین شخص ہین

حقیقت ہوتی تو اُنکا یہہ حال نہوتا اور جو دو باتین مضمون کے موافق
اُنکی اُمت پر شفقت کرے اور اُنکی خیرخواہی اور بھلائی مین
اور اُنکے فائدہ پہنچانے مین اور اُنکے ضرر کے دفع کرنے مین کوشش
کرنے سوا اسکے اُلٹے کیا اُنکے دین اور مذہب مین بھی خلل ڈالا
اور عزت آبرو بھی برباد کیا اور بیچارے عوام لوگون سے جو
اپنے بزرگون سے قدیم کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
پاتا تھا اُسپر عمل کرتا بھی چھڑا دیا یہان تک کہ اُس قدیم کلمہ
کے لفظ بھی بدل دیا اس وجہ سے کہ مرید سے کہتا ہی کہ کلمہ طیب
کے معنے ابتدا مین یون سمجھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا الشَّيْخُ الْمُخْلِصُ یعنی نہین
کوئی معبود مگر پیر اخلاص والا مگر اس مین بھی فریب کرتا ہی کہ اگر
کوئی عالم پکڑے تو کہے کہ ہمنے اخلاص والے پیر کو کہا اور عوام
لوگ اُسی بڑے صورت کو معبود سمجھین مگر یہہ سمجھنا دونون
حال مین کفر ہی اور درمیان مین یون سمجھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا الرَّسُوْلُ
نہین ہی کوئی معبود مگر رسول اور انتہا مین یون سمجھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنَا
نہین ہی کوئی معبود مگر مین ان دونون حال مین بھی کفر ہی اسکی
سب باتون کا شریعت سے نہ ماننا اور شیطان کی راہ سے
مل جانا نقشہ مین معلوم ہوگا ان سب باتونکی دلیلین وہ کہان سے
لاویگا اُسکے فرقے کے سارے لوگ اس فاتحہ لکھنے کے درست

روکرنیکی طاقت نہیں اگر اسکا مذہب سچا ہی تو پھر اسکو
چھپانا کسواسطے ہی اپنے مذہب کی باتونکو کہول کے سب سے
بیان کرے سب تماشا دیکھے کہ ہر عوام اور خواص اسکا کیا حال
کرتے ہیں اور چاری طرف سے اُنپر کیا برستا ہی حقیقت ہین
اُسنے ترا فریب کیا ہی کہ ہم اہل سنت و جماعت لوگوں سے
اپنی جماعت جدا کرسکے واسطے عوام لوگوں کو شبہ واسطہ
ہین مگر ظاہر دیکھ کے اثنا عشریہ کو دھوکھے لی تہہ جاکے آپ
بھی اُن لوگوں ہین مل گیا اور اُنکی نفس کی خواہش کے موافق
باتین کرنا شروع کیا تاکہ سب عوام لوگ سب جوب قابو مین
آجاوینگے تب اپنے مذہب کی بات سناویگا چنانچہ کئی برس
کے بعد جب کسیقدر عوام اُسکے قابو مین آئے تب اسکے بیٹے
نے کتابیں بنایا اور اُس گروہ کی دغابازی اِسی سے ظاہر ہی
کہ اثنا عشریہ کی دلیل ہر دہاہی کے سبب سے باوجودیکہ وے
لوگ آپ اور اُنکے تابعدار دیگر بڑی شرم پاتے ہیں
اور ذلیل اور رسوا ہوتے ہیں مگر یہ لوگ اِس ذلت اور
رسوائی کو قبول کر لیتے ہیں اور اِن فرقوں کو اِس رسالہ
استقامت کے مضمون سے ہمارے صاف بیان جاتا ہی کہ
اِن فرقوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہی اگر

کبھی گی۔ ار انکار کرنا اور اُسی سال میں ہم نے دھنو سوداگر کے
مکان پر اُس گروہ کے ایک شخص عبد القادر نام سے کہا
کہ اگر اِس رسمی فاتحہ کی دلیل اردو میں حدیث یا عقائد یا تصوف
کے کتابوں سے دو تو ہم بھی اُسکو قبول کر لینگے اور پانچ سو روپیہ بھی
تم کو انعام دینگے اور کاغذ اور قلم دوات اُسکے سامنے دھر دیا
آخر کو بہت گفتگو کے بعد کہا کہ ہم اِن مذکور کتابوں سے اُسکی
دلیل نہیں دے سکتے اور اب حال میں کئی روز کا عرصہ ہوتا
ہے کہ جمعہ کے روز دربہتار اور بعضی کتاب لیکے اُس گروہ کے
دو تین شخص جو اُس گروہ میں مولوی کہلاتے ہیں قدم مبارک
کی مسجد میں بیٹھے اور دعوا کیا کہ ہم اِن کتابوں سے رسمی فاتحہ
کے درست ہونیکی دلیل دینگے آخر کو یہہ ہوا کہ اُنہیں کتابونسے
اُسکا رد نکالا سب مولوی علام ستر ست صاحب اطال اللہ تعالیٰ
نے کہا کہ اب تمکو اپنا لاچار ہونا پکار دینا ہوگا آخر کو پکار دیا
کہ ہم اِن کتابوں سے رسمی فاتحہ کے درست ہونیکی دلیل
نہ دے سکے یکشنبہ کو ہم دلیل دینگے پھر یکشنبہ موعود کو وے لوگ
دلیل کیا دینگے جو دلیل ہوتے اور طرفہ یہہ ہے کہ وہ مرآشھر دا اور
مذکور بھی پہلے اہل سنت وجماعت اور حنفی مذہب میں مخلص
تھا اور رسمی فاتحہ کو منع کرتا تھا اور اُسکے بادر رسمی کے نواہر

ہو سکی دلیل تو لا ہی نہیں سکتے اور یہ بات تم سب لوگوں پر
ظاہر ہی سمجھیا چار پانچ برس کا عرصہ ہوتا ہی کہ یہ فقیر جب
اس شہر میں آیا تھا تو وہی ترا سردار مذکور بار بار ہم سے بحث
کرنے کا پیغام بھیجتا تھا جب ہم مستعد ہوئے تھے تب ہٹ جاتا
تھا آخر کو جب ہم کشتی کھولنے لگے تب ہمارے پاس رقعہ بھیجا
کہ تمام شہر میں ہمسے اور آپ سے بحث ہونے کا شہرہ تھا
اب آپ بغیر بحث کے چلے جاتے ہیں ایسا مناسب نہیں
ہمسے اور آپسے کل دس بجے دھرم گھر میں بحث ہوگا آپ کل
دس بجے دھرم گھر میں آوینگے اور تمام شہر کے لوگ بھی وہاں
جمع ہونگے تب ہم نے صدر گھاٹ میں کشتی لگا کے مقام کیا اور
دھرم گھر میں بموجب وعدہ کے حاضر ہوئے اور شہر چاٹگام کے
رئیس اور عالم لوگ بھی وہاں پر بیٹھے اور وہ ترا سردار
بھی اپنے مقام سے آکے جہاں جانے میں بیٹھا دھرم گھر میں نہ آیا
جب بہت تاخیر ہوئی تب منشی فضل الرحمان مرحوم اور داروغہ
کریم اللہ صاحب اور منشی محمد وصی صاحب رحمہم اللہ تعالی
اُس سردار کے بلانے کو گئے اور بہت طرح سے فہمایش
کیا آخر کو ہرگز نہ آیا سو صاف ظاہر ہی کہ اگر اُسکے پاس اس
رسمی فاتحہ کی دلیل کچھ بھی ہوتی تو اس دولت کو اپنے اوپر

تیسرے اُس کتاب کا نام لکھہ دین یہہ کیا سبب ہی کہ ہمارے
چھوٹے بڑے مسائل کتاب مین لکھے ہین اور یہہ مسئلہ نہین
دکھانا تو حق یہہ ہی کہ اگر اس رسمی فاتحہ کا مسئلہ کتاب سے نہ
نکلے تو یہہ رسم وسوسہ شیطانی مین سے ہی کیونکہ جو بات
دین اسلام کی کتاب مین نہین ہی وہ شیطانی بات ہی اس
بات کی دلیل اتفاق الحق اور اُسکے نقشہ مین دیکھو اُس
نقشہ کا نمونہ مختصر اور جس حدیث سے وہ نقشہ نکلا ہی اُسکو ہم
لکھتے ہین وہ حدیث یہہ ہی مشکوۃ مصابیح مین باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ کی دوسری فصل مین عبد اللہ ابن مسعود سے
روایت ہی اُسنے کہا خطّ لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطًّا ثم قال هذا سبیل الله ثم خطّ خطوطًا عن یمینه وعن شماله
وقال هذه سبل علی کل منها شیطان یدعو الیه وقرأ وانّ هذا
صراطی مستقیمًا فاتّبعوه الایة رواه احمد والنسائی والدارمی
کھینچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سمجھانے کیواسطے
ایک خط سیدھا تاکہ سیدھی راہ کی مثال دکھلادین بعد اسکے
فرمایا یہہ خط جو مین نے سیدھا کھینچا ہی راہ خدا کی ہی بعد اُسکے
کئی خط اور بھی اُس سیدھے خط کے داہنے طرف اور بائین طرف سے
کھینچا اور فرمایا کہ یہہ سب راہین ہین ان مین سے ہر راہ پر

اُسکی قبر اب تک شہر چاٹگام میں موجود ہی پھر اسکے چند روز
سے شیطان اُسکے پیچھے لگا اور اُسکے مذہب سے کروٹ کر لیا
اور دوسرا شخص یعنے عبد القادر کہ اُسکا باپ صاحب علم اور
حقانی اور متقی تھا وہ اِس فاتحہ کو منع کرتا تھا اللہ تعالی اُسکو بخشے
اور یہہ اُسکا بیٹا عبد الرحمان ادر بھی پہلے منع کرتا تھا پھر اسکے چند روز
سے اُس بیٹے مذکور کے مذہب سے بھی کروٹ بدلا اِن دونو نے
اصرار کیا کہ پاک مذہب کو چھوڑ کے گندا مذہب
اختیار کیا ان دونوں کے حق میں عرب کی یہہ مثال ٹھیک اُتری
فرَّ من المطر وقام تحت المیزاب یعنی مینہ سے بھاگا اور نابدان کے
تلے کھڑا ہوا اور یہہ سب حال تو ہمنے لکھا ہی تو اسکے سیکڑوں
آدمی گواہ ہیں اگر وے فرقے ان سب باتوں سے انکار کریں
تو ان سب باتونکو چھوڑ کے اُنسے پوچھو کہ اب فاتحہ رسمیہ کو
تم لوگ کیا کہتے ہو اگر نادرست کہیں تو نادرست لکھ کے
اشتہار دے دیں کہ آپس کا جھگڑا مٹ جاوے اور اگر
درست کہیں تو جس طرح سے علماے دین کے اور سب مسئلونکو
عقیدہ فقہ کی کتاب سے نقل کرکے پیچھے کتاب کا نام لکھ دیتے
ہیں اُس طرح سے وے لوگ بھی اس رسمی فاتحہ کی ساری
رسوم اور لوازم کے درست ہونیکا مسئلہ کتاب سے لکھ کے

پر ایک شیطان ہی کہ بلاتا ہی اُس راہ کی طرف تو پیروی کرو اُسے اور پڑھا یہہ آیت کو انتہی اب اس بیان بموجب اُن راہونکی یہہ شکل ہی اور اُسی سیدھی راہ کو شریعت کہتے ہیں اور داہنے بائیں شیطان کی راہ ہی انتہی لے اس حدیث کے موجب اِس نقشہ کو ہم لکھتے ہیں اُس نقشہ میں بیچ میں جو سیدھا خط ہی سو شریعت مطہرہ ہی اور اُس سیدھے خط کے داہنے بائیں جو بیچ کی طرف کو جھکے ہوے خط ہیں سو شیطانکی راہیں ہیں سو جس مسئلہ کی سند از روے تفسیر حدیث شرح حدیث اور فقہ اور اصول فقہ اور عقائد اور تصوف کی کتابوں کے شریعت مطہرہ سے جاملی ہی اُس مسئلہ سے لیکے شریعت مطہرہ تک ہمنے ایک خط کھینچ دیا ہی اور شریعت مطہرہ سے ملنے کی یہی شناخت ہی کہ وہ مسئلہ لکھ کے نیچے کتاب کا نام لکھ دے اور جس مسئلہ کی سند شریعت مطہرہ سے نہیں ملی ہی یعنے وہ مسئلہ کسی کتاب میں نہیں ملا اُسپر خط نہیں کھینچا اُسکو جانو کہ وہ شیطانکی راہ ہی اور جسکو دعوا ہو کہ وہ شیطان کی راہ نہیں ہی وہ اُس مسئلہ کے نیچے مذکور کتابون میں سے کسی کتاب کا نام لکھ کے اُسکو بھی خط کھینچ کے شریعت سے ملادے نرا

پھر ایک شیطان ہی کہ لوگوں کو بلاتا ہی اُس راہ کیطرف اور
سیدھی راہ سے باہر کر دیتا ہی اور پڑھا آن حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس آیت شریف کو پروردگار عالم فرماتا ہی
کہ یہہ راہ میری ہی سیدھی جیسا کہ میں نے تم لوگوں کو دکھلا دی
ہی سو پیروی کرو تم اس راہ کی آخر آیت تک اور آخر آیت کا یہہ
ہی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ اور پیروی مت کرو
تم اُن راہوں کی کہ بائیں اور داہنے جاتی ہیں یعنی مختلف دینیں
اور ٹیڑھی راہیں تا کہ پریشان کریں وہ راہیں تمکو اور
سیدھی راہ سے دور نہ لیجاویں روایت کیا اس حدیث کو امام
احمد ابن حنبل اور نسائی اور دارمی نے اس حدیث کی شرح
میں محقق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہی جان تو کہ اس حدیث میں
اور دوسری حدیثوں میں جو اس مضمون کی آئیں ہیں حدیث
کی کتابوں میں ان خطوں کا عدد دیکھنے میں نہیں آیا مگر تفسیر مدارک
میں اس آیت کی تفسیر میں حدیث روایت کی ہی کہ کھینچا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مستوی یعنی سیدھا
کھڑا اور فرمایا یہہ راہ رشد کی یعنی ہدایت کی ہی اور راہ
خدا کی ہی پیروی کرو اُسکی بعد اُسکے کھینچا ہر جانب میں چھہ
خطیں مائل یعنی جھکنے والے اور فرمایا یہہ راہیں ہیں ہر راہ

اور اُسکے رسول کی وے لوگ وہی ہیں سچے * تب وے
لوگ بولے ہم اُنمیں سے نہیں ہیں تب امام نے کہا پھر تم لوگ
انصار کی جماعت میں سے ہو کہ اُنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی
سورۂ حشر میں * وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا
وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ
شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ * اور جو جگہ پکڑ رہے ہیں
اِس گھر میں یعنے مدینہ میں اور ایمان میں اُنسے آگے محبت
کرتے ہیں اُس سے جو وطن چھوڑ آوے اُنکے پاس اور نہین
پاتے اپنے دلمیں غرض اُس چیز سے جو اُنکو ملا اور اول رکھتے ہیں
یعنے بہتر جانتے ہیں یعنے مقدم رکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں
دوسروںکو اپنی جانوں سے اور اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ اور جو
بچا گیا اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے *
ف * پہلی آیت سے مہاجرین مراد ہیں اور اِس آیت سے
انصار اور جو اِس گھر میں رہے ہیں پہلے سے یعنے مدینہ میں اور
مہاجرین کی خدمت کرتے ہیں اپنی حاجت بند رکھکر اور اُنکو ملے تو
حسد نہین کرتے بلکہ خوش ہوتے ہیں اول رکھتے ہیں اپنی جانوں سے
اگرچہ ہو اُنکو بھوکھ یعنے صدقہ کرتے ہیں اور دوسروں کے

خط کھینچے سے کام نہ چلیگا اب اپنے مذہب کا ہر چہ مسئلہ بطور
نمونہ کے ہم لکھتے ہین سب نقشہ کے دائرون مین ہر ایک مسئلہ
کا ہندسہ لکھکے اُس مسئلہ کو شریعت سے ملا وینگے

اور دوسرے مذہب کا مسئلہ جو ملیگا اُسکو سے ملا یا چھوڑ دینگے
تا کہ اُسکو دیکھکے لوگ پہچان جاوینگے کہ یہہ شیطانی بات
ہی اہل سنت و جماعت کے مذہب کا پہلا مسئلہ مدارج النبوہ
کے نویں باب مین فرماتے ہیں کہ فصل الخطاب مین حضرت امام
محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہی کہ آپکے پاس عراق کے
لوگوں سے ایک قوم آئے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کا بدی کے ساتھہ ذکر کیا اور کچھہ اُنکے حق مین کہا بعد اُسکے عادی
سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بدگوئی کرنے لگے تب امام نے
اُنسے کہا کہ تم لوگ مجھکو خبر دو کہ تم لوگ مہاجرین نہیں سے
ہو کہ جنکے حق مین خدا تعالیٰ نے سورہ حشر مین فرمایا ہی
لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ
* یعنے غنیمت کا مال واسطے اُن مفلسون وطن چھوڑنے والونکے
جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گھرونسے اور مالونسے ڈھونڈھتے
آئے ہین اللہ کا فضل اور اُسکی رضامندی اور مدد کرتے ہین اللہ کی

پس ہم مسلمان ہیں تو جو لوگ مہاجرین اور انصار میں سے یا
اپنے اگلے مسلمانوں میں سے ایک سے بھی عداوت رکھتے ہیں
وے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور آنحضرت صلعم کے سارے
اصحاب کے حق میں شرح عقائد نسفی میں کہا اور زبان کو
بند رکھیں ہم لوگ اور ذکر نکریں سارے اصحاب کا یا ایک کا
مگر نیکی کے ساتھ پھر آگے اس بات کی دلیل کی واسطے بہت سی
حدیثیں روایت کیا جو چاہیے اس میں دیکھے اور اس رسالہ کے
تتمہ میں مضمون کو دیکھے اور اشعۃ اللمعات کی تیسری فصل میں
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت والی حدیث کی
شرح میں فرمایا کہ آثار میں آیا ہے کہ پروردگار تعالی نے نظر
کیا بندوں کے سارے دلوں کی طرف تب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل کو روشن زیادہ اور پاک زیادہ پایا تب اس میں نبوت کا
نور رکھا اور صحابہ کے دل کو صاف زیادہ اور لائق زیادہ پایا
تب انکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی واسطے
قبول کر لیا اور یہہ بات البتہ ظاہر ہے چنانچہ کوئی عاقل پسند
نکریگا کہ جو لوگ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یار اور مرید ہوں
اور عمر بھر انکی تربیت کے سایہ میں رہے ہوں اور انکی خدمت
کر کے بھلے اور اچھے پاک اور صاف نہوئے ہوں اور کمال کے

دینے کو مقدم رکھتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ انکو احتیاج ہووے
وے لوگ بولے ہم اُسمے بھی نہیں ہیں تب امام نے کہا کہ
میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ اُس جماعت سے بھی نہیں ہو
کہ جنکی شان میں اللہ تعالی نے سورہ حشر میں فرمایا * وَالَّذِينَ
جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا
بِالْاِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوفٌ
رَحِيمٌ * اور غنیمت کا مال اُنکے واسطے جو آئے اُنکے پیچھے یعنے
مہاجرین اور انصار کے پیچھے کہتے ہوئے ای رب بخش انکو
اور ہمارے بھائیوں کو جو آگے پہنچے ہم سے ایمان میں اور نہ رکھ
ہمارے دلمیں بیر ایمان والوں کا ای رب تو ہی ہے نرمی والا
مہربان * ف * یہ آیت سب مسلمانوں کے واسطے ہے جو اگلوں کا
حق مانیں اور انہیں کے پیچھے چلیں اور اُن سے بیر نہ رکھیں
امام نے کہا کہ تم لوگ میرے پاس سے اُٹھ جاؤ اللہ تعالی
تمکو تمہارا ہمسایہ نکرے تم لوگوں نے اسلام کی صورت
کو اپنا لباس بنا لیا ہے ولیکن باطن میں تم لوگ اہل اسلام میں
سے نہیں ہو انتہی * حضرت امام کے اس بیان سے ظاہر ہے
کہ مہاجرین اور انصار اور اُنکے بعد کے وے لوگ جو اپنے اگلوں
کیواسطے مغفرت مانگیں اور اُنسے دشمنی نرکھیں سو مومن

ن تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے
افضل تھے اور خلافت کے سزاوار تھے تو آپکے وقت میں معاویہ
رضی اللہ عنہ کیواسطے خلافت درست نہ تھی بلکہ آنکی خلافت
اوقت بعد علی رضی اللہ عنہ کے تھا اور حضرت علی رضی اللہ
عنہ سے لڑائی کرنیکے سبب سے باغی ٹھہرے مگر باغی کو اللہ
تعالی نے سورہ حجرات میں مومن فرمایا ہی اور یہہ بات بھی
ثابت ہی کہ حضرت معاویہ فاسق نہ تھے اور اپنے دعوی سے
اُنکا توبہ کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وقت میں ظاہر ہوا تھا
اور حضرت علی نے معاویہ کے ساتھہ صلح کیا اسی سبب سے
معاویہ پر لعن یعنی برا کہنا درست نہین کیونکہ اگروے لعن کے مستحق
ہوتے و حضرت علی اُنسے صلح نہ کرتے یہہ تمہید کے گیارہین باب کے
چھٹے قول کا خلاصہ ہی پھر بعد علی رضی اللہ عنہ کے معاویہ
رضی اللہ عنہ امام تھے حق پر اور اللہ تعالی کے دین میں اور
لوگوں کے معاملہ میں عادل تھے اور یزید اسکے خلاف تھا اسواسطے
کہ روایت کیا گیا ہی کہ اُسنے شراب پیا اور مارا ہی یعنی ڈھول
باجے اور عورتیں گانے کا حکم دیا اور حق والوں کا حق نہ دیا اور
اللہ تعالی کے دین میں نافرمانی کیا یہہ تمہید مذکور کے ساتوین
قول کا خلاصہ ہی اور شرح عقاید نسفی میں لکھا ہی کہ سلف

درجے کو نہ پہنچے ہون مشائخ کے مرید ونکو دیکھو کہ انکی خدمت مین
کس درجہ کو پہنچ جاتے ہیں آخر صحابہ کا نقصان بیان کرنے سے
وہ نقصان آنحضرت صلعم کیطرف عائد ہوتا ہی مگر جو منافق ہوگا وہ
ایسی بات کو پسند کریگا اور آنحضرت کے صحابہ مین جو منافق
لوگ تھے سو سورہ توبہ کے اترنے کے بعد متعین ہو گئے اور مجاہدوں کے
درمیان سے جدا ہو گئے اور فضیحت اور رسوا ہو گئے تھے نعوذ
باللہ من سوء الاعتقاد انتہی اس بیان سے صاف ظاہر ہی کہ جو
شخص یہہ اعتقاد رکھے کہ صحابہ لوگوں مین منافق بھی باقی رہ گئے
تھے سو وہ خود منافق ہی (۲) دوسرا مسئلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تب آنحضرت
نے فرمایا کہ جب تو اس امت کے کام کا والی ہو یعنی خلیفہ ہو
تب امت کے ساتھہ نرمی کرنا تب اسی حدیث بموجب
حضرت معاویہ کو شک ہوئی کہ وہ خلافت کے لایق ہیں اسواسطے
انھوں نے خلافت کا دعوا کیا سو ایک وجہ سے حق کو پہنچے اور
ایک وجہ سے خطا کو پہنچے اس وجہ سے کہ وے خلافت
کے لایق تھے کیونکہ قریشی تھے اور آنحضرت نے انکی خلافت کی
خبر بھی دیا اور خطا کیا اس وجہ سے کہ بیعت خلافت کی لوگون
سے لینا اور خلافت کرنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کیواسطے پہلے

نہیں پہنچتا ہی کہ اُسکے اُوپر سے امر اور نہی ساقط ہو جاوے اِس
سبب سے کہ اللہ تعالی اور اُسکے رسول کے خطاب و
تکلیفات یعنے احکام شرعیہ کے یہاں میں وارد ہوے ہیں سو عام
ہیں اور اِس سبب سے کہ سارے مجتہدون کا اجماع اِسی
بات پر ہی اور بعضے اباحیہ کہتے ہیں کہ جب بندہ محبت اور صفائی
قلب کے نہایت تک پہنچ گیا اور بغیر نفاق کے کفر پر ایمان کو
پسند کیا تب اُس پر سے امر اور نہی ساقط ہو جاتا ہی اور اُسکو
اللہ تعالی آگ میں داخل نہ کریگا کبیرہ گناہو کے کرنیکے سبب سے
اور بعضے سمجھے ہیں بجاے اباحیہ کے صاحب لکھا ہی اور بعضے اباحیہ نے
کہا کہ مطلقا ساری تکلیفات شرعیہ اُسپر سے ساقط نہیں ہوتی
ہیں لیکن عبادت ظاہری اُسپر سے ساقط ہو جاتی ہیں اور تفکر
یعنے مراقبہ اُسکی عبادت ہوتی ہی اور یہہ بات کفر اور گمراہی
ہی اسواسطے کہ سب لوگوں سے بڑے کامل اللہ تعالی کی محبت
اور ایمان میں نبی لوگ ہیں خصوصا حبیب اللہ یعنے ہمارے پیغمبر
صاحب باوجود کہ اُنکے حق میں تکلیفات شرعیہ بہت زیادہ اور
بہت بڑہکے تھی مثلا آنحضرت پر تہجد فرض تھی لیکن آنحضرت
کا یہہ فرمانا کہ جب دوست رکھتا ہی اللہ کسی بندہ کو تب اُسکو
ضرر نہین کرتا ہی کوئی گناہ سو اِسکا یہہ معنے ہین کہ اُسکو اللہ

محدثین اور علمای صالحین سے معاویہ اور اُنکے گروہ پر لعن کا
درست ہونا منقول نہیں اور جامع ترمذی میں جو صحاح ستہ میں
سے ہی مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ میں سند کے
ساتھ عبد الرحمن ابن عمیرہ جو اصحاب تھے اُسسے روایت کیا ہی
اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنھوں نے معاویہ کو کہا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ * یا اللہ تو معاویہ کو ہدایت
کرنیوالا ہدایت پایا ہوا اور ہدایت کر لوگوں کو اُس سے اور اُسی
حدیث کے بعد سند کے ساتھ دوسری حدیث روایت کیا ہی کہ جب
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کیا اور
معاویہ کو وہاں کا حاکم کیا تب لوگوں نے کہا کہ عمیر کو معزول کیا اور
معاویہ کو حاکم کیا تب عمیر نے کہا کہ ذکر نہ کرو معاویہ کا مگر نیکی
کے ساتھ اِس واسطے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ فرماتے تھے یا اللہ ہدایت کر تو لوگوں کو معاویہ
کے سبب سے انتہی ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعضے رافضی یا
ابن صلاح نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی مناقب کی حدیث کو موضوع کہا
سو راویوں کا ضعیف ہونے کے سبب سے صحاح ستہ میں
حدیث موضوع کہاں تیسرا مسئلہ شرح عقاید نسفی میں
لکھا ہی کہ [illegible] تب تک [illegible]

کتابون مین کتاب الطہارت سے لیکے کتاب المواریث تک موجود ہی
اور اسماہی حدیث اور تفسیر اور ساری دینی کتابون سے
ظاہر ہی اور سنت کو ایک جانا اور بدعت اور سنت کہنا یا بدعت کو الله کا
جزو جانا کفر ہی کیونکہ اُسمین دین اور شریعت اور حقیقت
کے سارے کار خانہ کا انکار ہی پانچوان مسئلہ ہدایہ مین باب
الحج عن الغیر مین لکھا ہی قاعدہ کلیہ اِس باب مین یعنے اپنے عمال
کا ثواب دوسریکو دینے کے باب مین یہہ ہی کہ آدمی کو اختیار ہی
کہ اپنے عمال کا ثواب دوسریکو دیدے نماز ہو یا روزہ یا صدقہ ہو
یا اِسکے سوا جو عمل ہو نزدیک اہل سنت و جماعت کے اسواسطے کہ
روایت کیا گیا ہی نبی علیہ السلام سے کہ اُنھون نے قربانی کیا
دو دنبے چت کبرے اُسمین سے ایک کو قربانی کیا اپنی طرف سے
اور دوسریکو اپنی اُمت کے طرف سے جسنے اقرار کیا الله تعالی
کی وحدانیت کا اور گواہی دیا آپکے واسطے الله تعالی کا حکم پہنچا
دینے کی آنحضرت صلعم نے دو نون دنبون کی قربانی مین سے ایک
کی قربانی کا ثواب اپنی امت کو دے دیا انتہی اِس بیان سے اِس
قدر ثابت ہوا کہ اپنے عمال کے ثواب کو دوسریکو دینا اِسسے زیادہ
ثواب دینے کے واسطے کچھ پڑھنا یا کوئی رسم کا نکالنا ثابت
نہوا اور شرح عقاید نسفی مین اِسکو خوب دلیل سے ثابت
کیا ہی جسکو منظور ہو اُسمیں دیکھے اور روایت کیا ہی کہ سعد بن
عبادہ نے کہا یا رسول الله صلعم سعد کی ماں مرگئی سوکون صدقہ افضل

گناہ سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے نبی عم سے ہر گناہ کا صدور نہیں
ہو سکتا انہی چوتھا مسئلہ اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور
عدم سے وجود میں لانیوالا اللہ تعالی ہی اور اسکے مثل کوئی
چیز نہیں ہی اور صفات اللہ تعالی کی نہ عین ذات ہیں نہ غیر
ذات ہیں اور وہ خالق نہ جزو والا ہی نہ بعض والا ہی نہ اسکے
ٹکڑے ہیں نہ اجزا اہل سنت وجماعت کے عقاید کی ساری
کتابوں میں مثل شرح عقاید نسفی اور تمہید وغیرہ میں ایسا ہی
ہی اہل سنت وجماعت کے نزدیک صفات اللہ کی نہ عین
ذات ہیں نہ غیر تب دوسرے مخلوق کو عین خدا کہنے سے سنت
وجماعت کس طرح باقی رہیگا اور سارا کارخانہ شریعت اور
طریقت کا اثبات پر ایسے دو ہونے پر موقوف ہی مثلا خالق اور
مخلوق کے دو جاننے پر اور کلمہ طیب میں جو دو توحید ہی رسول کے
بھیجنے والے کی توحید رب ہونے میں اور رسول کی توحید تابعداری
کے لائق ہونے میں سو ایسی دو توحیدونکے اقرار اور اعتقاد پر موقوف
ہی اور ایسا ہی قرآن شریف کے اتارنے سے ظاہر ہی کہ قرآن
شریف کو اتارا اللہ تعالی نے اپنے رسول محمد صلعم پر اور ایسا ہی
ہمارے احکام شرعیہ کے فرض کرنے اور اس فرض کے قبول کرنے اور
ادا کرنے اور نہ کرنے کے احکام سے ظاہر ہی جس کا بیان فقہ کی کتابوں

ایکبارگی ماں کے پڑھنا مکروہ ہی اسواسطے کہ یہہ بدعت ہی
صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں ایسا ہی ہی
محیط میں اور اُسی باب میں لکھا ہی کہ قرآن ختم کرنیکے وقت جماعت
کے ساتھ دعا کرنا یعنی سبکا ایکبارگی دعا کرنا مکروہ ہی اسواسطے
کہ ایسا کرنا منقول نہیں ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انتہی
تو آنحضرت سے منقول ہونا یہی دلیل ہی مکروہ ہونیکی حالانکہ
دعا کرنا سنت ہی بدعت نہیں ہی * چھتیسواں مسئلہ * فتوی
عالمگیری میں کتاب الکراہیہ کے بیسویں باب میں لکھا ہی اتفاق
کیا سارے بزرگوں رحمہم اللہ نے کہ خضاب سرخ رنگ
کا کرنا مردوں کے حق میں سنت ہی اور نشانی وہ مسلمانوں کی
ہی لیکن سیاہ رنگ کا خضاب کرنا سو غازیوں میں جو کوئی ایسا
کرے تاکہ دشمن کو بڑی ہیبت معلوم ہو تو اُسکو ایسا کرنا
نیک اور پسندیدہ ہی اور بات پر سارے مشائخ رحمہم اللہ نے
اتفاق کیا اور جسنے سیاہ خضاب کیا اسواسطے کہ عورتوں کو
وہ شخص بھلا معلوم ہو اور عورتیں اُسکو پیار کریں تو یہہ مکروہ
ہی اور اُسپر بہت سے مشائخ ہیں اور بعضے مشائخ نے اسکو
بھی درست کہا ہی بغیر کراہیت کے اور روایت کیا گیا ہی
ابی یوسف رحمہ اللہ سے کہ اُنھوں نے کہا جیسا کہ مجھکو بھلا معلوم
ہوتا ہی کہ میں اُسیکے واسطے زینت کروں ایسا ہی ہی ذخیرہ میں
اور امام سے یعنی ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا ہی کہ

پس فرمایا پانی تب سعد نے ایک کنواں کھودا اور کہا هذا
لامّ سعد یعنی اس اُن کا ثواب سعد کی ماں کو واسطے ہے انتہی
اور بہت سی کتابوں میں ایسا ہی ہے پس اس مقدمہ میں
اسسے زیادہ کسی کتاب سے ثابت نہیں اور اس مقدمہ میں
اسقدر شارع کی تعلیم پائی گئی اور فتاوی عالمگیری میں کتاب
الکراہیۃ کے چوتھے باب میں لکھا ہے ایک شخص نے میت کی
طرف سے صدقہ کیا اور میت کے واسطے دعا کیا تو درست ہے اور
اسکا ثواب ملیگا میت کو ایسا ہی ہے شرح الطحاوی میں اس سے
بھی اپنے عمل کا ثواب میت کو دینے کے واسطے دعا کرنے سے
زیادہ کچھ ثابت نہیں ہو ایصال ثواب کے واسطے طعام سے
زیادہ کوئی بات زیادہ کرنا بدعت ہے اور رسمی فاتحہ کے درست
کہنے والے اور عمل کرنیوالے کہتے ہیں کہ جو رسمیں ہندوؤں
کے مشابہ ہیں مثلا زمین کو لیپنا اور دیا برس سلگانا اور اُس جز
پر پانی اور پھول رکھنا سو ہم چھوڑ دینگے مگر اسکے کھانا پکے
کھانے اور کھانے کے پہلے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ
لینگے تو اس میں کیا قباحت ہے تو اُنکا یہ جواب ہے کہ ثواب
پہنچانیکی صورت جو ہم اوپر لکھ چکے اُسکے سوا جو کچھ کریگا سو بدعت
ہے پھر اس بات کو جو کہتے ہیں کہ کیا قرآن شریف پڑھنا بدعت
ہے تو اُنکا جواب یہ ہے کہ فتاوی عالمگیری کے باب مذکور میں
لکھا ہے تمام سورہ کافرون کا پڑھنا جماعت کے ساتھ بعید ہے کسیکا

شریعت سے نہین مانی اور وہی شخص کلمہ گو مسلمان کو جو نماز
نہین پڑھتا اُسکو کافر کہتا ہی اور اُسکے جنازے کی نماز پڑھنے کو
منع کرتا ہی ایسے شخص کا خارجی ہونا شرح عقاید نسفی مین
صاف صاف موجود ہی اور ایسے عقیدہ والیکو اُس مین اجماع
سے خارج لکھا ہی سو اُسکی یہہ بات بھی شریعت سے نہین
مانی اب اہل سنت و جماعت کے مخالفون کے مقصد سے
لکھتے ہین * پہلا مقصد ۱ * شیعہ لوگ کہتے ہاین کہ صحابہ مین بعضے
منافق تھے اور ظالم اور غاصب تھے اور خارجی لوگ بھی ایسی
طرحکا افترا کرتے ہاین اور یہ دونون فرقے مہاجرین اور انصار
اور اگلے مسلمانون کو جو گذر گئے ہین بد کہتے ہاین اور گالی دیتے
ہاین سو اس مقصد کا کفر ہونا پہلے مسئلہ سے ثابت ہو چکا اور
یہہ مقصد شریعت سے نہین مانا * دوسرا مقصد ۲ * رسالہ خطرات
مین بڑا طول طویل افترا لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اکثر سردارین
قریش کے جو قوت اور شوکت اور جاہ و ثروت مسلمانون کا
دیکھ کے مسلمان ہوئے تھے اُنکا کفر اور نفاق نبوت کے زمانے
مین اور خلفاے راشدین کی خلافت کے زمانے تک دبا ہی
رہا آخرکو کربلا کی لڑائی مین کھلا سو اس مقصد کا رد پہلے
مسئلہ مین بخوبی ہوا اور ایسے اعتقاد والا منافق ہی اور یہہ
مقصد شریعت سے نہین مانا اور کربلا کے فساد کا بانی جو یزید تھا
سو اس مقصد کا لکھنے والا جو راگ اور باجے مین غرق ہی سو

خضاب کرنا سنت ہے لیکن حنا اور کتم اور وسمہ سے اور رازی اور کہا
امام نے خضاب کرنا داڑھی اور سر کے بال کا اور خضاب کرنا
لڑائی کی حالت کے سوائے صحیح روایت میں لا بأس ہے یعنے
مستحب ہے ایسا ہی ہے کردری کے وجیز میں انتہی * اور چونکہ
تصوف میں دل کے حال اور نیت کے درست کرنیکا بیان
ہوتا ہے اسواسطے تصوف کی کتاب عین العلم میں لکھا ہے اور
مالک روا دار نہو داڑھی کے زرد کرنے اور سرخ کرنے کا
بڑھوتی کے چھپانیکی بابت پر یعنے بڑھوتی کو عیب جان کے
خضاب نکرے کیونکہ وہ نور ہے مگر جہاد میں جس بابت پر ہو مطلقا درست ہے
اور آگے چل کے کہا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ یہ دونوں یعنے زرد اور
سرخ دونوں خضاب مسلمین مومنین کے ہیں یعنے بڑھوتی
چھپانے کی بابت سے خضاب کرنا کیا ضرور سنت کی بابت
پر خضاب کرے انتہی * تو جو فقہ کی کتاب میں ہے سو اس میں
اُسیکو نقل کرنا ہوگا اور جسکو بابت کی درستی منظور ہوگی
وہ تصوف دیکھ کے بابت کو درست کرلیگا اور علاوہ اسکے
یہہ مسئلہ تصوف کا فقہ کے خلاف بھی نہیں ہے اور اس
مسئلہ میں کوئی بحث اور تقریر بھی نہیں کرنا مگر ایک شخص
خارجی مذہب کا مسلمانوں کے دل میں شک ڈالنے کے واسطے
عاری کے سوائے کے واسطے سرخ اور زرد خضاب کو بھی منع
کرتا ہے سو وہ سارے مشائخ کا مخالف ہے اور اُسکی بات

تھا وہ آیت نہ تھی اسواسطے ہمنے اُسکو خوف سے نہ لکھا وہ
آیت سورہ انا فتحنا کی اسطرح سے ہی یغفر لك الله ما تقدم من
ذنبك وما تاخر یا معاف کرے تجکو الله جو آگے ہوے تیرے گناہ
اور جو پیچھے رہے ابتک ہمی بعد اسکے اپنی راے سے اِس آیت
کی تفسیر اسطرح سے کیا اور سمجھای کہ ہو مومن سے حکمے ساقط
ہونیکا احتمال ہی ترک کرنا عبادت مفروضہ کا ہی اس مفسدہ کا
رد بیشمار نیین ہوئی ہی اور آسکی تکرار ہی یہان تک
پہنچی کہ اباحیہ کو عارف ٹھہرایا اور اہل سنت کے عقاید کا رد
کیا اور قرآن شریف کی آیت کو کفر کے حق ہونیکی دلیل مین
لکھا یہہ معنے سینہ تفسیر مین ہین اور یہہ مفسدہ شریعت سے
نہین مانا * پانچوان مفسدہ * جو ہی سو اُسمین شرعی دعا باری کیا ہی کہ
کفر کیا ہی پھر اُسکو سنبھالیا ہی مگر وہ اور بھی گر جاتا ہی سچ
ہی کہ ہاتھ سے کہین گھوڑا ہوتا ہی آپ سو لکھتا ہی چھٹوان
خطرہ یہہ ہی کہ جب سالک حق کی ذات اور صفات مین فنا ہوا
اور مٹ گیا اور بشریت کی آمیزش بالکل مٹ گئی تب اُسکو
کیا حاجت ہی کہ قید صوم وصلوۃ کا ہو اور حس نجر کی ضرورت
نہین ہی اُسمین مشغول رہے اسکا جواب یہہ ہی کہ بندہ
عین خدا نہین بعد ترقی کے لیئے اوپر کے درجے پر چڑھنے کے بعد اور
جدا عین بندہ ہی بعد نزول کے لیئے نیچے کے درجے مین اُترنے کے بعد
لیکن بعد اس ترقی اور نزول کے کاشف جدائی اور جزئیت بندگی

مرید کا فرمان بردار ہی کیونکہ اس کام کا حکم اُسی نے دیا تھا
جیسا کہ دوسرے مسئلہ میں معلوم ہوا * تیسرا مقصد * رسالہ
خطرات میں لکھا ہی کہ حضرت علی کے ساتھ معاویہ کا معاملہ جو تھا سو
امام کے ساتھ دشمنی کرنا اور خلیفہ زمان پر خروج کرنا تھا
اجتہاد میں خطا بھی اسواسطے سات نے اُسکو ظالم اور غاصب
کہا اور آنحضرت کی صحبت کی حرمت کے حق کی رعایت کرکے
صرف معاویہ کو باغی اور خارجی لکھا اور گالی دینے اور لعنت کرنیکو
تجویز کیا اور بعضے متعصبوں نے جو معاویہ کی فضائل میں چند حدیث
نقل کیا ہی سو موضوع ہی انتہی * اس مقصد کا رد دوسرے
مسئلہ میں بخوبی ہو چکا اور یہہ مقصد شرع سے نہیں ملتا
* چوتھا مقصد * جو رسالہ خطرات میں لکھا ہی اُسکا خلاصہ یہہ ہی
کہ اہل عقاید کہتے ہیں کہ بندہ اسی مقام میں ہرگز نہیں پہنچتا
کہ تکلیفات شرعیہ اُسپر سے ساقط ہو جاوے سو بعضے عارفوں نے
جو اپنے اُوپر سے فرض عبادتوں کے ساقط ہونیکو کہا ہی تو
یہہ کہا ہی تب اُسکا جواب لکھا ہی کہ بندے کے واسطے کوئی
حد معین نہیں ہی کہ اس حد پر پہنچنے سے ساقط ہونا پہچانا جاوے
لیکن اللہ تعالی جو مکاشف کے اُوپر سے فرض عبادت کو ساقط
کرے تو کچھ دور نہیں اور اس بات کا انکار اہل حق میں سے
کسی نے نہیں کیا مگر اسکا ثبوت شریعت سے پاسکتے نہیں فرمایا
اللہ تعالی نے اس مقام میں جو کہ آیت کے مضمون کی عربی لکھا

کے واسطے جو منقول اور تعلیم کے سوا کچھ رسمیں اور رواج
مقرر کیا ہی اور اُسکا نام فاتحہ رکھ لیا سو اُسکا یہ نام بھی
شریعت سے نہیں ملتا اور وہ سب رسمیں بھی شریعت سے
نہیں ملتیں اور اُسکا رد پانچویں مسئلہ میں تحریر موجود ہی *
ساتواں مفسدہ * ایک شخص ایسا ظاہر ہوا ہی کہ غار کے سوا
سب کے واسطے حساب کو مطلقا منع کرتا ہی سب رنگ کا ہو اور
جو کلمہ کہ ہمارے زبان پر ہے اُسکو کفر کہتا ہی اور اُسکے ضار یکی ہار
کو منع کرتا ہی سو اُسکے مفسدے کا رد چھٹے مسئلہ میں موجود
ہی اور اُسکی دونوں بات شریعت سے نہیں ملتی خاتمہ
درود شریف کے بعضے فائدوں کے بیان میں جسکے لکھنے کا وعدہ
گیارھویں مضمون میں کیا تھا اس فائدہ میں جو ہم حسب المطلوب
سے جیسے مختصر مضمون بیان کرینگے اُسکو سمجھ کے دنیا اور دین
کی حاجت روا ہونے کے واسطے لوگ درود شریف میں مشغول
ہونگے اور انشاء اللہ تعالی یقینی حاصل کرینگے اور اس
فائدہ میں چار افادہ ہیں * پہلا افادہ * حسب المطلوب کے صرف تین
بات کی پہلی وصال میں لکھا ہی اور درود کے فائدوں میں سے یہ
فائدہ ہی کہ درود بھیجنے والے کی ساری مشکلیں آسان ہو جاتی
ہیں اور ساری حاجتیں بر آتی ہیں اور سارے گناہ بخشے جاتے
ہیں اور ساری برائیوں کا کفارہ ہو جاتا ہی اور اُسکا کرب یعنی
بے چینی اور غم اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہی اور بیماری سے

دور نہیں ہوتی اور اسیواسطے لوگوں نے کہا ہی کہ بندہ بندہ ہی
اگرچہ اونچے درجے پر چڑھ جاوے اور رب رب ہی اگرچہ نیچے
درجے میں اُتر آوے اور مقصد اس سے حرمت کا بندہ ہو سکے سوا کچھ نہیں
انتہی اس مقصد کا رد چوتھے مسئلہ میں بخوبی ہی یہہ مقصد ،
شریعت سے نہیں ملا سمجھا تو ہشیار رہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے صحیح دجال کے سوا اور زمانے میں بڑے چھوٹے دجالونکے ہونیکی
خبر دی ہی سو ایسا ایسا مقصد پر پا کر یہ لوگ البتہ دجال ہی
ایسے دجال سے دور رہنے اور بچے رہنے اور انکو پاس نہ آنے
دینے کا حکم آنحضرت سے دیا ہی یہ گروہ اپنے اوپر بڑا ظلم کرتے
ہیں کہ باوجودیکہ ملحد ہیں اپنی تئیں درویش جانتے ہیں اور
دعوا معرفت کا رکھتے ہیں اور انکی معرفت کا یہی حد ہو اکہ بندے کا
عین خدا ہونا اور خدا کا عین بندہ ہونا پہچانا اور رب العالمین کے
جرئت کیا ایسے اشد کافر کوئی فرقے نہیں جب یہہ عقیدہ کھلیگا
سب کل پھولیگا اور جو بیچارے عوام دھوکہ کھا کے ان ملحدون
سے مرید ہو گئے ہیں وے اب دین اور رسول اللہ صلعم کی محبت
کے جوش سے ان ملحدونکو اپنے پاس پھٹکنے نہ دینگے انشاء اللہ
تعالی اسیطرح سے جو اس رسالہ میں تمام عالم کی مثال ہاتھہ
پانوں وغیرہ اعضا کی سی دیا ہی اور آنحضرت کی مثال قلب
کی سی اور اللہ تعالی کی مثال روح کی سی سو وہ بھی چوتھے
مسئلہ سے رد ہو گیا * چھٹا ان مقصد * میت کو ثواب دینے

محمد نون نے اللہ اُن سب پر رحم کرے نقل کیا ہے کہ محمد بن سعد بن
مطرف کیواسطے سونیکے قبل درود پڑھنے کا کوئی عدد معین نہ تھا
یعنے جسقدر ہوسکتا تھا رات کو سونے کے قبل ہمیشہ درود پڑھ
لیتے تھے ایک رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
کیا دیکھتا ہے کہ اُسکے گھر میں تشریف لاکے اُسکے گھر کو اپنے
جمال باکمال کے نور سے روشن کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ اپنے
اس منہہ کو جو درود بہت پڑھتا ہے لا تا کہ میں اُسپر بوسہ دوں
وہ کہتا ہے کہ میں نے شرم کیا کہ اپنے منہہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے منہہ کے سامنے کروں اور اپنے رخسارہ کو پھرا اور
آنحضرت کے منہہ کے سامنے کیا تب آنحضرت نے میرے
رخسارہ پر بوسہ دیا تب میں جاگا تو تمام گھر میں مشک کی خوشبو
پھیلی ہوئی پایا اور آٹھ روز تک میرے رخسارہ سے مشک کی
بو آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر رداد صوفی محدث اپنی
کتاب میں اُس سند کے ساتھ جو شیخ مجد الدین فیروز آبادی سے
رکھتا ہے روایت کرتا ہے کہ اقلیشی نے کہا ہے کہ ایک روز شبلی
ابو بکر مجاہد کے پاس آیا ابو بکر مجاہد اسکی تعظیم کے واسطے کھڑا ہو گیا
اور اُسے معانقہ کیا اور اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
بوسہ دیا تب میں نے کہا کہ اے سیدی تو شبلی کی ایسی تعظیم
کرتا ہے حالانکہ تو بھی اور جتنے بغداد کے لوگ ہیں وے بھی
کہتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے تب ابو بکر مجاہد نے کہا کہ میں نے جیسا کیا

شفا پاتا ہی اور خوف اور گھبراہٹ دور ہو جاتی ہی اور جو
کسی گناہ میں متہم ہوتا ہی تو اُسکا اُس گناہ سے بری اور پاک
ہونا ثابت پر کھل جاتا ہی اور دشمنوں پر فتح پاتا ہی اور حق تعالی
راضی ہوتا ہی اور اُسکی محبت دل میں پیدا ہوتی ہی اور فرشتے
اُسکے حق میں دعا کرتے ہیں اور اُسکا عمل اور مال پاک ہو جاتا
ہی اور بڑھتا ہی اور اُسکی ذات پاک ہو جاتی ہی اور دل
صاف ہو جاتا ہی اور فراغبالی یعنے دل کی بیفکری اور سارے
کاموں میں برکت حاصل ہوتی ہی یہاں تک کہ اسباب میں اور
اولاد میں اور اولاد کی اولاد میں چوتھے طبقہ تک یعنے چار پشت
تک اور قیامت کے ہولوں سے نجات پاتا ہی اور سکرات
یعنے سختی موت کی آسان ہوتی ہی اور دنیا کے دھکے اور تنگی سے
خلاص پاتا ہی اور بھولی چیز یاد آجاتی ہی اور فقر یعنے محتاجی اور
حاجت دور ہو جاتی ہی اور اسلام بجل اور ظلم سے اور رغم الف
کی دعا سے یعنے اُسکی ناک کے خاک میں ملنے کی دعا سے سلامت
رہتا ہی اِس واسطے کہ حدیث میں آیا ہی کہ جو شخص کہ اُس
صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود نہ بھیجے وہ بخیل ہی
اور گویا کہ اُسنے اُن پر جفا اور ظلم کیا اور اُنپر دعا کی جاتی ہی
اُسکی ناک کے خاک آلودہ ہونیکی و علی ہذا القیاس بہت سے
فایدے ہیں جو چاہے جذب القلوب میں دیکھے اور اُسی
تفسیر میں باب کی دوسری فصل میں لکھا ہی کہ سخاوی اور دوسرے

میں نے کہا کہ اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے تو کہہ کہ تو کون ہی اُسنے
کہا کہ میں ایک شخص ہون کہ تو جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم
پر بہت درود بھیجتا تھا مین اُسے پیدا کیا گیا ہوں اور مجھکو حکم
ہوا ہی کہ ہر سختی اور بیچینی اور گھبراہت مین تیری مدد کرون
انتہی اور اسی فصل میں خضر علیہ السلام سے روایت کیا
ہی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا جو
شخص کہ کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو اُسکا
دل پاک کیا جاوے نفاق سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی
سے انتہی اور اُسی فصل میں اِس حکایت کو نقل کیا ہی کہ
لوگوں نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ طواف اور صفا مروہ کی سعی میں
اور سارے مقام اور ارکان کہ حج میں سید کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے سوا دوسری کسی دعا میں مشغول نہ
تھا لوگوں نے کہا کہ تو دعا ماثورہ کیون نہین پڑھتا یعنے حدیث مین
جو ہر ایک مقام مین پڑھنے کی علحدہ علحدہ دعائین تعلیم کیا ہی اُن
دعاؤں کو تو کیوں نہین پڑھتا ہے اُسنے کہا کہ مین نے عہد کیا
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے ساتھ دوسری دعا کو
شریک نہ کرونگا اور اِس عہد کرنیکا سبب یہ ہی کہ جب میرے
باپ نے وفات پایا تب مین نے اُسکے منھہ کو دیکھا کہ گدھے کی
شکل پر ہو گیا ہی اِس حال کو دیکھہ کے مجھکو بڑا غم ہوا پھر مین
سو گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اُنکے دامن کو پکڑ

مگر پیغمبر صاحب کو دیکھہ کر میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آنحضرت اُسکے آنے سے کھڑے
ہو گئے اور اُسکو گود میں لیا اور اُسکی دونوں آنکھوں کے درمیان میں
بوسہ دیا تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ایسی تعظیم آپ شبلی
کی کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ بعد نماز کے یہہ آیت پڑھتا ہی *
لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمؤمنین رؤف الرحیم * آیا ہی تم پاس رسول تمہارے
میں کا بھاری ہوتی ہی اُسپر جو تم تکلیف پاؤ تلاش رکھتا ہی
تمہاری ایمان والوں پر شفقت رکھتا مہربان اور اُسکے بعد
مجھپر درود بھیجتا ہی اور وہی شیخ احمد اپنی کتاب مذکور میں
شبلی قدس سرہ سے نقل کرتا ہی کہ شبلی نے کہا کہ میرے
پڑوسیوں میں سے ایک شخص مرا تھا اُسکو میں نے خواب میں
دیکھا تب میں نے کہا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھہ کیا کیا اُسنے کہا
کہ کیا پوچھتا ہی کہ بڑی بڑی شکایت ہو لیں مجھپر گذریں اور
منکر و نکیر کے سوال کی وقت مجھپر نہایت تنگ وقت پڑا میں نے
اپنے دل میں کہا کہ شاید میں دین اسلام پر نہیں مرا ہوں آواز
آئی کہ یہہ عذاب اپنی زبان کو دنیا میں بہت سے بیکار رکھنے کے
سبب سے ہی جب عذاب کے فرشتوں نے میرے عذاب کا
قصد کیا تب ایک مرد بڑا خوبصورت پاکیزہ خوشبو والا میرے
اور اُنکے درمیان میں آڑ ہو گیا اور ایمان کی دلیلیں مجھکو یاد دلا دیا

امامت کرتا ہی سو میں نے کہا کہ یہہ رتبہ تو نے کس سبب سے
پایا کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہزار حدیث نبوی لکھا ہی اور
ہر حدیث میں میں نے کہا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ یعنے یہہ
حدیث والے نے روایت کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا یعنے جو شخص کہ مجھ پر ایک درود بھیجتا ہی تو
اُس پر اللہ تعالی دس درود بھیجتا ہی اور یہہ نقل کیا ہی کہ صالح
لوگوں میں سے ایک مرد صالح کے ذمہ پر تین ہزار دینار قرض
ہو گیا تھا صاحب دین نے قاضی کے پاس نالش کیا تب قاضی نے
اُس مرد صالح کو ایک مہینے کی مہلت دیا وہ مرد صالح قاضی کے
پاس سے آیا اور محراب میں تضرع اور انکساری اور عاجزی اور
گریہ و زاری کے ساتھ حضرت پروردگار کے حضور میں نبی مختار
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں مشغول ہو کے تمام مہینے
کی ستائیسویں رات کو کیا دیکھتا ہی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہی کہ
اللہ تعالی تیرا قرض ادا کرتا ہی تو علی بن عیسی وزیر کے پاس جا اور
اُسے کہہ کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین ہزار دینار
میرے قرض ادا کرنیکو تجکو دے مرد صالح کہتا ہی کہ جب میں
خواب سے بیدار ہوا تو اپنے اندر خوشی کیا نہ پایا لیکن اپنے
دل میں کہا کہ اگر وزیر کہے کہ اس خواب کی سچائی کی کیا نشانی
ہی تو میں کیا کہونگا اُس دن میں وزیر کے پاس نہ گیا پھر دوسرا

لیا اور اپنے باپ کی شفاعت کیا اور اس حال کا سبب
پوچھا فرمایا کہ وہ سود خور تھا اور جو شخص کہ سود خور ہوتا ہی اُسکی
جزا دنیا اور آخرت میں ایسی ہوتی ہی و لیکن باپ میرا ہر رات
کو سونیکے وقت سو بار مجہپر درود بہیجتا تہا اس سبب سے میں
نے اُسکی شفاعت کیا اور شفاعت قبول ہو گئی پہر میں بیدار
ہوا اور اپنے باپ کے مُنہہ کو دیکہا کہ مثل چودہویں رات کے
چاند کے ہو گیا ہی اور اُسیکے دن کے وقت ہی ہاتف سے یعنے
غیب سے آواز دینے والے سے سنا کہ کہتا ہی کہ سبب
عذاب اور بخش دینے الله جل وعلا کا تیرے باپ کو اُسکا صلوۃ
اور سلام بہیجنا ہو ارسول الله صلی الله علیہ وسلم پر اور نقل کرے
ہیں کہ علم حدیث کے طالب علموں میں سے کسیکو لوگوں نے خواب
میں دیکہا کہ وہ کہتا ہی الله رب العزت جل جلالہ نے مجہے بخش
دیا اور سارے مجلس کے لوگوں کو بخش دیا جو اُس مجلس میں
حدیث سنا کرتے تھے بسبب ذکر درود کے اُس حضرت پر کہ
اس علم شریف کے پڑہنے کے لوازمہ میں سے ہی یعنے حدیث
پڑہنے میں بار بار صلی الله علیہ وسلم کہنا ہوتا ہی اور شیخ جلال
الدین سیوطی رحمۃ الله علیہ کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ میں
لکہتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبد الله سے روایت
کرتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ کو بعد موت کے خواب میں دیکہا
کہ دنیا کے آسمان یعنے پہلے آسمان میں فرشتوں کے ساتہہ نماز پڑہتے

قطع نکرنا اور مجکو جو حاجت پڑے مجکو حکم کرنا پھر اُن تین ہزار
دینار کو مین قاضی کے پاس لیگیا تا کہ قاضی کے سامہنے مین صاحب دین کو
دوں صاحب دین کو دیکھا کہ مظلوم اور دیوانہ بنا ہوا قاضی کے پاس
آیا ہی مین نے دینار اون کو گن دیا اور سارا قصہ اُسسے بیان کیا قاضی
نے کہا کہ یہہ سب بزرگی ایک ور بزرگ کیون ہی مین نے میرا قرض ادا
کیا تب صاحب دین سے کہا کہ یہہ سب بزرگی ہم لوگون کو کسواسطے
ہوگی مین سزاوار زیادہ ہون کہ مجکو اُس قرض سے بری کرون مین
نے اپنا دین معاف کیا اللہ اور اُسکے رسول کے واسطے سب قاضی
نے کہا کہ خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے مین
نے جو نکالا ہی سو اُسکو پھر نہ لونگا وہ مرد صالح کہتا ہی کہ مین وہ
سب مال لیکر اپنے گھر آیا اور حق تعالی کی نعمت کا بہت شکر
بجالایا ولله الحمد وعلى رسوله الصلوة والتحية اور احسان کرنا اللہ ہی کا
کام ہی اور اُسکے رسول پر صلوۃ اور تحیت * دوسرا ادا وہ
اورنا مذکور کی تیسری فصل مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دو ہمرے روزون سے زیادہ مجپر درود بھیجو
روشن رات مین اور روشن روز مین مراد ہی شب جمعہ
سے اور روز جمعہ سے اور بعضے علمانے کہا ہی کہ شب جمعہ کے
خصوصیات سے ہی کہ آنحضرت ساتھ ذات شریف اپنے کے اُس
شخص کے صلوۃ اور سلام کا جواب دیتے ہین جو اُن پر اِس
شب مین صلوۃ اور سلام بھیجتا ہی منا خرالاعلام مین حدیث

رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ جو پہلی
رات کو حکم فرمایا تھا وہی حکم مجھکو فرمانے ہیں برتی خوشحالی کے
ساتھ میں خواب سے اُٹھا اور ایکن مقتضای طبع بشریت کے اُس
روز بھی علی بن عیسی وزیر کے پاس گیا تیسری رات کو پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہوں کہ مجھے میرے وزیر کے
پاس نہ جانے کا سبب پوچھتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں اِس خواب کی سچائی کی نشانی چاہتا ہوں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اِس بات پر مجھکو شاباشی دیا اور فرمایا کہ اگر
وزیر نشانی طلب کرے تو اُسے کہنا کہ ہر روز بعد نماز صبح کے
آفتاب کے طلوع ہونے تک قبل اسکے کہ تو کسی سے بات کرے
پانچ ہزار بار تحفہ درود کا تو میرے حضور میں بھیجا کرتا ہے اور اِس
تیرے راز کو کوئی شخص نہیں جانتا ہے سوا اللہ تعالی اور
کراما کاتبین کے پہر خواب دیکھنے کے بعد میں وزیر کے پاس گیا اور
قصہ خواب کا اُسے بیان کیا اور جو نشانی آپ نے ارشاد کیا تھا
سو ظاہر کیا وزیر خوشحال ہوا اور کہا مرحبا رسول رسول اللہ حقا یعنے
بڑی خوشی کی بات ہے کہ اللہ کے قاصد کا قاصد جو سچا ہے سو میرے
پاس آیا بعد اسکے تین ہزار دینار میرے پاس لایا اور کہا کہ اسے
تو اپنا قرض ادا کر اور تین ہزار دینار اور بھی لاکے دیا اور کہا
کہ اسے اپنے عیال کا نفقہ کر اور تین ہزار دینار اور بھی لاکے دیا
اور کہا کہ اسے تجارت کر اور مجکو قسم دیا کہ تو مجھسے دوستی کا علاقہ

اور درود بھیجتے ہیں [illegible] کی لوگ اور صدیق لوگ
اور شہید لوگ اور صالح لوگ [illegible] سب رحم کرنے والوں
سے زیادہ رحم کرنے والے اور مقاصد [illegible] میں سعید بن المسیب
سے روایت کیا ہے کہ رسول [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہ درود بھیجے مجھپر جمعہ کے [illegible] بخشے جاویں اُسکے
گناہ آسی برس کے اور اُسی باب [illegible] میں کہا کہ جمعرات
یعنے پنجشنبہ کے روز درود بھیجنے کی [illegible] ایک حدیث
آئی ہے مقاصد الاسلام میں لایا ہے کہ حدیث [illegible]
بھیجا کریگا ہر جمعرات یعنے پنجشنبہ کے دن [illegible]
کبھی محتاج ہوگا تیسرا افادہ اُسی باب کی [illegible]
لکھا ہے کہ اسمیں شک نہیں کہ سارے مقام جنمیں [illegible]
کی جگہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحسن اور مستحب
ہے و لیکن علماء نے چند مقام کو جہاں جہاں اِس درود کی فضیلت
کے مستحب ہونیکی بہت تاکید اور فضیلت آئی ہے شمار کیا ہے
اور وہ سب جو دیکھنے میں آیا سو یہ کئی مقام ہے جو بیان ہوتا ہے
طہارت کے پیچھے یہاں تک کہ تیمم کے بعد اور نماز میں تشہد کے
بعد اور شافعی لوگوں کے نزدیک قنوت کے بعد بھی اور نماز
کے بعد اور اذان اور اقامت کے بعد اور رات کو سو اُٹھنے
کے وقت تہجد کی نماز کیواسطے اور بعد وضو اور [illegible] کے لیے جب
اللہ تعالی کی حمد کرے سب درود بھیجے مانند الحمد للہ رب العالمین

روایت کیا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ بیچ ہر شب جمعہ میں سو بار درود بھیجے اللہ تعالی اُسکی سو حاجت
بر لاوے ستر حاجت دنیا کی حاجتوں میں سے اور تیس حاجت
آخرت کی حاجتوں میں سے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص
کہ جمعہ کے روز ہزار بار یہہ درود پڑھے جب تک کہ اپنے ٹھکانے
کی جگہہ بہشت میں نہ دیکھے دنیا سے انتقال نکرے وہ درود
یہہ ہی اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ یا اللہ رحمت
بھیج تو محمد پر اور اُنکے آل پر ہزار ہزار بار یعنے دس لاکھ بار سخاوی
نے نقل کیا کہ حدیث مرفوع میں آیا ہی جو شخص کہ سات جمعہ میں ہر
روز سات بار یہہ درود پڑھے اُسکے واسطے میری شفاعت
واجب ہو جاوے اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ
لَكَ رِضَاءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّ اٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ
وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَازَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یا اللہ درود بھیج محمد پر اور
آل محمد پر ایسا درود کہ ہو تیری دوستی کے لایق اور اُنکے حق
ادا ہو نیکے لایق اور دے تو اُنکو وسیلا اور مقام محمود جسکا تو
نے اُنکو وعدہ فرمایا ہی اور جزا دے اُنکو ہماری طرف سے جیسے
جزا کے وے سزاوار ہیں اور جزا دے ہماری طرف سے اُنکو
افضل جزا کہ جزا دیا تو نے کسی نبی کو اُسکی اُمت کیطرف سے

مقام ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم [۳۲] کے آثار یعنے نشان دیکھنے
کے وقت جس طرح سے کوئی لباس یا موی مبارک ہی اور [۳۳]
جن جن مقام میں آنحضرت صلعم حاضر ہوئے اور تشریف فرما ہوئے
ہیں مانند قبا اور مدینہ منورہ اور وادی بدر اور جبل اُحد اور
مانند اُسکے [۳۵] اور کچھ نفع اور فائدہ [۳۴] پانیکے وقت اور بیچنے اور
خریدنے کے وقت [۳۷] اور وصیت [۳۶] لکھنے کے وقت اور سفر کے
ارادہ کرنیکے وقت [۳۸] اور سواری پر سوار ہونے وقت اور [۳۹]
منزل پر اُترتے [۴۱] وقت اور بازار [۴۰] جانیکے وقت اور بازار میں
داخل ہونیکے وقت اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جس
بازار میں کہ خرید فروخت میں لوگوں کا مشغول رہنا اور اُنکی
غفلت زیادہ دیکھتے تھے اُس بازار میں آتے تھے اور [۴۲] دعا اور
صلوۃ کہتے تھے اور دعوت [۴۳] میں حاضر ہونیکے وقت اور دعوت سے
پھرنیکے وقت [۴۵] اور گھر میں [۴۴] داخل ہونیکے وقت اور حاجت درپیش
ہونیکے وقت اور احتیاج کے خوف [۴۶] کے وقت یعنے جب ڈر سے
کہ ہمکو احتیاج ہوگی کیونکہ احتیاج بھی بڑی مصیبت ہی کہ کبھا ہی
سخت مزاج اور لاپروا آدمی ہوتا ہی احتیاج ہونے سے
نرم مزاج [۴۷] ہوجاتا ہی اور لوگوں کی خوشامد کرتا ہی اور لونڈی اور
غلام کے بھاگنے کے وقت [۴۸] اور غم اور سختی کے وقت اور
طاعون یعنے وبا [۵۰] کے وقت اور ڈوبنے کے خوف کے وقت اور [۴۹]
کان بولنے [۵۱] کے وقت پھر عبارت بالا کے ذَکَرَ اللہُ مَن ذَکَرَنِی بِخَیرٍ

والصلوٰۃ نبی رسولہ اور جا [illegible] والصلوٰۃ علی رسولہ
کے اور تہجد کے بعد اور [illegible] ہو کے گذرنے کو قت لیے
اسی مسجد ہی کہ اسکے [illegible] رستے ہو کے دوسرے دروازہ
سے نکل جا سکی راہ [illegible] ایسی مسجد میں جا پڑے نت
درود پڑھے اور مسجد میں [illegible] آسان ہو سکے وقت اور مسجد سے نکلے
کو قت اور جمعہ [illegible] میں اور جمعہ کی رات میں خصوصا بعد
نماز جمعہ کے اور [illegible] میں اور [illegible] کے روز میں اور
ایک شخص [illegible] میں [illegible] ان دونوں میں سے ہر ایک میں درود
[illegible] کی میں اور سارے خطوں میں اور اول روز
[illegible] میں اور مسجد کو وقت اور ختم [illegible] میں بسم اللہ کے بعد
[illegible] لوگوں کے نزدیک عید کی تکبیروں میں اور جنازہ کی نماز میں
[illegible] احرام میں تلبیہ کے بعد اور صفا پر اور مروہ پر اور تہلیل اور
تکبیر کے بعد یعنے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے کے بعد یعنے
جس مقام میں تہلیل اور تکبیر کہنا ہوتا ہے وہاں تہلیل اور
تکبیر کے بعد درود پڑھے اور کعبہ دیکھنے کیوقت اللہ تعالیٰ کعبہ
کی بزرگی زیادہ کرے اور حجر اسود کے چومنے کے وقت اور
طواف میں اور ملتزم کے پاس اور حج میں جن جن مقام میں
وقوف کرنا یعنے ٹھہرنا ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر کے پاس جو سب مقاموں سے خاص زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ
کے قرب جلد حاصل ہوئیگا اور انوار اور برکات کے پانے کا

نام ذکر کیا جاوے اور جہاں اسم شریف آں صلعم کا لکھا جاوے
اور حدیث میں آیا ہی جو شخص کہ درود لکھتا ہی مخبر کتاب میں
ہمیشہ اُسکے واسطے فرشتے استغفار کیا کرتے ہیں جب تک
کہ میرا نام اُس کتاب میں ہوتا ہی اور اِس حدیث کو بہت سے
علماء حدیث نے روایت کیا ہی ولیکن سند اِسکی ضعیف ہی اور
ابن جوزی نے اِسکو موضوع کہا واللہ اعلم بعد خاکسار کہتا ہی کہ
ابن جوزی کا موضوع کہنا کم معتبر ہی نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص
تھا کہ بسبب بخل کاغذ کے سند کا بات صلعم پر درود نہیں لکھتا تھا
اُسکا ہاتھ سڑ کے گر گیا اور دوسرا شخص تھا کہ فقط صلی اللہ علیہ
لکھتا تھا اور اُسکے ساتھ وسلم کا لفظ نہیں ملاتا تھا خواب میں حضرت
سید انام علیہ الصلوۃ والسلام نے اُسپر عتاب کیا اور ارشاد
فرمایا کہ تو اپنی تئیں چالیس نیکیوں سے کسو اسطے محروم کرتا ہی
یعنے لفظ وسلم میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے بدلے میں دس
نیکیاں ہیں تو اِس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیاں
ہوئی ہیں اور اِسی قسم سے ہی جو بعضے رمز اور اشارات پر
کفایت کرتے ہیں جیسا کہ بعضے لکھنے والے علامت صلعم کی ص اور م
یا صلعم رکھتے ہیں اور رمز علیہ السلام کا عم اور مہم کرتے ہیں
وعلی ہذا القیاس نقل کرتے ہیں کہ ایک مرد کو خواب میں دیکھا
اُس سے پوچھا کہ حق تعالی نے تجھسے کیا معاملہ کیا اور تجھکو کس صفت
سے بخشا کہا کہ رسول اللہ کا نام لکھنے کے پاس میں صلعم لکھتا تھا

اُس شخص کو اللہ یاد کرے جسنے مجکو یاد کیا تھا اُنکے ساتھ
اور پانوں مین جھن جھنی چڑھنے کے وقت اور چھینکنے کے وقت
اور کسی بھولی چیز کو یاد کرنیکے وقت اور بھول جانیکے خوف
کے وقت اور مولی کھانیکے وقت اسواسطے کہ اِس مین حدیث
آئی ہی اور ہر مین سے پانی بہنے کے وقت اور گدھا بولنے کے وقت
اور گناہ ہو جانے کے بعد تاکہ اُسکا کفارہ ہو جاوے
اور دعا کے اول و آخر مین اور مسلمان بھائی اور یار اور
مصاحب کی ملاقات کے وقت اور اپنے گروہ کے لوگونکے جمع
ہونیکے یعنی جماوڑ کے وقت متفرق ہونیکے قیام اور مجلس سے اُٹھنے
کے وقت غیبت سے بچے رہنے کے واسطے اور ہم اجتماع یعنے
جمع ہونے اور میلے مین جو اللہ کی واسطے اور شعار اسلام
کی واسطے ہو اور قرآن شریف کے ختم کرنیکے وقت اور
قرآن شریف حفظ ہو جانیکی دعا مین اور ہر کلام کے شروع کرتے
وقت جو کلام کہ منع نہین ہی اور ابتدا مین درس دینے اور علم کے
جاری کرنے اور وعظ کہنے کے اور حدیث کی قراءت کے اول
اور آخر مین اور کسی بحر کے سفر کرنیکے وقت اور بعضے علمای
مالکیہ نے تعجب کے مقام مین درود کے ذکر کو مکروہ کہا ہی جیسا کہ
سبحان اور نہایت حرام کام کیوقت اور تجارت کا مال و اسباب
دکھانیکے وقت ہمارے مذہب مین بھی منع ہی اور درود کے
مستحب ہونیکا بڑی تاکید کا وہ مقام ہی جہاں رسول اللہ صلعم کا

علیہ وسلم کی قبر پر اور مفاخر الاسلام میں نقل کرتا ہے کہ جو شخص
کہ جمعہ کے روز ہزار بار درود بھیجے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ یا اس درود بھیجے تو محمد پر ایسے محمد
کہ نبی امی ہیں تو وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب
میں دیکھے یا جگہ اپنی بہشت میں دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو اسکو
مکرر چاہیے بار بار کرے پانچ جمعہ تک اللہ تعالی کے فضل سے وہ ضرور
دیکھیگا جو اسکو خوش کریگی اور جو شخص کہ جمعہ کی شب کو
دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ گیارہ
بار آیت الکرسی اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بعد سلام
کے سو بار درود پڑھے اس عبارت کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ یا اس درود بھیجے تو محمد پر ایسے محمد
کہ نبی امی ہیں اور انکے آل پر اور سلام بھیجے تو وہ شخص حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے اگر اسکا
نصیب ہوگا تو تین جمعہ سے نہ گذریگا انشاء اللہ تعالی اور بیشک
آزمایا ہے اسکو بعضے فقرائے والحمد للہ اس بات کا اشارہ مصنف
اپنی طرف کرتے ہیں اور یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص کہ شب
جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار درود

اس سبب سے مجکو بخشا اور امام شافعی رضی الله عنه کو خواب میں دیکھا
پوچھا کہ حق تعالیٰ نے تجھسے کیا معاملہ کیا کہا کہ مجھپر رحمت کیا اور
میری مغفرت کیا اور مجکو بہشت میں اٹھا کے لے گئے جیسا کہ عروس
یعنے دولہ کو لیجاتے ہیں اور مجھپر موتی اور یاقوت نثار کیا جیسا کہ
دولہپر نثار کرتے ہیں سبب کاہے پھر کہے رسالہ کہ لکھے میں صلی الله
علی محمد عدد ما ذکره الذاکرون وعدد ما غفل عن ذکره
الغافلون * درود بھیجے الله محمد صلعم پر شمار اس چیز کے کہ ذکر
کریں اسکو ذکر کرنوالے اور شمار اس چیز کے کہ غافل ہوں
ذکر اسکے سے غافل لوگ * چھٹا افادہ * اسی باب کی چھٹیں
فصل میں لکھا ہی کہ پیغمبر صلعم کو خواب میں دیکھنے کی بزرگی کے
پانیکے اسباب میں سے ایک سبب یہہ ہی کہ مداومت یعنے ہمیشہ
دن رات طہارت کے ساتھ اس عبارتکے ساتھ درود پڑھتا رہے
اللهم صل علی محمد وآله وسلم كما تحب وترضى له یا الله رحمت
بھیج تو محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی تو اور پسند
کرتا ہی تو انکے واسطے رحمت بھیجنا اور اس درود کی مداومت
سے بھی یہہ سعادت حاصل ہوتی ہی اللهم صل علی روح محمد
فی الارواح اللهم صل علی جسده فی الاجساد اللهم صل علی
قبره فی القبور یا الله رحمت بھیج تو روحوں میں سے محمد صلی الله
علیه وسلم کی روح پر یا الله رحمت بھیج تو جسموں میں سے محمد صلی الله
علیه وسلم کے جسم پر الله رحمت بھیج تو قبروں میں سے محمد صلی الله

اگرچہ اس طریق میں صرف درود کا پڑھنا ذکر کیا ولیکن اگر
اس سعادت کا طالب اس دعا کو درود پڑھنے کے بعد
پڑھے تو شک نہیں ہی کہ اتم اور اکمال ہو گی یعنے اس
دعا کی زیادہ تاثیر ہو گی اور اس سعادت کے حاصل کرنے
کے واسطے اور بھی طریق بیان کیا ہی اور سب کا خلاصہ یہہ ہي
کہ ظاہر اور باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یاد
کرنے میں استغراق ہو اور غرق رہے اور درود کا زیادہ
پڑھنا اور ہمیشہ متوجہ رہنا اور اللہ ہی توفیق دینے والا تمام
ہوا مضمون جذب القلوب کا یہہ خاکسار کہتا ہي کہ اس
خلاصہ کی یہہ شرح ہی کہ اللہ تعالی کی ذات پاک کی
ذکر اور یاد تو برابر رہیگی مگر اُسکی محبت کے جوش سے
اُسکے رسول کی اتباع کرنے کے واسطے اُسکی صفات کا
مظہر کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھ کے جیسا کہ
رابطہ القلب بالشیخ ہوتا ہی ویسا ہی دل میں اُنکا خیال بھی
جما رہے اور محبت کے جوش کے سبب سے زبان پر بھی
اُنکا ذکر جاری رہے مثلاً کہتا رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہہ فرمایا اُنکی شکل ایسی تھی لباس ایسا تھا وعلی ہذا القیاس
حضرت ابونا آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے جو اپنے بیٹے شیث کو

پڑھے اِس عبارت کے ساتھ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الاُمِّیِّ درود
بھیجے اللہ نبی امی پر تو دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اور
سعد بن عطا سے مروی ہے کہ جو شخص کہ پاک بچھونے پر سوے
اور سونے کے وقت یہ دعا پڑھے اور اپنے داہنے ہاتھ کو بجائے تکیہ
کے رکھ کے سو رہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب
میں دیکھے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِجَلَالِ وَجْهِکَ الْکَرِیْمِ
اَنْ تُرِیَنِیْ فِیْ مَنَامِیْ وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رُؤْیَةً
تُقِرُّ بِهَا عَیْنِیْ وَتَشْرَحُ بِهَا صَدْرِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِیْ وَتُفَرِّجُ بِهَا کَرْبِیْ
وَتَجْمَعُ بِهَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی ثُمَّ
لَا تُفَرِّقْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ اَبَدًا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ * یا اللہ میں تجھ سے
مانگتا ہوں تیری ذات بزرگ کی بزرگی کے وسیلہ سے یہ
کہ دکھاوے تو مجھکو خواب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا چہرہ مبارک ایسا دکھانا کہ ٹھنڈی کر دے تو اس سے
میری آنکھ کو اور کھولدے تو اُس سے میرے سینہ کو اور جمع
کر دے تو اُس سے میری پراگندگی کو اور کھولدے تو اُس سے
میری غم کو اور احسان کر دے تو مجھکو اور اُنکو قیامت کے
دن درجات بلند میں پھر جدا نکرے تو مجھکو اور اُنکو کبھی
اے سارے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے

وصیت کیا تھا کہ جب تو یاد کرے اللہ تعالی کو تو آپ کے
ساتھ ہی یاد کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سو اس
مضمون سے بھی یہی بات سمجھی جاتی ہی اور اُنکی صورت
مثالی کی طرف ہمیشہ متوجہ رہے اس خاکسار پر
اس مراقبہ کو بعنایت اللہ تعالی نے آسان کر دیا ہی
والحمد للہ علی ذلک وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ
واتباعہ و بوابہ اجمعین آمین یا رب
العالمین *